SHASTRI INDO-CANADIAN INSTITUTE
156 Golf Links,
New Delhi - 3, India

RBSC Islam
BP80
S357
H87
1894

3370558

13

Library
Institute of Islamic Studies MAR 22 1971

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب غزانامہ مسعود حضرت سلطان الشہدا امام الاولیا رحمۃ اللہ علیہ معروف بہ

[illegible]

تاریخ سالار مسعود غازی

۱۸۹۴ء

۱۳۱۱ھ

[illegible]

مع حالات سلطان محمود غزنوی و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہما باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد

در مطبع نامی گرامی واقع لکھنؤ میں طبع

نمبر ۱۶۸۵
کتب خانہ انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

اشتہارات

تاریخ سیر برہما

یہ پہلی کتاب اردو زبان مین ملک برہما کی تاریخی حالات مین مولفۂ جناب مولوی محمد عبد الخالق خانصاحب موحد رئیس اے بریلی ہے۔

اول باب مین۔ تفصیل اقوام ومذہبی حالات وعبادات رداسم دینی وشجرہ انساب سنگوٹما پھیا واعتقادات واختلافات نسبت معبود وخالق وپیغمبران وفرشتگان وارواح وجنت ودوزخ ومسئلہ آواگون وتجہیز وتکفین وتدفین وغیرہ وغیرہ درج ہین۔

دوسرے باب مین۔ ملکی حالات وجغرافیہ ملک برہما وحالات دریا وجنگل وپہاڑ وباغات وقلعجات وپیداوار قسم غلہ ونباتات وحیوانات وفواکہات واشیاء معدنی وجانوران بحری وبری ومردمان صحرائی وطیور ووحوش وطریق لباس ذکور واناث وخوراک وطرز معاشرت ومراسم دینوی مثل شادی وبیاہ وتہوار ومیلہ وکیفیت فوج کشی گورنمنٹ ہند وجنگ افواج وفتح ملک برہما وگرفتاری شاہ تیبا راجہ برہما ذکر کیے گئے ہین۔

تیسرے باب مین۔ زبان برہما ورشکل حروف مفردہ واعداد ورقوم وصرف ونحو ونام ایام وماہ وبول چال روزمرہ اور نیز جن الفاظ کے استعمال کی اکثر اہل ہند کو برہما والون سے ضرورت رہتی ہے لکھے گئے ہین۔

کتاب کے خاتمہ مین بغرض آسانی وراحت رسانی مسافران مقام کلکتہ سے مانڈلہ دار السلطنت برہما تک کے حالات سفر خشکی وتری ومنازل مع کرایہ ریل وجہاز وگاڑی وغیرہ متعلق کتاب کردیے ہین۔

غرضکہ علم دوست وسیاحت پسندون کے واسطے عموماً اور تاجران ونوکری پیشہ کے واسطے خصوصاً یہ کتاب

[illegible] قیمت فی جلد ۱۲ محصول ڈاک ۱/

اعلیٰ درجہ کی مفید وراحت رسان ہے قیمت فی جلد ۸/ محصولڈاک ۱/

مسدس حالی (مسمے بہ) مد وجزر اسلام

مولوی الطاف حسین صاحب حالی کی تمام تالیفات سے یہ کتاب فوائد مقبول ہے اگر مسلمانون کو غیرت ہو تو اپنے حال زار پر رونے کے واسطے ایک ایک شعر اس کتاب کا مرثیہ سے کم نہین قیمت فی جلد ۱۲/ محصولڈاک ۱/

سرور سلطانی (ترجمہ) شمشیر خانی

مولفۂ مرزا رجب علی بیگ مرحوم متخلص سرور اس عروس پری لقا کے دیدار کا ایک عالم مشتاق تھا صدہا فرمائشین آتی تہین بوجہ اسکے کہ اصل نسخہ دستیاب نہین ہوتا تھا طبع کرنے کی حسرت رہجاتی تھی الحمد للہ کہ اب بمقتضائے جوئندہ یابندہ تائید ایزدی سے یہ دولت مراد ہاتھ آئی شائقین کی تمنا برآئی قیمت فی جلد ۸/ محصولڈاک ۱/

انیس الاشباح (ترجمہ) مونس الارواح

یہ اوسی کتاب کا ترجمہ جناب مولوی حاجی محمد فضل حق صاحب نے فرمایا ہے جسے نواب سلطان جہان آرا بیگم نے حالات سلطان الاولیا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ مین لکھا تہا قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۱/

مجلس گیارہوین

اس متبرک کتاب مین حالات حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائے ولادت باسعادت تازمان وفات شریف اردو زبان مین درج ہین قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۱/

اعجاز غوثیہ

حضرت غوث پاک کے حالات مین یہ کتاب بھی مقبول ہے

103

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب غزانامہ مسعود حضرت سلطان الشہدا امام الاولیا رحمۃ اللہ علیہ مرود

مقبول خدا بود

در بہار ... آمد بوجود

۱۸۹۴ء

تاریخ سید سالار مسعود غازی

۱۳۱۱ھ

مع حالات حملہ سلطان محمود غزنوی و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہما باہتمام ابوالحسنات قطب الدین

مطبع نامی گرامی واقع لکھنؤ میں مطبوع

نمبر ۱۶۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلید گنجینۂ سخن ہی علم و فہم کا مخزن ہی ہرچند غواص فکر نے بحر معرفت ناپیدا کنار مین خاک چھانی غوطہ لگایا گوہر مقصد ہاتھ نہ آیا جز لطافت مضامین عبارت رنگین ایک حرف کنہ ذات باری کا نپایا سُبحَانَكَ لَا اُحصِی ثَنَآءً عَلَیكَ اَنتَ كَمَا اَثنَیتَ عَلٰی نَفسِكَ کا نقشہ نظر آیا سبحان اللہ کیا شان باری ہی طرفۃ العین مین ایک صنعت نئی جاری ہی انسان ضعیف البنیان کو مشت خاک سی بنایا پھر خاک مین ملایا عزازیل نے غرور کیا لعنت کا طوق لیا آدم علیہ السلام نے دانۂ گندم کھایا تختۂ خاک پر لایا اس دانائی سے آبادی کا رنگ جمایا بنی آدم کو اوسکے تلاش مین در در پھرایا کسیکو ظالم کسی کو مظلوم کیا کسیکو حاکم کسی کو محکوم کیا کشتی نوح کو طوفان سے بچایا لشکر فرعون کو دریا مین ڈوبایا حضرت ابراہیمؑ پر نار نمرود گلزار کی حضرت یوسفؑ کی چاہ مین جان عزیز زلیخا کی نثار کی موسیٰ علیہ السلام کو طور پر بُلا کر جلوہ دکھایا عیسیٰ علیہ السلام کو فلک چارم پر سرفراز فرمایا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش پر یاد کیا تحیات صلوٰۃ وسلام سے شاد کیا کسیکو کعبہ مین نظر آیا کسی نے خانۂ دل مین پایا ایک تخم سے کیا کیا درخت پیدا کیے برگ و بار و گل ہویدا کیے گلہای رنگ برنگ

بوی خوش ظاہر کی انسان کو ذائقہ و تاثیرات کی تمیز دی پھلون کو ذائقہ لطیف عنایت کیا پھر وہی تخم او سمین رکھ دیا **بیت** برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ❊ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ❊ ہر ذرہ سے نئی شان عیان ہی ہر گُلبُن مُو اوسکی توحید مین تر زبان ہی **بیت** بر ہر بن مو کرمی نگم گوش ❊ فوارہ فضل اوست در جوش ❊ جسنے دنیا کی ہوا کھائی اوسکی یکتائی مین زبان ہلائی **بیت** ہر گیاہے کہ از زمین روید ❊ وحدہ لاشریک لہ گوید ❊ ایک نکتہ کُن سے کائنات کو بنایا قدرت کا نمونہ دکھایا سقفِ فلک کو باین رفعت و شان بے ستون بنایا اور سیارون کو ثابت کرکے بے استعانت پا بسرعت تمام دوڑایا دریا سے گوہر آبدار نکالے دہان سنگ لعل اوگلتے ہین فکر رسا کے پر جلتے ہین جسنے اس راہ مین قدم مارا سر ہارا حلّاج نامدار کا مدار دار پر ہوا گویندۂ حق شہید اکبر ہوا سرمد اس معرکہ عالمگیر مین بے سر ہوا ما عرفناک حق معرفتک پر معرکہ سر ہوا اس مقام شگرف مین زبان خامہ لال ہی صمٌ بکمٌ کا حال ہے

نعت

اے خامہ ادب کن کہ مقامِ ادبست این	وقت رقمِ نعت رسولِ عربست این

رسول ہمارے صاحب معراج ہین عرش اعظم کے تاج ہین جب لوائے محمدی بلند ہوا در کفر بند ہوا ایوان کسریٰ مین زلزلہ آیا نیر اعظم رعب جلال سے تھرایا محبوب خدا رحمۃ للعالمین ہین قاب قوسین کے فاصلہ پر عرش کے کرسی نشین ہین مدح پاک کی انسان کو کیا مجال ہی ذات انور ممدوح ذوالجلال ہی کون آپکی مدح کا دم بھرے خدائی کا دعویٰ کرے طٰہٰ یٰسین آپ کی شان رسالت کی برہان ہے قرآن شریف آپکی زبان معجز بیان ہی پتھرون نے ہاتھ مین رسالت کی گواہی دی بتان سنگدل کو شکست ہوئی جب معجز نمائی کی درختون نے پیشوائی کی ایک شب یہ اعجاز دکھایا درخت بے بار سے خرمائے پختہ طلب فرمایا فوراً بار دار ہوا پکا ہوا آیا کرطیا رہوا ایسی ہوا چلی کہ چادر مرتضیٰ علی کی بھر دی شق القمر کا معجزہ روشن ہے معراج کی رفعت زبان زد انجمن ہے جسم مبارک خدا کا نور ہی کمر سے ٹپکا نکل آنا مشہور ہی ابر رحمت کا سر انور پر سایہ رہا جسم اطہر کا زمین پر نہ سایہ رہا حورون نے پتلی کی طرح سر دیدۂ چشم پر اوٹھا لیا نور دیدہ کیا جسم اطہر سایۂ رحمت خدا ہے روشن ہے کہ سایہ کا سایہ

عقبا ہی آن سایۂ شفاعت سے میدان حشر مین خاص و عام آرام پائینگے جب سب لوالامر نفسی
اور حضرت امتی فرمائینگے طائر کبھی سر پہ ہو کر نہ نکلے آجتک طیور مزار شریف کا ادب کرتے ہین روضۂ
انور سے دب کر پرواز سب کرتے ہین حضرت مسیح آپ کی خبر دیتے تھے اسم مبارک درود پڑھ کر لیتے
تھے خدا نے قرآن مین فرمایا ہی یَأْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ زبان عیسیٰ پر آیا ہے خالق
ارض وسما کو خلق کرنا زمین و آسمان کا جن و انسان کا جب منظور ہوا پہلے نور محمدی کا ظہور ہوا
ذات احد سے نور احمدیؐ نے جلوہ دکھایا پھر مخلوق کو بنایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا حکم خالق مشرقین ہے درود پڑھنا روح پاک پر فرض عین ہی آدم علیہ السلام نے ذریعہ نور
محمدیؐ سے عفو تقصیر کا پروانہ پایا حضرت حوا کا جمال نظر آیا خلعت نبوت سے سرفراز ہوئی خدا کے
روبرو ممتاز ہوے کشتی نوحؑ آپ کی توجہ سے پار ہوئی خلیل اللہ پر نار نمرود گلزار ہوئی دیدۂ یعقوبؑ
یوسفؑ کی چاہ مین جب روتے روتے کور ہوے نور احمد سے پُر نور ہوے یوسفؑ نے آپ کی
چاہ مین چاہ سے رہائی پائی سلطنت مصر ہاتھ آئی موسیٰؑ علیہ السلام کو جب قوم قبطی نے
ستایا نور نبیؐ نے بچایا غرض کہ جس نبیؐ نے مصیبت مین ذریعہ نور محمدیؐ سے دعا کی قبول ہوئی
مشکل آسان تمنا حصول ہوئی خضر علیہ السلام نے جب امت محمدؐ کی سقائی کا اقرار کیا اور
مسافرون کی رہنمائی کا اقرار کیا عمر ابد سے سرفراز ہوے سلیمانؑ نبی سلطنت ممکنات سے
ممتاز ہوے کلیم اللہ نے طور پر جلوۂ نور معائنہ کیا روح اللہ نے چرخ چارم پر بیادہ رخت
اقامت رکھدیا تمازت آفتاب سے پسینا آیا سردرد ہوا پیشقدمی کا حکم نہ پایا گرم روی سے
دل سرد ہوا چار قدم بڑھنا ناگوار ہوا بلکہ پلٹ آنا دشوار ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم بسواری براق تاج عرش رب الانام ہوے فاصلہ قاب قوسین پر خدا سے ہمکلام
ہوے جب معاودت فرمائی خوابگاہ گرم زنجیر حجرے کی ہلتی پائی یہ وہ ذات پاک ہے
جنکی شان مین آیۂ لولاک ہے شعر

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْن	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

مدح اصحاب کبار و منقبت حیدر کرار

سبحان اللہ جو شان رسول مختار ہی ویسا ہی ہر یار وفادار ہی نبی پر دل و جان سے فدا تھے مقبول خدا تھے انکی جان فشانی سے اسلام نے رونق پائی کفر کی ظلمت مٹائی پہلے حضرت صدیق اکبر رض خلیفہ محبوب خدا ہوے مہاجرین و انصار کے پیشوا ہوے خواجہ کائنات پر عاشق زار تھے جان سے نثار تھے نور خدا کو دوش مبارک پر چڑھا کر غار تک پہونچایا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار کا رتبہ پایا تمام عمر رسول مقبول کا ساتھ دیا مال و زر رضا جوئی مصطفے مین صرف راہ خدا کیا مخبر صادق نے آپ کو صدیق اکبر فرمایا آخر بعد دو سال خلافت کے فنا فی الرسول سے فنا فی اللہ کا رتبہ پایا اللہ اللہ کیا رتبہ صدیق اکبر رض ہی کہ مرقد پاک بھی قبر منور کے برابر ہی بعد حضرت فاروق اعظم رض نے مسند نبوی پر جلوس فرمایا سکہ شرع نبی کا تمام عالم مین بضرب شمشیر چلایا عدل و انصاف و شجاعت نے حضرت کے صدقے سے رونق پائی دس سال خلافت فرمائی ۳۶ ہزار معمورہ فتح فرمایا نو کرور مسلمان بنایا حکایت حضرت ابو شحمہ آپکے عدالت کی دلیل ہے ذات پاک حضرت مقبول بارگاہ رب جلیل ہے فرزند مہ لقا پر حد شرع جاری کی حکم خدا کی فرمانبرداری کی ہندوستان مین حضرت کی بدولت آفتاب اسلام روشن ہوا ور سیاہ خدا و رسول کا دشمن ہوا آخر درجہ شہادت عظمی سے سرفراز ہوے روضہ مبارک مین دفن ہو کر حبیب خدا کے دمساز ہوے سب الشیخین کفر لا توبۃ معھا ان حضرات کی شان ہے انکی اطاعت سے تقویت ایمان ہے پھر حضرت عثمان رض جامع قرآن خلیفہ ختم الانبیا ہوے سردار خاصگان خدا ہوے شرم و حیا حضرت کی مشہور ہے سخاوت و شجاعت کا شہرہ دور دور ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بارہ اپنا داماد کیا ذی النورین خطاب دیا حضرت کے فضائل احادیث مین مسطور ہین آوج نور عینین نبی خدا کے نور ہین انکی اطاعت سے غافل ہونا ایمان سے ہاتھ دھونا ہی اور حضرت علی مرتضی رض چہارم خلیفہ رسول انام ہین عشرہ مبشرہ مین پہلے انھین ارکان دین کے نام ہین

قطعہ

دو یار بہشتی اند قطعی	بو بکر و عمر و علی و عثمان رض	سعد ست و سعید و بو عبیدہ رض	طلحہ و زبیر و عبد رحمان رض

واقعی یہ چار رکن دین رسول مختار ہیں جناب پاکؐ کے رشتہ دار ہیں **رباعی**	
بو بکرؓ کی تکریم نبیؐ کرتے تھے	جو راے عمرؓ کی تھی وہی کرتے تھے
ترتیب خلافت اُسکے ادب سے لاریب	عثمانؓ کی تعظیم علیؓ کرتے تھے

رباعی

بوبکرؓ و عمرؓ کا ایک ہی درجہ ہے	عثمانؓ و علیؓ کا دوسرا رشتہ ہے
دو خویش پیمبرؐ کے نبیؐ دو کے خویش	ان چار کا اک رشتہ ہے اک رتبہ ہے

بعد شیر خدا قبلہ شاہ و گدا گوہر تاج اِنَّمَا خلاصہ سورۂ هَلْ اَتٰی شہسوار میدان لَا فَتٰی زوج حضرت فاطمہ زہرا رضؓ صاحب ذوالفقار حیدر کرار ابوالائمہ معصومین پیشواے دین حضرت علی مرتضیٰؓ نے نیخ دین کو مستقیم کیا عمر و انتر کو دو نیم کیا در خیبر اوکھاڑ لیا تھا تک خندق پر ڈالدیا آدھا زمین پر نصب کنارہ کیا ادھر چھوٹا پڑا دست مبارک کا سہارا دیا کرامت کا پل طیار ہوا لشکر عبور کر کے اوس پار ہوا تا عبور ہاتھ جار ہا سہار الگا رہا ہاتھ نے جنبش نہ کی یہ قوت یداللہ میں تھی خدا کے عرش پر صفت قوت شاہ مردان ہوئی زمین کے فرش پر گور تہمتن لرزان ہوئی ہیبت قبر سے رستم کے آتی تھی صدا یہ بار بار کہ لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار جب دوش نبیؐ پر معراج پائی بڑی رفعت ہاتھ آئی اصنام کعبہ کی آنکھ پتھرائی شکست کھائی فاقہ پر فخر کیا بھوکے سو رہے سائل کو کھلا دیا ہمنام خدا نام حیدر ہی کیا درجہ علی اللہ اکبر ہے بخدا اسلام کی بنیاد نبیؐ کے داماد ہیں اللہ کے خانہ زاد ہیں کعبہ میں پیدا ہوے خانۂ خدا میں شہید تیغ جفا ہوے حضرت کی کرامات سے قاتل خود بخود مقر قتل ہو کر گرفتار ہوا آیا سبحان اللہ باوجود اختیار کے سزا یاب نفرمایا جو خود تناول فرماتے تھے اوسے بھی کھلاتے تھے رحلت کے وقت حضرت حسن مجتبیٰؑ کو نہ بت

اک وار کا فتوی دیا پر دل سے نچاہا	تھا عوض خون بھی قاتل سے نچاہا

بعد حضرت حسن مجتبیٰؑ نے راہ خدا میں شربت شہادت پیا مظلوم کربلا نے بے دانہ و آب سر دیا حضرت عباس علمدار ثانی حضرت جعفر طیار لب نہر تشنہ تیر و سنان ہوے حضرت علی اکبر ماہرو

شہید نوجوان ہوے اسپر بھی کلمۂ لا الٰہ الا اللہ زبان پر جاری تھا شکر گزار ذات باری تھا
ایوب کے صبر کو یاد دلایا رتبۂ شہادت عظمیٰ پایا

سبب تالیف کتاب لاجواب

آب یہ ابجد خوان ژولیدہ زبان خاک راہ سید الثقلین عنایت حسین بن شیخ غلام عباس خدا پرست حق شناس اپنا حال مختصر تحریر کرتا ہے اور وجہ تالیف کتاب تسطیر کرتا ہی کہ شہر قنوج میرا وطن ہے ۱۲۵۰ھ سے بلگرام مسکن ہے مرشد کامل کے ارشاد سے والد مرحوم و مغفور نے نوکری چھوڑ کر گھر توڑ کر وطن سے ہجرت فرمائی بلگرام مین سکونت فرمائی دسوین شعبان شب دوشنبہ ۱۲۷۱ھ مین دنیا سے انتقال ہوا اسٹھ برس کے سن مین خدا کا وصال ہوا بلگرام مین مزار ہی شجرۂ علیہ نقشبندیہ مین شمار ہے

قطعۂ تاریخ وفات والد مغفور

شب دوشنبہ دہم بود از مہ شعبان	بخلد حضرت عباس رفت زین خرگاہ
چو جست مصرعۂ سالش عنایت اللہ رضوان	بگفت مرشد عالم شدہ فنا فی اللہ

راقم نے اپنی ننہال مین سات برس کی عمر سے ظل عاطفت جناب خالی مکرم منشی محمد ظہیر الدین ۱۲۸۱ھ صاحب مدظلہ بن منشی محمد مسعود صاحب بلگرامی انار اللہ برہانہ مین پرورش پائی ۱۲۵۱ ہجری مین کانپور کی ہوا کھائی پھر نصیر الدین حیدر بادشاہ کے عہد مین تیرھوین تاریخ محرم ۱۲۵۳ھ کو دس برس کے سن مین بچپن کے دنون مین لکھنؤ آیا عہد ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ اودھ غازی اعاد اللہ ملکہ و مملکتہ مین عہدۂ وقائع نگاری خزانۂ عامرہ و جیب خاص کا پایا ۱۲۷۳ھ ایام غدر مین فلک نے روز سیاہ دکھایا تیسوین سلخ رجب کو شہر لکھنؤ چھوڑا یا جب تیسری شوال ۱۲۸۳ھ مین پھر لکھنؤ آیا ایک روز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری مہتمم اخبار کارنامہ نے تذکرۂ بنارے سے فرمایا کہ علوم فارسی و عربی پر اس جوار مین زوال آیا اردو نے رواج پایا اگر مرات مسعودی اردو ہو جائے چھارے چھاپنے کے کام آئے تیرا بھی نام ہوگا سالار مسعود غازی کے ذریعہ سے بخیر انجام ہوگا راقم نے

قلت فرصت کا عذر کیا قبول نفرمایا یہ جواب دیا بیت بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد + اگر خاری بود گلدستہ گردد + ہمت نہ ہارو مرات مسعودی کو بسم اللہ کرو کچھ ترتیب دو آخر بہ تعمیل ارشاد عالی ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ مین سندیلہ آکر باوجود انتشار حواس و تفکرات لاحقہ کے حالات ابتداے آمد اہل اسلام کے ہندوستان مین و نسب نامہ سلطان محمود مع حملات و اختتام سلطنت خاندان غزنویہ و جہاد سومنات و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی تاریخ فرشتہ وغیرہ سے انتخاب کیا مختصراً مفصل بصحت تمام مقامات مناسب پر درج کتاب کیا ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری مین آغاز اور ربیع الاول سنہ ۱۲۸۴ ہجری مین انجام ہوا غزانامۂ مسعود تاریخی نام ہوا ناظرین پر تمکین نکتہ سنج باریک بین کی خدمات مین دست بستہ التماس ہے جہان غلطی اور سہو پائین سمجھکر بے تکلف اصلاح سے بندہ کو مرہون منت فرمائین بیت

اس رسالہ کی جب وہ سیر کرین	میرے حق مین دعاے خیر کرین

قطعۂ تاریخ خاتمۂ کتاب

صد شکر غزانامۂ مسعود شہید	شد ختم بساعت سعید و مسعود
ہاتف پئے سال از عنایت فرمود	مقبول خدا از مین روح مسعود ۱۲۸۴ھ

نغمہ سنجی عندلیب خامہ بصحت حال ولادت و شہادت سالار مسعود از روے تحقیقات و کشف باطنی صاحب مرات مسعودی برگزیدۂ بارگاہ رب ودود

حضرت عبدالرحمن علوی چشتی قدس سرہ صاحب مرات مسعودی حضرت سالار مسعود غازی کی روح سے فیضیاب ہین علم باطن مین انتخاب ہین خاصۂ بارگاہ ذوالجلال ہین صاحب کمال ہین ساتوین شعبان سنہ ۱۰۹۴ ہجری کو غریق رحمت ہوے داخل جنت ہوے

قطعۂ تاریخ وفات در ہجری

مہ شعبان و شنبہ عبد رحمان	بہفتم شد غریق بحر رحمت
عنایت مصرعۂ تاریخ ہجری	رقم زد زینجہان فرمود رحلت ۱۰۹۴ھ

قطعہ تاریخ دیگر

وادریغا ز جہان حضرت عبدالرحمان	رفت در خلد برین ہفتم ماہ شعبان
فکر کردہ چو عنایت پئے سال رحلت	آہ در ملک عدم رفت نداز در رضوان

۱۰۹۴ھ

مصنف صاحب مرات مسعودی کو ابتدا سے سالار مسعود غازی کی خدمت مین عقیدہ کامل تھا فیض روحانی حاصل تھا احوال ولادت و شہادت و معرکہ جہاد اکثر زبان خلائق سے مختلف سماعت مین آیا مگر کسی تاریخ مین شمہ اوسکا نپایا مصنف صاحب نے اوسکی صحت کی جستجو فرمائی آخر تواریخ کہنہ تصنیف ملا محمد غزنوی مین کیفیت مفصل نظر آئی ملا صاحب عرصے تک ملازم سلطان محمود کے رہے آخر عمر خدمت سالار ساہو مین مشرف ہو کر ہمراہ سالار مسعود کے رہے بعد شہادت سلطان الشہدا کے ملا صاحب نے رحلت کی تاریخ یادگار چھوڑ دی تمام حال سلطان محمود و جہاد سالار ساہو کا لکھدیا مگر سالار مسعود کی شہادت پر خاتمہ کیا مصنف صاحب نے حال سلطان الشہدا کا چن لیا خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ پر عمل کیا پھر روح پاک سلطان الشہدا کی طرف رجوع لائے آخر شب کو حضرت خواب مین نظر آئے بڑی مہربانی فرمائی کتاب لکھنے کی اجازت پائی حکم ہوا ہم بیان واقعی سے آگاہ کرینگے جابجا اصلاح دینگے جب مصنف صاحب نے یہ مدد پائی مرات مسعودی تحریر فرمائی پانچ داستان کا التزام کیا سب حال تمام کیا اکثر حال تاریخ جہان آرا و تاریخ محمودی روضۃ الصفا وغیرہ مین نظر آیا یا زبانی کسی محقق یا اہل باطن کے سن پایا یا خود عالم رویا مین حضرت کے فیض سے دیکھ لیا باجازت و ارشاد حضرت درج کتاب کیا جب مصنف صاحب قبل مطالعہ کتب تواریخ مذکور سے حضرت نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ کے حکم سے کوہ شمال حدود نیپال مین تشریف لائے وہان اجارج منی بھدر نام برہمن تاریخ دان وکیل راجہ کوہستان اور تمام وکلاے ہندوستان حاضر آئے اون سے اتفاقاً تواریخ کہنہ و سلطان الشہدا کا ذکر آیا اوسنے از روی کتاب تاریخ زبان ہندی کے یہی حال

بعینہ کہہ سنایا اور کہا کہ ابتک راجہ ہاے کوہستان راے شہردیو قاتل سلطان الشہدا کی اولاد مین
پہاڑون مین آباد ہین تاریخ ہندی اونکے کتب خانے مین موجود ہی اوسمین یہی حال سالار مسعود کے ہے
بعد چند سال کے جب مصنف صاحب نے تاریخ ملا محمد غزنوی کی ملاحظہ فرمائی تاریخ ہندی
اور کلام اجاریہ کی صحت پائی ایک بار مصنف صاحب کو عین چلہ نشینی مین یہ خیال آیا کہ
سلطان الشہدا نے درگاہ خدا مین کیا رتبہ پایا بعد چند عرصے کے آخر عشرہ ماہ صیام مین بشارت
ہوئی عالم رویا مین خانہ کعبہ کی زیارت ہوئی ایک مرد عرب صورت پیراہن سفید پہنے چادر سبز
اوڑھے عمامہ عربی باندھے جانب دست راست نظر آیا اور عین کعبہ مین ایک مزار پایا اوس مرد
بزرگ سے مجاور سمجھکر پوچھا یہ کسکا مزار ہے جواب دیا یہ خاصہ پروردگار ہی عرصے کے بعد سلطان الشہدا
اوسی قبر سے نمودار ہوے گھوڑا حاضر تھا سوار ہوے مصنف صاحب نے قدم پر سر جھکایا
حضرت نے فرمایا دوسرا گھوڑا موجود ہی سوار ہو ہمراہ چلو پھر بہرائچ مین آکر رخصت فرمایا
اوس روز سے قرب منزلت سلطان الشہدا کا خیال مین آیا دوسری بار وقت تصنیف مرات
مسعودی کے مصنف صاحب کے دل مین حضرت سلطان الشہدا کے حسب و نسب مین شبہہ آیا
فوراً خواب مین سلطان الشہدا کو اسپ مادیہ خنگ پر سوار پایا کہ حضرت بہرائچ کی طرف سے
سامنے آئے یہ زبان پر لائے کہ میرے ہمراہ آؤ اپنا شک مٹاؤ پھر سالار ساہو کے مزار پر ہو کر
درجہ بدرجہ محمد حنیفہ کی زیارت کی وہانسے خانہ کعبہ کی راہ لی حضرت مرتضی علی رداے فاختائی
اوڑھے در کعبہ پر تکیہ لگائے نظر آئے اور دو مرد داڑھی و جامہ سفید قریب دروازہ حرم کے
پائے مصنف صاحب سے معترضانہ کہا آپ کو کچھ یاد ہی یہ تیری مریدی کسکی ایجاد ہی مصنف صاحب نے
جواب دیا کہ جب آیت اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰهَ الی آخرہ حضرت رسالت پناہ
پر آئی کیا تمنے نہین خبر پائی اسی سر حلقہ اس طریقے کے اسد الغالب ہین جانشین رسول مطلوب کل ہین
ہین کسی نے اپنی طرف سے ایجاد نہین کیا یہ سنکر دونون نے سر جھکا لیا پھر حضرت مرتضی علی نے
ارشاد کیا مرحبا خوب جواب دیا بعد خانہ کعبہ مین نماز ادا کی مصنف صاحب نے اقتدا کی

اوس وقت اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا کا راز مفہوم ہوا یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرتضیٰ علی رضہ
خانہ کعبہ پر عزل و نصب سلاطین و رجال اللہ کا فرماتے ہین حکم خدا کا بجالاتے ہین زیارت
حضرت علی مرتضیٰ سے سینہ پرنور ہوا شبہہ حسب نسب کا دل سے دور ہوا

اول درجہ شہیدون کا احادیث نبوی سے مسطور ہی پھر حسب و نسب سالار مسعود غازی کا کتب معتبرہ سے مذکور ہے

کتاب کنز الحقائق مین آیا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ اَکْرَمَ الشُّهَدَاءَ
بِخَمْسِ کَرَامَاتٍ لَمْ یُکْرِمْ بِهَا اَحَدًا وَّلَا اَنَا یعنی بالتحقیق خدانے بزرگ کیا شہیدون کو پانچ کرامات سے
کہ نہین بزرگ کیا اون سے کسی کو اور نہ مجکو اَحَدُهَا اَنَّ اَرْوَاحَ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ یَقْبِضُهَا
مَلَکُ الْمَوْتِ وَاَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ یَقْبِضُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی اول یہ کہ بالتحقیق ارواح سب پیغمبرون کی
قبض کرتا ہے ملک الموت اور ارواح شہیدون کی قبض کرتا ہے اللہ تعالی اَلثَّانِیْ اَنَّ جَمِیْعَ
الْاَنْبِیَاءِ یُغَسَّلُوْنَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ وَاَنَا کَذٰلِکَ وَالشُّهَدَاءُ لَا یُغَسَّلُوْنَ دوسرے یہ کہ
بالتحقیق سب پیغمبرون کو غسل دیا جاتا ہے بعد مرنے کے اور اسی طرح مجکو اور شہدا کو غسل نہین
دیا جاتا ہے اَلثَّالِثُ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ یُکَفَّنُوْنَ وَاَنَا کَذٰلِکَ وَالشُّهَدَاءُ لَا یُکَفَّنُوْنَ
تیسرے یہ کہ سب پیغمبرون کو کفن دیا جاتا ہی اور مجھے بھی مگر شہیدون کے واسطے کفن
نہین ہے وَالرَّابِعُ یُسَمَّوْنَ الْاَنْبِیَاءُ الْمَوْتٰی وَاَنَا کَذٰلِکَ یُقَالُ مَاتَ مُحَمَّدٌ وَالشُّهَدَاءُ
لَا یُسَمَّوْنَ بِالْمَوْتٰی بَلْ یُقَالُ اَحْیَاءٌ چوتھے کہا جاتا ہی پیغمبرون کا مردہ اور اسی طرح مجکو بھی کہ کہا جاتا ہے
رحلت فرمائی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور شہیدون کو مردہ نکہنا چاہیے بلکہ زندہ کہنا چاہیے
وَالْخَامِسُ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ یَشْفَعُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا کَذٰلِکَ وَالشُّهَدَاءُ یَشْفَعُوْنَ کُلَّ یَوْمٍ
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ پانچوین یہ کہ بالتحقیق شفاعت کرینگے انبیا روز قیامت کو اور اسی طرح ہم بھی
اور شفاعت کرینگے شہدا ہر روز اور روز قیامت کو بھی اللہ اللہ کیا درجہ اعلی رب العلی نے
شہیدون کو عطا فرمایا کہ کسی نبی نے نہین پایا یہ نعمت پہلے خاندان رسالت صلعم کے حصے مین آئی۔

اول سب سے حضرت امیر حمزہؓ نے شہادت پائی پھر صحابۂ کبار اس رتبے سے سرفراز ہوئے اور
حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ شیر خداؓ اس نعمت سے سرخرو ہوکر ممتاز ہوئے شربت شہادت
بحکم سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا خدا کے ہاتھ سے نوش فرمایا إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کا رتبہ پایا
خاندان نبیؐ اولاد علیؓ معرکۂ کربلا مین خلعت شہادت سے ممتاز ہوئے اس رتبے سے سرفراز ہوئے
پہلے حسنؑ مجتبےٰ کا جگر دو پارہ ہوا پھر شہید کربلا پر ظلم دوبارہ ہوا اور اکثر آئمہ معصومین نے بمصداق
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ راہ خدا مین جان دی کونین کی سلطنت لی یہ صحیح روایت ہے
مختصر حکایت ہی کہ جناب شیر خدا کے اٹھارہ فرزند تھے بعضون نے چودہ لکھے ہین ایک محبت الٰہی
مین سرشار راہ خدا مین نثار خصوصاً حضرت محمد حنیفہ و حضرت عباس رضی اللہ عنہم عاشق زار
شہید کربلا تھے جان سے فدا تھے حضرت عباسؓ نے علمداری کا رتبہ پایا منافقون کو جہنم مین
پونہچایا جب بحر کوثر کی لہر آئی سقای سکینہ بنکر اس بہشتی نے فرات پر شہادت پائی حضرت امام
حسینؑ کو بڑا الم ہوا خیمۂ اقدس مین سخت ماتم ہوا حضرت ہر بار کمر پکڑکر آہ سرد بھر کر فرماتے تھے
کہ عباسؑ میری کمر توڑ گئے تنہائی مین منہ موڑ گئے پھر بعد معرکۂ کربلا مختار نے محمد حنیفہ کی نیابت مین
کیا کیا کام کیا خون حسینؑ کا انتقام لیا قصہ اسکا طول و طویل ہی کتب تواریخ مین بالتفصیل ہے
ثمرہ اس نیت پسندیدہ کا یہ ہویدا ہوا کہ سالار مسعود سا آفتاب صلب اولاد محمد حنیفہ سے پیدا ہوا
لکھا ہی محمد حنیفہ کو حضرت علی مرتضیٰ نے علم ظاہری و باطنی و فن جہاد تلقین فرمایا اور ایک خرقہ مع اشتر
دُلدل و ذوالفقار دیکر جانشین فرمایا اور بعض روایات مین آیا کہ حضرت امام حسین علیہ الرحمۃ
نے بھی ایک خرقۂ خلافت کا عنایت فرمایا سب فضائل محمد حنیفہ کے کتب معتبرہ مین مسطور ہین
اور بڑے فرزند آپ کے عبدالمنان چھوٹے عبدالفتاح مشہور ہین عبدالفتاح کی اولاد خواجہ احمد
گیسو دراز پیر و مرشد اہل ترک شاہ ولایت ترکستان ہین اور سالار مسعود کے جد امجد اس سلسلے سے
عبدالمنان ہین کہ سالار مسعود سالار ساہو بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی
کے فرزند ہین اور یہ عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان بن محمد حنیفہ

بن اسد اللہ الغالب رحمۃ اللہ علیہم کے دلبند ہین سالار مسعود غازی نے بارھوین پشت مین جلوہ فرمایا خرقہ ارادت و خلافت و ورثہ شہادت آبا و اجداد سے درجہ بدرجہ پایا سبحان اللہ ایسے بلند ہمت صاحب جرأت راہ خدا کے جانباز عاشقان الہی مین ممتاز علی مرتضی کی اولاد کے سوا کہان پیدا ہوتے ہین یہ حوصلے خاندان نبوی سے ہویدا ہوتے ہین یہ دو جہان کی نعمت پروردگار عالم نے بعد آئمہ اطہار کے سالار مسعود غازی کو عطا فرمائی کہ راہ خدا مین جان دیکر شہادت پائی آجتک جو خاصان خدا مین اوس درگاہ مین ہر روز تازہ کرامت کا ظہور ہے مزار شریف پرنور ہے حاجتمند مرادین پاتے ہین حاجت روائے عالم کہلاتے ہین ستر معلے والدہ ماجدہ سالار مسعود کی مین خواہر سلطان محمود ہین

بیان ابتدائے آمد اہل اسلام کا ہندوستان مین بالاجمال اور کچھ پٹھانون کا حال

صاحب تاریخ فرشتہ نے تحریر فرمایا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کا زمانہ آیا اونھون نے سنہ ۴۴ ہجری مین زیاد بن امیہ کو بصرہ و خراسان دیا اوسی سال عبد الرحمن بن شمر نے بحکم زیاد کابل فتح کیا اوسی زمانے مین ایک امیر نامی عرب مہلب بن ابی صفرہ نے حوالی مرو سے کابل و زابل ہو کر ہندوستان مین آکر دس بارہ ہزار لونڈی و غلام پائے چند عرصے مین بہت ہندی ایمان لائے جب سنہ ۵۳ ہجری مین زیاد بن امیہ نے عارضہ طاعون مین وفات پائی اور سنہ ۶۰ ہجری مین یزید بن معاویہ کی نوبت آئی اسنے سنہ ۶۲ ہجری مین سلم بن زیاد کو خراسان و سیستان کا سپہ سالار کیا اور مہلب بن ابی صفرہ کو انکی ہمراہی کا حکم دیا سلم نے اپنے چھوٹے بھائی یزید بن زیاد کو سیستان کا حاکم کیا اور ابو عبد اللہ بن زیاد کو حاکم کابل نے قید کر لیا فوج عرب نے کابل کو گھیر کر شکست کھائی پھر جب باجازت سلم کے طلحہ عرف طلحۃ الطلحات بن عبد اللہ بن حنیف خزاعی نے پانچ لاکھ دینار دیے تب ابو عبد اللہ نے قید سے رہائی پائی اور سلم نے طلحہ کو امارت سیستان کی دی فوج غور و بادغیس روانہ کابل کی بڑی جرثقیل سے کابلیون کو مطیع کر کے خالد بن عبد اللہ کو کہ بعضے نسل خالد بن ولید سے اور بعضے اولاد ابوجہل سے لکھتے ہین کابل دیا جب خالد

بن عبداللہ حاکم کابل نے معزول ہوکر اپنا راستہ لیا حاکم تازہ کے خوف سے عراق عرب کی
راہ دشوار گذار دیکھکر درمیان ملتان وپشاور کے کوہ سلیمان پر مسکن بنایا اور اپنی دختر
کا ایک افغان مسلمان رئیس جوار سے نکاح کر کے نیا رشتہ لگایا اوس سے دو فرزند ایک لودی
دوسرا سور بڑے نامی پیدا ہوے طائفہ افغان سور ولودی اوسکی اولاد سے ہویدا ہوے
اور صاحب مطلع الانوار کا یہ کلام ہی کہ افغان قبطیہ اولاد فرعون کا نام ہی واقعی یہ قوم اولاد
سلاطین اولوالعزم عالی خاندان ہی آثار شجاعت وریاست ونشان سلطنت خاندانی
ہر چہرے سے عیان ہی جب حضرت موسی علیہ السلام انکو زیر کر کے راہ پر لائے بہت قبطی
دین موسی مین آئے اور ایک جماعت کثیر نے خدائی فرعون کے قائل ہوکر دین موسی قبول
نکیا ہندوستان کا راستہ لیا کوہ سلیمان پر مسکن بنائے افغان کہلائے جب ابرہا نے جہال
نزدیک و دور کو ہمراہ لیا کعبہ کا قصد کیا افغان بھی جو ایمان نہین لائے تھے اوسکے ساتھ کعبہ
مین جاکر سزایاب ہوے پھر افغانان کابل زراعت کر کے مالک اسپ وگوسفند ومال واسباب
ہوے اور اہل اسلام سے کہ ہمراہ محمد قاسم کے سندھ سے ملتان مین آکر رہتے تھے اون سے
موافقت ہوئی سنہ ۱۴۳ ہجری مین جب انکی اولاد کی کثرت ہوئی مواضع معمورہ ہندوستان
مثل کرباج وپشاور پر قبضہ پایا پھر کوئی سردار راجہ لاہور خویش راجہ اجمیر کیطرف سے
ہزار سوار لیکر مقابلے پر آیا جب یہ سوار کام آئے راجہ لاہور نے دو ہزار سوار پانچ ہزار
پیادے اپنے بھتیجے کے ہمراہ بھجوائے یہان اہل اسلام خلج وغور وکابل سے چار ہزار فوج
مسلمانون کی مدد کو لائے پانچ مہینے مین ستر لڑائی لڑکے بیشتر مسلمان غالب آئی جاڑے کے
موسم مین لڑائی موقوف رہی دم لیا گرمی مین راجہ لاہور کے بھتیجے نے پھر میدان گرم کیا
یہان اہل کابل وخلج بدستور ہمراہ ہوے درمیان کرباج وپشاور کے رزم خواہ ہوے
ابتداے برسات مین ہندی بخوف سیلاب وسردی کے بلا فتح وشکست لاہور چلے آئے اور
کابلیون اور خلجیون نے بھی اپنے ملک کو قدم بڑھائے جب راہ مین یہی قصہ استفسار حال

مسلمانان کوہستان کا زبان پر لاتے تھے اہل فرج مانع ہو کر بجاے کوہستان افغانستان کو گھر حال سناتے تھے اسوجہ سے مسکن انکا افغانستان اور یہ قوم افغان کہلائی اور وجہ تسمیہ پٹھان کی تاریخ فرشتہ سے یہ تحقیق مین آئی کہ جب اہل اسلام ہمراہی سلاطین نے پٹنہ مین مسکن بنایا بوجہ سکونت پٹنہ کے پٹھان کہلائے اوسی زمانے مین راجہ لاہور اور جال گکھڑ سے بگڑ گئی اول گکھڑون نے بوجہ قرب وجوار کے بہر راجہ لاہور نے افغانان اہل اسلام سے صلح و موافقت کی افغانان اسلام نے کوہستان پشاور پر قلعہ بنا کر خیبر نام کیا اور ولایت روہ پر متصرف ہو کر مزاحمت ملوک سامانیہ سے اپنی حدود کا انتظام کیا جب غزنین مین الپتگین پادشاہ ہوا اور سبکتگین سالار شاہ لمغان و ملتان مین رزم خواہ ہوا افغانون نے عاجز ہو کر جیپال راجہ پنجاب کی مدد بلائی آسنے سردی مین مقابلے کی جراءت نپائی بمشورہ راجہ بھاطنہ کے شیخ حمید کو کہ افغانون مین ہوشیار تھا صاحب اعتبار تھا وزیر کیا شیخ حمید نے ولایت لمغان اور ملتان کے رئیسون کو امیر کیا ہر ایک موضع پر اپنا عملہ بٹھایا افغانون کو صاحب ملک و مال بنایا بعد فوت الپتگین ابو اسحاق اوسکے فرزند کے سبکتگین کو سلطنت غزنین کی ہاتھ آئی شیخ حمید نے مصلحتاً صلح کر کے بیخ محبت جمائی سبکتگین نے ملک جیپال کا فتح کیا شیخ حمید کو ملتان دیا مگر سلطان محمود نے خلاف عہد و پیمان سبکتگین کے سبکو زیر کر کے مطیع اپنا کیا کچھ درماہہ مقرر کر دیا

حسب و نسب سلطان محمود بن سبکتگین کا بیان ہی اور سلطان کے حملات ہند کی خلاصہ داستان ہی

تاریخ منہاج السراج و جہان آرا و قول فرشتہ سے سلطان محمود بن سبکتگین بن جوقان بن قرا الحکم بن قزل ارسلان بن قرا نان بن فروز بن یزدجرد بن شیرویہ بن فروز خسرو بن ہرمز بن کسری ہین اور تاریخ محمودی در روضۃ الشہدا کے خاتمے کی دوسری فصل تفصیل اولاد امام حسن مین سید حسنی الحسینی نسل یحیی بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنی ا

بن حسن مجیبے ہین اور بعض مورخون نے سبکتگین کو غلام ترکی نژاد لکھکر مختصر کیا تفصیل حسب و نسب کو
بوجہ اختلاف و طول کے اوڑا دیا اور وجہ اختلاف کی یہ پائی کہ جب اولاد کسریٰ پر تباہی آئی
سلاطین حکام اسلام سے خوف کھاکر جان بچاکر جلاوطن ہوے حسب و نسب چھپاکر مفلسی کے
صدمے اوٹھاکر گرفتار رنج و محن ہوے چنانچہ تاریخ منہاج السراج جرجانی مین لکھا ہی یہ خلاصہ
اوسکا ہی کہ عہد حضرت عثمانؓ بن عفان مین ولایت مرو پا سیا مین جب یزدجرد نے قتل ہوکر فوج
نے شکست کھائی اوسکی اولاد ترکستان مین آئی ترکون سے وصلت کرکے صاحب اولاد ہوے
ترک کہلائے وہین آباد ہوے عہد عبدالملک مین نصر حاجی تاجر سبکتگین کو ماوراءالنہر حدود
ترکستان سے بخارا مین لایا اوسے الپتگین ہوالی ملوک سامانیہ جوار مطیع عبدالملک نے خرید فرمایا
اور بعضون نے پدر سبکتگین کا بانقلاب زمانہ بچپن مین مغلون کی قید مین پھنس جانا اور الپتگین والی
آل سامان کا سبکتگین خرید فرمانا تحریر فرمایا مگر راقم نے کسی محقق معتبر سے اس روایت تاریخ ضعیف
کا نشان نہین پایا المختصر الپتگین نے بعد تعلیم ایک سال کے آثار شرافت و فہم فراست سبکتگین
مین پاکر امیر الامراے لشکر و وکیل مطلق کیا بعد عرصے کے امیر نوح حاکم بخارا نے سبکتگین کو امیر
ناصرالدین اور سلطان محمود کو امیرالامرا کرکے سیف الدولہ خطاب دیا جب الپتگین نے بعد عبدالملک
کے منصور بن عبدالملک سے منحرف ہوکر غزنین مین پندرہ سال سلطنت کرکے سنہ ۳۶۵ ہجری مین
قضا کی اور ابوالاسحاق اوسکے خلف نے بھی سنہ ۳۶۷ ہجری مین دو سال سلطنت کرکے ملک بقا
کی راہ لی آراکین دولت نے سبکتگین کو لائق سلطنت کے پایا الپتگین کی دختر سے عقد کرکے
تخت غزنین پر بٹھایا سبکتگین نے ہند مین چند بار جہاد فرمایا خطبہ و سکہ اپنا چلایا شعبان سنہ ۳۸۷ھ
مین چھپن برس کی عمر مین بیس سال سلطنت کرکے موضع ترمد حدود بلخ مین دنیا سے رحلت
فرمائی لاش غزنین آئی سلطان محمود جو بطن خاص رئیسہ زابل سے خلف اکبر الوالعزم مشہور تھے
وارد نیشاپور تھے امیر اسمعیل چھوٹے بھائی ہمراہ تھے ولیعہد شاہ تھے اور صاحب سیرالمتاخرین
و ہفت اقلیم نے خلاف تاریخ فرشتہ کے سلطان محمود کو چھوٹا اور امیر اسمعیل کو بڑا بھائی تحریر کیا

باقی حال مطابق لکھدیا جب امیر اسمعیل نے بلخ مین جلوس فرمایا انتظام مین فتور آیا اہل لشکر
خود سر ہوکر مزے اوڑانے لگے نڈر بے خطر ہوکر خزانہ لٹانے لگے یہ حال سلطان محمود کی سماعت مین آیا
امیر اسمعیل کو تحریر فرمایا کہ ملک بلخ وخراسان مفتوحہ ہمارا تم لو غزنین ہمین دو امیر اسمعیل نے
منظور نہ کیا میدان لیا سلطان اوسی سال ۳۸۷ھ ہجری مین بمجبوری لڑکے بعد فتح بھائی کو قید
کر کے غزنین مین تخت نشین ہوے بعد چار ماہ کے وارث ملک سبکتگین ہوے لفظ سلطان کا نام
اپنے ایجاد کیا شرع اسلام کو رواج دیا یہ بادشاہ بڑا الوالعزم رعیت پرور زبردست تھا فقیر دوست
علما پرست تھا اصراف فضول سے نفرت تھی پرورش علما وفقرا کی عادت تھی تعمیر مساجد
ومدارس مین صرف کثیر تھا مسافران بیت اللہ کا دستگیر تھا ہر سال چار لاکھ درم کا شرفای
غریب اہل ہنر کیواسطے تنخواہ کے سوا لنگر جاری تھا الاحسن صورت ظاہری سے عاری تھا
میانہ بالا خوش اندام آبلہ رو مگر نیک طالع خوشخو ہمت وشجاعت وعشق جانبازی مین طاق
جہاد اکبر واصغر مین شہرۂ آفاق اول سال جلوس مین ملک ماوراء النہر بعد ملک روم وایران
وتوران وزنگبار وملتان قبضے مین لایا اور اطراف ودیار امصار مین اپنا ڈنکا بجایا ہر ملک مین
بحکم جاھِدُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ جہاد کر کے شرع نبوی کو رواج دیا منکرین سے جزیہ شاہان نامدار سے
خراج لیا مگر خلیفہ بغداد کی امداد واطاعت کر کے خلعت وخطاب پاتے رہے تحائف نذر بھجواتے رہے شعر
عجب بادشہ تھا کہ پیدا نہین ٭ سکندر کو دارا کو رتبہ نہین ٭ قسم کھایئے ایسے اقبال کی ٭ سواری
یادو نکی تھی پالکی ٭ ہندمین بارہ حملے کر کے ظلمت کفر کی مٹائی اسلام کی قندیل جلائی اور صاحب نسب
عثمانی بلگرامی نے کتاب صبح صادق سے سترہ حملون کی سند پائی مگر تفصیل تحریر نفرمائی چنانچہ
آٹھ حملو نکا یہ انتخاب ہے باقی چار کا حال بھی درج کتاب ہے اول حملہ شوال ۳۹۱ھ مین سلطان
نے دس بارہ ہزار سوار سے راجہ جیپال والی لاہور وپشاور پر دھاوا کیا آٹھوین محرم ۳۹۲ھ ہجری
مین قید کر لیا راجہ نے خراج گذاری کا اقرار کر کے رہائی پائی مگر دوبار شکست کھا کر غیرت آئی
اوس زمانے مین حکام ہند جب اہل اسلام سے دوبار شکست کھاتے تھے خود آگ مین کود کر

جلجاتے تھے جیپال نے اول ناصرالدین سبکتگین بعد سلطان محمود سے شکست کھا کر
حسب رسم اوس زمانہ کے انندپال خلف اپنے کو اپنی حکومت پر بٹھا کر خود آگ مین جل کر
جان دی سلطان نے قلعہ بھٹنڈہ مقبوضہ راجہ بیپالہ کو سر کر کے غزنین کی راہ لی پھر سنہ ۳۹۲
ہجری مین سیستان آئے خنیف کو غزنین مین پکڑ لائے **دوسرے حملے** سنہ ۳۹۵ ہجری مین
براؤ راجہ بھاطنہ و بہٹیا کو جو عہد سبکتگین سے منحرف تھا زیر کیا دو سو ہاتھی اور خزانہ لیا
تیسرے حملے سنہ ۳۹۶ ہجری مین ابوالفتح داؤد بن نصیر بن شیخ حمید حاکم ملتان و انندپال
والی لاہور کو بوجہ مددد ہی حاکم ملتان کے سزا دی بیس ہزار درم سرخ خراج سالانہ لیکر ایلک خان
کو شکست دیکر غزنین کی راہ لی **چوتھے حملے** سنہ ۳۹۹ ہجری موسم بہار مین بوجہ بغاوت و امداد
ابوالفتح لودہی کے انندپال سے مع راجہ اوجین و گوالیار و کالنجر و دہلی و اجمیر مددگاران انندپال
کے بمقابلہ جماعت کثیر پنجاب مین لڑکر بعد فتح نگرکوٹ پر جہاد کر کے بتون کو توڑا خزانہ جو عہد
راجہ بھیم سے جمع ہو رہا تھا لیکر غزنین کو منہ موڑا **پانچوین حملے** سنہ ۴۰۱ ہجری مین محمد بن سوری
حاکم غور ملحدہ کو دو پہر لڑکر قید کیا اوسنے زہر کھا لیا پھر غزنین ہو کر ملتان سے ابوالفتح داؤد
بن نصیر بن شیخ حمید کو پکڑ کر قلعہ غور مین قید فرمایا پیک اجل نے اوسکی جان لیکر قید ہستی سے
چھوڑایا **چھٹے حملے** سنہ ۴۰۲ ہجری مین تھانیسر کے بتخانہ جگ سوم کو توڑا اور قیدی و خزانہ
لیکر وطن کو منہ موڑا **ساتوین حملے** سنہ ۴۰۴ ہجری مین قلعہ نندونہ واقع کوہ بالنات سے
حاکم لاہور کو درہ کشمیر تک بھگا کر اوس درہ تک اپنا عملہ بٹھایا اور بہت ہنود مسلمان کرکے مال
غنیمت لایا **آٹھوین حملے** سنہ ۴۰۶ ہجری مین قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا جاڑون مین مصلحتاً
چھوڑ دیا غزنین کو معاودت فرمائی راہ کی سردی اور پانی مین بہت فوج کام آئی **نوین حملے**
سنہ ۴۰۹ ہجری مین قنوج **دسوین حملے** سنہ ۴۱۲ ہجری مین لاہور **گیارہوین حملے** سنہ ۴۱۳
ہجری مین نندا والی کالنجر **بارہوین حملے** سنہ ۴۱۶ ہجری مین سومنات فتح فرمایا ذکر مختصر
ان حملون کا مقامات مناسب پر اس کتاب مین آیا اور اکثر مورخین نے بالاتفاق سلطان محمود کے

بڑا اولو العزم و مجاہد و شجاع و عادل و زبردست پابند شرع فقیر دوست علما پرست قدردان اہل ہنر و سپاہ لکھکر حریص و طامع و زر دوست بھی مع حکایات مثالیہ درج کتب کیا مگر تعمیر مساجد و مدارس و وقف محتاجان و نذر فقرا و علما مین صرف بھاری لنگر جاری لکھدیا چنانچہ یہ حکایت زیارت حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی تشرع و خداپرستی و عدالت سلطان کی گواہ ہی آئندہ العلم عنداللہ

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملاقات کا اور حاصل ہونا خرقہ تبرکات کا

تاریخ بنای گیتی مین تحریر ہی کہ سلطان کو مہم خراسان مین حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملازمت کا خیال آیا مگر کار دنیوی کے زمرے مین زیارت کو جانا خلاف ادب سمجھکر تامل فرمایا خراسان سے معاودت کی ہند کی راہ لی آبعد فراغ چار حملے جہاد ہند کے جب غزنین آئے احرام زیارت شیخ کا باندھکر خرقان مین تشریف لائے ارکین دولت نے حاضر ہوکر سلطان کے شوق زیارت سے حضرت کو آگاہ کیا حضرت نے ملاقات سے انکار کرکے جواب صاف دیا امرا نے یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوٓا اَطِیعُوا اللّٰهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ پڑھ سنایا حضرت نے فرمایا مین اَطِیعُوا اللّٰهَ مین ایسا مصروف بدل ہون کہ اَطِیعُوا الرَّسُولَ سے خجل ہون پھر اُولِی الْاَمْرِ کسے کہتے ہین سلطان کہان رہتے ہین سلطان نے یہ سنکر امتحانًا اپنا جامہ شاہانہ ایاز سے بدل کر دس لونڈیون کو لباس مردانہ پنہایا اور ہمراہ شیخ کے خدمت مین لایا حضرت نے جنبش تک نکی تعظیم بھی ندی بلکہ ایاز کیطرف سے منہ پھیر لیا سلطان کی جانب رخ کیا سلطان نے کہا حضرت نے بادشاہ کی تعظیم کو بوریہ سے جنبش نفرمائی ہکو صاف ہوے ریا آئی حضرت نے فرمایا واقعی اب ایک گیارہ ہوے اور آپ ملاکر بارہ ہوے یہ سب تماشا کاریاہی کہ رنڈیون کو مرد غلام کو بادشاہ کیاہی نامحرمونکو باہر بٹھا تنہا تشریف لائیے پہر سلطان نے تنہا بارگاہ مین آکر کچھ ذکر حضرت بایزید کا کیا شیخ نے قیل حضرت بایزید کا سنایا کہ جسنے چاری زیارت کی ہو شقاوت سے بری ہے سلطان نی کہا

جب ابوجہل و ابولہب نبی کے دیکھنے والے شقاوت سے بری ہونون مین تصدیق اس قول کی کیونکر کرون حضرت نے فرمایا توبہ کرو آداب ولایت کو ہاتھ سے ندو زیارت رسول خدا کی مہاجرین و انصار نے کی یا بعض اصحاب اخیار نی کی قولہ تعالیٰ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ سلطان نے کہا مجھے نصیحتاً کچھ ارشاد ہو فرمایا چار کام اختیار کرو اول نماز با جماعت دوسرے پرہیزگاری تیسرے سخاوت چوتھے خلق اللہ پر شفقت سلطان نے عرض کی بندہ دعا کا خواہان ہے فرمایا ہر پنجگانے مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ورد زبان ہے سلطان نے کہا دعاے خاص ہو ارشاد فرمایا عاقبت محمود باد سلطان نے زر و جواہر پیش کیا حضرت نے پارہ نان خشک سلطان کو دیا سلطان نے بمشکل چابکر کھایا منہ بنایا حضرت نے فرمایا تمہارے حلق مین روٹی کا پھندا پڑتا ہے زر و جواہر سخت تر ہے اول دہات دوسرے پتھر ہو زیادہ گرتا ہی مین نے اسکو عرصے سے طلاق دی ہی یہ بیچکر وقف محتاجان فرمایئے پہر سلطان نے پیراہن تبرک لیا جسکے ذریعہ سے دعا کر کے سومنات فتح کیا اب شیخ نے وقت رخصت کے تعظیم دی سلطان نے اوس بے التفاتی اور اس تعظیم کی وجہ پوچھی فرمایا جب تمنے ہمارا امتحان کیا ہمنے جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جامع الحکایات مین تحریر ہے کہ جب سلطان نے مہم خراسان کی چھوڑکر غزنین سے حضرت کی خدمت مین آنا بیان کیا حضرت نے فرمایا مرحبا تمنے غزنین سے میری ملاقات کو قصد خرقان کیا خلقت خدا بیت اللہ سے تمہاری زیارت کو آوے گی مراد پاویگی

چار شتر سوار مرسلہ مظفر خان کا اجمیر سے سلطان پاس فریادی آنا سلطان کا سالار ساہو کو امداد پر مامور فرمانا

بعد چار حملون کے جب سلطان نے غزنین آکر سنہ ہجری مین مال غنیمت ہند سے ایک میدان وسیع مین آراستہ کیا جشن عظیم ترتیب دیا اوسی عرصے سنہ ہجری مین چار شتر سوار ہندی مسلمان الغیاث گویان حاضر آئے آستان بوسی کرکے زبان پر لائے

کہ برائے خدا اور رسول فریاد رسی فرمائیے مسلمانوں کی جان بچائیے ہند میں تمام ظلم اور بلوہ ہی مسلمانوں پر نزع ہے پہلے سلطان ابوالحسن نے ہرمز کو قتل کیا مظفر خان صاحب ہرمز کو گھیر لیا چاہا کہ ہلاک کرے تعہ پاک رہے مظفر خان مع اہل و عیال چند سال سے قلعہ اجمیر میں مسکن گزین ہیں آپ رائے بھیروں رای سوم کرن چوالیس سرداروں کو لشکر بر سر کین عداوت اسلام سے قلعہ گھیر لیا مظفر خان کو تنگ کیا سلطان نے مستغیثوں کو اطمینان سے شاد فرمایا خواجہ احمد بن حسن میمندی وزیر ہم مکتب برادر رضاعی اپنے کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ علماے ہند نے کس بادشاہ کا نام درج خطبہ ہند کیا ہندیوں نے جواب دیا بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ ؐ کے ذکر آل و اصحاب پر خطبہ تمام ہو اگر حضرت جہاد فرمائیں تو درج خطبہ سلطان کا نام ہی مصرع ع ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند۔ تو سلطان نے بمشورۂ وزیر و مشیران خوش تدبیر سالار ساہو کو مرد میدان پایا سالار لشکر بنایا پھر چند امراے ذی اعتبار اور سات ہزار سوار اور خاص کمر کی تلوار اور خنجر آبدار اور نو گھوڑے عراقی صبا رفتار دیگر پہلوان لشکر خطاب فرمایا اور اسپ و خلعت حسب لیاقت ہر ایک کو مرحمت کر کے نشیب و فراز سمجھایا کہ دیکھنا کوئی بات سالار ساہو کو ناگوار نہو باہم کسیطرح کی تکرار نہو اسمیں کارخانہ بگڑ جائیگا انتظام جنگ میں فتور آئیگا تم سب بھائی سالار ساہو کو میرا مزاج دان و خیر خواہ جاننا اور بجای میرے بادشاہ جاننا جاؤ خدا یار ہے رسول اُسکا مددگار ہے

قطعۂ تاریخ روانگی

حکم سے سلطان غازی حضرت محمود کے	بہر امداد مظفر خان محبوس بلا
حضرت سالار ساہو ہند کو راہی ہوے	یہ عنایت نے لکھی تاریخ سلطان مرحبا

اب سالار ساہو اجمیر کو تشریف لاتے ہین مظفر خان کی امداد فرماتے ہین پھر لشکر غیب و حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کر کے فتح ہند و اولاد کی بشارت پانا اور بعد معرکۂ اجمیر مخدرہ عظمیٰ ستر معلی کا غزنین سے آنا

سالار ساہو سلطان کے ہمراہ غزنین سے قندہار آئے پھر نوین ذیحجہ سنہ ۴۰۱ ہجری کو لشکر جرار

اور وہی چار شتر سوار لیکر بٹھنڈہ کی راہ سے اجمیر تشریف لائے راہ میں تین منزل برابر مردان لشکر غیب قراولان لشکر کے سامنے عیان ہوئے اور بشارت فتح ہندوستان و تولد فرزند نرینہ کی دیکر نظروں سے نہان ہوئے پہلے روز پیران معمر نیک خو پھر جوانان خوش رو بعد شہدائے سربریدہ سر زیر بغل سوار نظر آئے اور ہنگام استفسار یہ زبان پر لائے کہ ہم شہدائے امت محمدؐ لشکر حسنین علیہ السلام ہیں سر لشکر ہمارے شہید امجد محمد بلخی اور بادشاہ سالار مسعود محبوب رب الانام ہیں گو ہنوز رحم مادر میں نہیں آئے مگر ہمارے افسر ہیں سالار ساہو کے پسر ہیں اور پہلے روز جو پیران معمر دیکھے وہ مردان مناف ہیں منتظم مصاف ہیں ایک طرف بحکم تقدیر گھوڑوں کو روگردان کر کے پیچھے بھگاتے ہیں دوسری جانب مدد کر کے فتح عطا فرماتے ہیں اس گفتگو میں تھے کہ سالار ساہو قریب آئے یہ تعظیم سالار مسعود زمین بوس ہو کر آداب بجا لائے پھر بشارت فتح ہند و تولد فرزند کی دیکر نہان ہوئے سالار ساہو سجدہ شکر کا ادا کر کے آگے روان ہوئے اجمیر سے تین منزل کے فاصلے پر لب دریا مقام کیا شتر سواروں کو حکم دیا تم آگے بڑھ جاؤ مظفر خان کو ہماری خبر پہونچا دو ادھر شتر سوار مظفر خان پاس آئے یہاں مقربان بارگاہ یہ خبر لائے کہ یہاں سے قریب لب دریا زیر کوہ ایک ولی اللہ کا مقام ہے مگر نہ پہچانا کہ خضر علیہ السلام آپ ہی کا نام ہے سالار ساہو نے زیر کوہ آکر حضرت خضرؑ سے ملاقات کی حضرت نے یہ بشارت دی کہ بابا ابو المسعود برگزیدۂ بارگاہ معبود اس معرکہ میں دو نعمت عظمیٰ خدا تمکو عطا فرمائیگا جس سے قیامت تک نام روشن رہیگا ایک فرزند نرینہ باسعادت صاحب ولایت عاشق سبحان دوسرے فتح ہندوستان ظلمت کفر ہند تمہارے نور بصر کی روشنی سے دور ہوگی خلقت خدا کی مسرور ہوگی تا حشر حاجت روائے زمانہ ہوگا باب مقصد خلائق آستانہ ہوگا نہ سلطان الشہداء کہلائیگا جو کوئی منت مانیگا وہی پائیگا مسعودؐ نام ہے سالار لشکر اسلام ہو آب یہ تونبی لیکر وضو کر کے شکر الوضو ادا کرو پھر دو رکعت نفل یوں نذر خدا کرو ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ تا آخر پڑھ کر ختم نماز کیجیے پھر سجدہ بدرگاہ مجیب الدعوات بے نیاز کیجیے سجدے میں سات بار سُبُّوحٌ

قدوس ربنا و رب الملئکۃ والروح پڑھو پھر تین بار درود پڑھ کر خدا سے مراد چاہو فوراً قبول
ہوگی تمنا حصول ہوگی بعد اس درخت کے نیچے جاؤ جو میوہ ہاتھ لگے توڑ لاؤ اوسے بحفاظت
رکھو ضائع ہونے نہ دو جب آپ کی مخدرہ علیا تشریف لائین نصف نصف آپ اور وہ کہائین
یہ نخل مراد کہلاتا ہے بار تمنا لاتا ہے سالار ساہو حضرت خضر کا حکم بجالائے میوہ لیکر خوش خوش خیمے
مین آئے اوس وقت سے ایک حالت وجدانی دمبدم ساعت بساعت زیادہ پاتے تھے ملہمان غیب
نئی نئی بشارت سناتے تھے جس امر کا خیال آتا تھا فوراً مہیا ہو جاتا تھا یہ حال تاریخ محمودی مین
مفصل مسطور ہے اور اکثر کتب مین یہ مذکور ہے کہ تولد عیسی علیہ السلام مین حضرت مریم پر جو کیفیت
طاری تھی وہی حالت سالار ساہو پر ساری تھی جس شجر پر ثمر کے نیچے حضرت مریم تشریف لیجاتی
تھین وہ سرنگون ہوتا تھا آپ میوہ توڑ کر کھاتی تھین غرضکہ مظفر خان نے جب آمد سالار ساہو
کی پائی جان تازہ آئی شاد ہو کر شادیانے بجائے مخالف گھبرائے سمجھے کہ لشکر سلطان محمود کا
آیا باہم یہ مشورہ قرار پایا کہ قلعے کا محاصرہ چھوڑ کر سات فرسنگ کے فاصلے پر رہ جاؤ کوہ گوگھرا
کی آڑ مین مورچہ لگاؤ جب مظفر خان و سالار ساہو یکجا ہو جائینگے ہم مقابلے پر آئینگے ورنہ ایک
طرف سے مظفر خان دوسری جانب سے لشکر سلطان گھیر کر قتل کرے گا زندہ جانے نہ دیگا
القصہ لشکر مخالف پہلے ہی نقارے مین فرار ہوا مظفر خان سالار ساہو کے استقبال کو سوار
ہوا باہم ملاقات ہوئی تواضع و مدارات ہوئی مظفر خان نے عرض کی حضور قلعے مین آرام
فرمائین حسب مرضی انتظام فرمائین بندہ مع اہل و عیال باہر مسکن بنائیگا مگر ہر وقت حاضر
حضور رہکر ارشاد عالی بجالائیگا پہلوان لشکر نے ہنسکر فرمایا یہ اچھا فقرہ آپ نے سنایا مین
آپکا مددگار رہون یا ریاست کا طلبگار رہون یہ وہی مثل ہے مصرع ما قدرت مہمان نداشت،
خانہ بمہمان گذاشت پر تمہاری تکلیف ہمکو منظور نہین اپنا یہ دستور نہین آپ قلعے سے
باہر نجائیے مجھے دوسرا مقام بتائیے پس سالار ساہو نے لب حوض گنگہر ڈیرا قائم فرمایا معبد
مخالفین پر خیمہ جمایا چند روز مقام کیا پھر بصلاح مظفر خان رزم کا انتظام کیا دو روز عجب

جانبازی ہنگامہ پردازی رہی کہ دیکھی نہ سُنی تیسرے روز جب خسرو زرین کلاہ یکہ تاز میدان رزمگاہ قلعۂ مشرق سے نمودار ہوا اور ہندوی شب کو با فوج کواکب اُس کے دبدبۂ آمد سے فرار ہوا شعر

علمِ صبح کا کھلا جو سپیم ۔۔۔ فوج تاروں کی ہو گئی درہم
ہندوی شب نے پشت کو پھیرا ۔۔۔ خسروِ مہر کا ہوا ڈیرا

پہلوان لشکر نماز صبح کے بعد میدان میں آیا سرداران نامدار سے فرمایا آج معرکۂ جانسوز ہی فتح کا روز ہے میمنہ میسرہ ساقہ کمین گاہ سے فوج کو چست کرو لشکر کو ہتھیاروں سے درست کرو پھر بیلدار نکلے جھاڑی کاٹی زمین ناہموار جابجا پاٹی کہیں چھانی لگا کر پرہ جمایا علمہای سرخ و سبز کا جلوہ دکھایا نقیبوں نے رجز خوانی کی بہادروں کی تازہ جوانی کی ہزارہا یلان نامدار رستم کردار ثانی اسفندیار ذی رتبہ سردار اپنا اپنا غول لیے علٰحدہ کھڑے تھے تیور پر بل پڑے تھے ہر ایک شربت شہادت کا طلبگار تھا باہم یہ قول و قرار تھا کہ آج وہ کام کرو ایسا نام کرو جس سے سام و نریمان کی قبر میں زلزلہ آئے رستم و اسفندیار کا کلیجہ تھرائے گور بہرام گور شق ہو مریخ کا رنگ فق ہو لشکر مخالف پر یرغہ کرو ایک ایک کو دیکھ لو ایک طرف پہلوان لشکر خود خسروانہ برسر دالاتی کمر میں جوشن شجاعت جگر میں نیزۂ اژدہا پیکر ہاتھ میں کفار کی گھات میں سپہر کردار پر سوار گرد امرای نامدار قطار قطار خود و بکتر زرہ چار آئینہ سے درست فن سپہگری میں چست شعر

یلان غرق آہن زسر تا بپا ۔۔۔ چو صورت گہ گیر در آئینہ جا
قزلباش چون مردم چشم یار ۔۔۔ ہمہ نیزہ داران ابلق سوار

میدان میں تشریف لائے ایک اونچے ٹیکرے پر پرے جمائے اس عرصے میں فوج کفر کی ظلمت چھائی کالی وردی نظر آئی لاکھوں پیادہ و سوار وہ نابکار میدان میں لائے لشکر اسلام کے مقابلے میں پرے جمائے

کعبہ ادھر تھا جلوہ نما اور ادھر کنشت ۔۔۔ دوزخ ادھر تھا اور ادھر گلشن بہشت
کھیتی ادھر کرم کی ادھر تھی ستم کی کشت ۔۔۔ یاں کار نیک تھے واں فعلہای زشت
شیطان ادھر تھا اور ادھر کردگار تھا
میدان میں مقابلہ نور و نار تھا

فوج مخالف مین ادبار کی نشانی تھی عجب پریشانی تھی کسیکا گھوڑا ارجل ستارہ پیشانی تھا کسی کا
چہرہ زعفرانی تھا کوئی کمنہ لنگ پر سوار کسی کا لنگڑا راہوار کسیکی کمر مین تلوار چھری تھی کسیکے
ہاتھ مین رام سر کی چھڑی تھی خود و بکتر عجب انداز کا تھا زرہ چار آئینہ ساز و سینگڑا اسنے
ساز کا تھا اوسکی سجاوٹ کا یہ رنگ تھا جس سے ممسکون کا دل تنگ تھا شعر

زرہ پوشش بود نہ ہندی تمام	چو زاغے کہ پیچیدہ باشد مدام
فرو ماندہ اسپان جولان ہمہ	چو اسپان شطرنج بیجان ہمہ

ہارنے کے شگون پہ ہر ہر کرتے آئے لشکر اسلام کو دیکھکر کلیجے تھرائے کسیکے دلمین خوف
سما گیا کسی کو غش آ گیا کوئی کہتا تھا اگر ہم جان بچا کر آبرو ڈوبا کر اسوقت بھاگ بچے اوسپر
بھی جان کی خیر نظر نہین آتی ہو روح سلب ہوئی جاتی ہے کوئی چلا یا ہین بے کھائے
رات بھر دست آئے دھوتی خراب ہی جاری پیشاب ہی یہان ہم کیا بناتے ہین جھاڑے
جنگل ہوکر بستر پہ جاتے ہین کوئی گانجے کا دم لگا کر آنکھین چڑھا کر ترنگ مین آیا منہ بنا کر
زبان پہ لایا اجی ہمکو بھی کل سے نرکام ہی ہمارا یہان کیا کام ہی آؤ بیٹھو دیا کرو دم تو تمبا
ملو گانجے کی چلم لو دادا کو جنگل پھر آنے دو ہمکو بھی لیتے چلو نہین تو راہ مین ترک کیلا پائینگے
کڑے کردہنی اوتار کر سید حرم بنائینگے کسی نے کہا صعوبت سفر سے ہم تو تھک گئے ہین
آبلے پاؤن کے پک گئے ہین ہر جگہ کے پانی پینے سے اعضا شکنی ہے جان پہ بنی ہے
فصل کے تداخل سے بخار طاری ہے آج لرزے کی باری ہے درد سر بحد ہے نزلے
کی آمد ہے کوئی برہمن بچہ بے ریشہ بولا ہمارا ابو بھی بچار کر ساعت بتانا کام ہی پنڈت تو نہین
نام ہی راجہ بابو آؤ بھگت سے بلاتے ہین کنٹھی گلے کا ہار ہی بھگت کہلاتے ہین تمام عمر
مکھی نہین ماری ہی آب زندگی سے جی عاری ہے جونکین لگانے مین سوئی گڑ جانے مین
جان ہی کے حوالے ہو کر بھنگ کا استعمال کرتے تھے فصاد کی صورت سی ڈرتے تھے
خون تو خون شہاب دیکھکر غش آتے تھے نشتر کے نام سے مرے جاتے تھے آب

ہتھیار پڑے گی دہرم جائیگا زیست پر بھی حرف آئیگا وادری مردی کسی کی جان لیکر ہتھیارے ہونا
اپنی جان کھونا اگر ایسی جان جو کھون مردم آزاری کا مردی نام ہو تو ہم درگذرے ہمارا اسلام ہے
ہم ایسے روزگار سے کنارہ کرینگے بھیک مانگ کھانا گوارہ کرینگے چاول اور بھات کچوری اپنا ئین گے
بھوسے اگائینگے پو بھی بچار کھائینگے لڈو پیڑے کی عوض ٹینٹی آچار کھائینگے آبرو کو جان کے صدقے
کرینگے گئے کی موت تو نہ مرینگے فوج مخالف مین آدرتا کا حکم مچا تھا بدحواس ہر برہمن بچہ تھا کہ
ایکبار پہلوان لشکر نے بیت بفرمود تا رخش را زین کنند ٭ دم اندر دم نائے زرین کنند ٭
غازیون نے رکابون مین پانوٴن دیا ہاتھ مین برچھا لیا اڑھیا دانتون مین دبائین موچھین
چڑھا کر آسن دبا کر باگین اٹھائین تلوارین علم کرکے قضائے مبرم کیطرح جا پڑے ایسے لڑے کہ
گاوزمین تھراتی تھی زبان تیغ سے اقتلوا کی صدا آتی تھی اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا کا وقت
آیا ترک فلک نے سپر آفتاب سے منہ چھپایا برق تیغ ابر سپر سے سرون کے اولے برساتی تھی
موت دوڑکر گلے کا ہار ہو جاتی تھی بے تبدین خون مین نہاتے تھے بے موت مرے جاتے تھے ایکدم
مین لاشون کے انبار ہوے برق شمشیر سے جل کر ناری فی النار ہوے لڑائی بگڑ گئی بھاگڑ
پڑ گئی راجی بھیرون وسوم کرن میدان سے کافور ہوے گھاٹیون مین محصور ہوے پھر تو
جسکا منہ جدھر پھرا فرار ہوا آوارہ دشت ادبار ہوا غازیون نے چند فرسنگ پیچھا کرکے بھگا دیا
بہت سردارون کو گرفتار کیا نقارہ فتح کا بجایا مال غنیمت بے انتہا پایا شہیدون کو زیر خاک کیا
اونکے ماتم مین گریبان چاک کیا فاتحہ خیر کا پڑھ کے آگے بڑھ کے ڈیرہ غنیم پر مقام کیا رات کو آرام
کیا صبح اجمیر کو معاودت فرمائی برابر در قلعہ پر مسجد بنوائی سلطان محمود کا نام خطبہ مین درج فرمایا
گر سکہ چلایا اکثر دیہات غیر مقبوضہ مظفر خان پر اپنا عملہ مامور کیا ہر مقام سے باج و خراج لیا
بعد تسلط کامل ہمارکباد فتح کی عرضداشت بحضور سلطان غیور روانہ فرمائی اودھر غنیم نے بھاگ کر
والی قنوج کی پناہ مین جان بچائی بادشاہ نوید فتح سے شاد ہوا اسپ و خلعت و جاگیر پہلوان لشکر کو
امداد ہوا اور فرمان قضا جریان بدستخط خاص عطاے ریاست ہند مین تحریر کیا خاتمہ پر یہ بھی لکھا

کہ رای جیپال و الی قنوج کو سمجھاؤ ہماری اطاعت پر لاؤ اگر مطیع اسلام ہو جائے چھوڑ دو اور
ہوائیان اوڑ اسے اطلاع کرو کہ یہ معرکہ ہمنے اپنے ذمہ لیا پھر ستر معلے کو مع فرمان روانہ کیا

ظہور نور ولایت سالار مسعودؒ اور آمد سلطان محمود حاکم کا ہیلر کو پست کرنا پھر اکا بند وبست کرنا پھر قنوج فتح کرکے تاج بخشی فرمانا اور سمرزان اطراف کی گوشمالی کرتے ہوے غزنین تشریف لیجانا

آٹھوین شوال سنہ ۴۰۴ ہجری کو جناب مخدرہ عظمیٰ حضرت ستر معلےٰ نے اجمیر کو پر نور فرمایا سالار ساہو نے وہی میوہ عطای خضرؑ نصف نصف باہم کھایا نوین شب کو نور مسعودؒ صلب پدر سے منتقل ہو کر رحم مادر مین آیا اکیسوین رجب سنہ ۴۰۵ ہجری مین یکشنبہ صبح صادق کو عالم منور فرمایا حسن یوسفی نمک ابراہیمی نور محمدیؐ جبین انور سے عیان تھا چہرۂ منور سے آفتاب ولایت تابان تھا بیت

جبین سے دبدبۂ احمدی نمایان تھا ۔ تمام چہرۂ پر نور مہر تابان تھا

قطعہ تاریخ تولد سالار مسعودؒ

ہوا تابندہ طالع مسعود ۔ خاک مین کفر کے ملے خاکے
سال ہجری لکھا عنایت نے ۔ قبلۂ و کعبۂ دین و دنیا کے
۴۰۵ھ

ایضاً

ہو سید جو سید سالار ۔ سر اعدای دین ہوا قربان
ای عنایت لکھو یہ ہجری سال ۔ قبلۂ دین و کعبۂ ایمان
۴۰۵ھ

ایضاً

ہو مسعود جب ہوا تابان ۔ ہوگیا عرش فرش نورانی
لکھی تاریخ یہ عنایت نے ۔ قطب عالم حبیب سبحانی
۴۰۵ھ

پہلوان لشکر نے تین شبانہ روز جشن طرب فرمایا تمام بازار و شہر اجمیر کو رشک خلد بنایا فقرا و محتاج کو زر و جواہر مرحمت کیا افسران فوج کو خلعت فاخرہ دیا پھر نجومون سے زائچہ کھچوایا جنم پترا بنوایا ہر ایک اپنے علوم کی رو سے یہ عرض پیرا ہوا کہ اول ساعت آفتاب سعد اکبر مین یہ ہر مسعود ذات پیدا ہوا مشرق سے مغرب تک تاحشر نام روشن رہیگا ایک عالم مقبول بندہ سالار غازی کہیگا سرکشان جہان فرمانبردار ہونگے یہ ہند کے تاجدار ہونگے گیارہوین سال

وزیر سلطان کو عناد ہوگا سومنات پر فساد ہوگا پھر وہ ملک جو کسی بادشاہ اسلام کے قبضے مین
نہ آیا ہی فتح فرمائیگا سکہ شرع نبوی کا چلائیگا یہ حال تاریخ محمودی مین مفصل تحریر کیا یہان مختصر لکھدیا
الحاصل پہلوان لشکر یہ سنکر شاد ہوا منجمون کو خلعت و انعام امداد ہوا آپ بر تولد فرزند کی عرضداشت
و چند تحائف ہندی نذر خدمت سلطان کیے قاصد روان کیے سلطان نہایت شاد ہوا
قاصدون کو خلعت و انعام امداد ہوا اور پہلوان لشکر دستر معلے و سالار مسعود کے واسطے لباس
گران بہا تیار کیا فرمان بھی بدستخط خاص لکھدیا کہ ریاست ہند کی آپ کو مبارک ہو سالار مسعود کے
نام بھجوا اور والی قنوج کو مکرر سمجھا کر اطاعت اسلام پر راضی کرو ورنہ ہمکو اطلاع دو کہ ہم خود قدم رنجہ
فرمائینگے ایک نظر فرزند مسعود کو بھی دیکھ جائینگے اس عنایات سلطانی سے خواجہ احمد وزیر جلتا تہا
گرگٹ کی طرح سر ہلا کر رنگ بدلتا تہا غرضکہ جب فرمان سلطانی پہلوان لشکر کے پاس آیا سالار ساہو
نے مضمون پند والی قنوج کو تحریر فرمایا کچھ سمجھایا کچھ ڈرایا مگر وہ ناہنجار جاہ و حشمت پر مغرور تہا
اپنے نزدیک دور بہارا راہ پر نہ آیا بلکہ آمادۂ پیکار ہو کر مرتدان نواحی اجمیر کو اپنے ملک مین بسایا
سالار ساہو نے جب حجت ختم کی سلطان کو اطلاع دی سلطان مع لشکر جرار اجمیر مین
تشریف لائے سالار ساہو و مظفر خان استقبال کو آگے افسرون نے نذر دی فوج نے سلامی لی
سلطان کو مشاہدہ جمال جہان آرای سالار مسعود نے شاد کیا زر و جواہر بادشاہ نے امداد کیا
قلعۂ اجمیر مین سالار مسعود سے دل بہلاتے تھے جدا نفرماتے تھے پہر سالار ساہو و مظفر خان کو
مقدمہ لشکر فرمایا اور متہرا مین آکر معبد کفار نواحی اوس جوار کو مسخر فرمایا وہان سے والی قنوج پر دھاوا کیا
بھگا دیا یہ معرکہ صاحب روضۃ الصفا نے مفصل لکھا ہی یہ خلاصہ اوسکا ہی کہ جب سلطان محمود نے
مہم خوارزم کو تمام کیا چار ماہ جاڑون بہر قلعۂ بست و سکنا باد مین مقام کیا موسم بہار مین
ہند کو کوچ کیا قنوج کا راستہ لیا لاکھ سوار اور بیس ہزار پیادے مطیع الاسلام اقصائے بلاد
ترکستان و ماوراء النہر و خراسان سے ہمراہ سلطان ہوئے قنوج کو روان ہوئے اور اکثر مورخین
کی تحریر یہی مگر ضعیف تقریر یہ ہے کہ قنوج پر سوائے گشتاسپ پدر اسفندیار کے کسی بادشاہ ولایت نے

فتح نہین پائی یہ غلطی مولانا ے نظامی نے سکندر نامے مین بتائی کہ سکندر نے قنوج کو فتح فرمایا دختر والی قنوج کو ہمراہ لایا مگر اہل اسلام مین اوس زمانے تک سوای سلطان محمود کے سواہ مسافت اور سات دریاے پر آفت طے کرکے کوئی بادشاہ قنوج مین نہین آیا غرضکہ سلطان نے جب نواح کشمیر مین ورود فرمایا جو حاکم تھا نذر لایا اوسے مقدمہ لشکر بنایا اور جیسنے سر اوٹھایا سزا کو پہونچایا ملک اوسکا تاراج فرمایا پھر ایک مقام معبد ہنود پر آیا جیسے صاحب روضۃ الصفا نے بے نام ونشان تحریر کیا مگر صاحب تاریخ فرشتہ و مرات مسعودی نے متھرا لکھدیا سلطان نے کثرت و نفاست عمارات کی دیکھکر ایک نامہ اشراف غزنین کو جو متھرا سے تحریر فرمایا اوسمین ذکر عمارات متھرا بشرح وبسط آیا عمارات عجیب غریب مکان ہزار بتخانہ بیشمار سنگ خام و مرمر کے نظر آئے اور پانچ بت کلان طلائی مرصع پائے دو یاقوت گران بہا آنکھون مین جڑے تھے بے حس کھڑے تھے ایک یاقوت چار سو مثقال کا پایا اور چار ہزار چار سو مثقال سونا ہاتھ آیا اور چھوٹے چھوٹے صدہا بت سونے کے بتخانون مین بت کھڑے تھے جواہر گران بہا جڑے تھے سلطان نے بتخانون کو جلایا قنوج کو کوچ فرمایا راہ مین فوج کو چھوڑ دیا خود مع چند عمائد قنوج کا رستہ لیا اسپر بھی والی قنوج آمد سلطان سے خانہ بدوش ہوا بھاگ کر روپوش ہوا سلطان نے راہ مین جو قلعہ پایا فتح فرمایا اٹھارہوین شعبان سنہ ۴۰۹ ہجری مین قنوج تشریف لائے لب دریا سات قلعے بارفعت وشان ہمسر آسمان پائے دس ہزار بتخانے تین سو سال کے پورانے نظر آئے قلعہ دار گھبرائے دروازہ بند کرکے آمادہ پیکار ہوے ایکدن مین سب فرار ہوے جیپال بھی قلعہ جات مین مع ہمراہیون کے گرفتار ہوا اور بحکم سلطان جلاوطن ہوکر آوارہ دشت پر خار ہوا غرضکہ بہت جوان طرفین کے کام آئے زندہ غنیمت لائے اور بعضون نے لکھا ہی کہ سلطان نے ہزار بتخانے اونپر تاریخ بنا تیس ہزار سال قبل کی لکھی ہوئی تھی پائے وہان سے راہی چندپال پر دھاوا کیا بھگا دیا یہ راے بڑا سرکش زبردست تھا والی قنوج مقدم ملوک ہند کا حوصلہ پست تھا سلطان نے لوٹ مار کر قلعہ کا انتظام فرمایا بہت مال ہاتھ آیا پھر قلعہ راى چندراے

کیطرف لشکر بڑھایا وہ بھی بھاگتا نظر آیا لشکر نے تین شبانہ روز پیچھا کیا جو اتکا مار لیا تین لاکھ دینار اور جنگی ہاتھی بیشمار سوای مال ومتاع وجواہرات کے ہاتھ آئے لشکریون نے لونڈی غلام پائے اسی سفر مین جب شہر کالنجر معروف کا ہیلر واقع دامن کوہ حوالی کشمیر مین وردد لشکر شاہ ہوا رای گلچند والی کالنجر منحرف ہو کر تباہ ہوا سلطان نے بڑی جانفشانی سے اوسکو مع پچاس ہزار مشرک کے قعر جہنم جھکایا ملک جیجو کو فرمانروا بنایا بعضون کا قول ہے کہ ملک جیجو سے انتزاع ریاست کی ملک محمود کو وہان کی حکومت دی پھر دار السلطنت مین تشریف لایا جامع مسجد و مدرسہ عالیشان بنایا ہر علم کا کتب خانہ مہیا کیا عالمون کو تعلیم کا حکم دیا تاریخ محمودی مین تحریر ہی کہ جب سلطان بعد مہم ہند غزنین کو روان ہوی سالار ساہو ہمراہی کے خواہان ہوے حکم ہوا کہ ملک ہند درحقیقت آپ نے فتح کیا ہمنے یہ ملک آپ کو دیا پھر خلعت گران بہا مع اٹھارہ گھوڑے عراقی پہلوان لشکر کو امداد کر کے لاہور سے ہند کو رخصت کیا مظفر خان کو بھی خلعت فاخرہ دیکر ہمراہ کر دیا سالار ساہو نے مدبران خوش تدبیر کو واسطے دادرسی رعایا کے ملک قدیم وجدید مین مامور فرمایا اور راے جیپال کو باقرار اطاعت اسلام کچھ جزیہ مقرر کر کے حاکم قنوج بدستور فرمایا اور خود بدولت اجمیر مین قیام کیا ملک کا انتظام کیا یہ صاحب مرات مسعودی وروضۃ الصفا وصبح صادق کا بیان ہے مگر راے چندپال وچندرراے کے نام کے سوا ملک کا کسی کتاب مین نہ نام ہی نہ نشان ہی اور تاریخ فرشتہ مین اول نام والی کالنجر ووالی قنوج وسنہ ہجریہ مین اختلاف پایا بعد معرکہ قنوج رزم متھرا ووالی مہاون ومیرٹھ کا اس طرح ذکر آیا کہ نوین حملہ ۴۰۹ھ ہجری مین سلطان بافوج مذکورہ بالا کشمیر ہو کر سیدھے قنوج آئے کورہ نامی والی قنوج مع زن وفرزند نذر لائے اور صاحب حبیب السیر نے والی قنوج کے مسلمان ہونے کی سند پائی بہرحال سلطان نے تاج بخشی فرمائی اور مدد وہی سے مطمئن فرما کر تین روز کے بعد راجہ ہردت والی میرٹھ پر جہاد فرمایا اہل قلعہ نے دس ہزار درم قیمتی دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے اور تیس ہاتھی

پیش کر کے ملک بچایا پھر سلطان نے راجہ کلچند والی مہابن واقع کنارہ دریای جمن پر چڑھائی کی اوسنے
ہاتھی پر سوار ہو کر دریا پار کی راہ لی فوج نے پیچھا کیا اسی پار گھیر لیا اوسنے خنجر سے پہلے اپنے زن و فرزند
کا سر اوتارا پھر اپنا پیٹ مارا سلطان نے بہت نقد و جنس اور اسی ہاتھی پائے پھر والی دہلی کے
ملک میں آکر متھرا جای ولادت کرشن کے مندر جلائے یہان مکان سنگین ہزار مندر بیشمار عجیب و
غریب نظر آئے پانچ بت طلائی مرصع یاقوت چشم پائے سلطان یہ عمارات دیکھکر حیرت میں آیا
اور اشراف غزنین کو ایک نامہ اس مضمون کا تحریر فرمایا کہ اس شہر متھرا میں ایسے مکانات ہزار
مندر بیشمار اکثر سنگ رخام و مرمر کے دیکھے کہ اگر کوئی حوصلہ کرے تاہم بصرف صد ہزار دینار و
چار صد استادان کامل العیار دو سو سال میں بھی نہ بنوا سکے غزنین میں اشتہار دو کہ جو استاد
کامل العیار ہو اور مثل عمارت متھرا کے دو ایک سال میں عمارت بنائیگا سوائے اجرت کے
سو ہزار دینار سرخ انعام پائیگا المختصر صد ہا بتون کو توڑ کر ترپن ہزار آدمیون کو قید کر کے اٹھانوے
ہزار تین سو مثقال سونا پایا بعد مقام بیس روز کے سو اونٹ پر لدوا کر کوچ فرمایا آگے بڑھ کے
کنارے دریا کے چند مندر کلان چار ہزار سال کے توڑ کر سات قلعے گرد نواح کا بندوبست کیا
پھر قلعہ منج کو جو اصل منجسو تھا کثرت استعمال سے منجو ہو کر اب منجور مشہور ہے پندرہ روز میں
فتح کر لیا وہان سے رائے چندپال و چندرائے کو شکست دی اور پچاس ہزار لونڈی غلام
اور تین سو ہاتھی سوائے مال غنیمت و تحائف ہندی کے لیکر غزنین کی راہ لی چنانچہ ایک
ہاتھی رائے چندرای کا ہند میں نمودار تھا اور سلطان بصرف کثیر اوسکا طلبگار تھا وہی
ہاتھی رات کو چھوٹ کر اردوی سلطان میں خداداد آیا اقبال محمود فیل محمود سمجھ کر کھینچ لایا سلطان
نے اوسکا خداداد نام رکھا پھر غزنین آکر مساجد و مدارس و خانقاہ بنوا کر ایسے سجوائے اور وہ
اہتمام کیا کہ ظریفون نے عروس فلک مسجد کا نام کیا اور دو تحفہ ہندی ایک پتھر جسکا دھویا
پانی زخم کاری کو بھر لاتا تھا دوسرا جانور بصورت قمری جو زہر آلود کھانا مکان میں رکھنے سے
مضطرب ہو کر بے اختیار اشک بہاتا تھا سنہ ۴۰۹ ہجری میں نزد خلیفہ القادر باللہ مع فتح نامہ

روانہ بغداد فرمایا پھر احمد بن علی قرامطہ قزاق راہ بیت الحرام کو عدم کا راستہ بتایا العلم عند اللہ
دسوین حملہ سنہ ۴۱۰ ہجری مین جب راجہ نندا والی کالنجر ملک بندیل کھنڈ نے نبیرہ جیپال
والی پنجاب کو لیکر بعداوت اطاعت اسلام کے راجہ قنوج پر چڑھائی کی مگر بعد قتل راجہ گورا کے
سلطان نے پہونچکر اول نبیرہ جیپال کو شکست دی پھر سلطان کالنجر مین تشریف لائے کثرت
فوج نندا سے گھبرائے شب کو فتح کی دعا کی نندا نے شبا شب بھاگ کر راہ لی سلطان پانسو
ہاتھی غزنین مین لائے اور اہل قرات و نار دین نے سرحد ہند و ترکستان مین بت پرستی کے
رنگ جمائے سلطان نے بڑھئی و سنگتراش و لوہار ہمراہ لیجا کر قیرات کو فتح کیا اور حاجب علی
بن ارسلان جاذب نے بحکم سلطان نار دین کو دیکھ لیا بتخانے کو توڑ کر چالیس ہزار سال کا
ایک پتھر منقش کندہ کیا ہوا پایا پھر سلطان نے وہان قلعہ بنوا کر علی بن سلجوق کو کوتوال بنا کر
خزانہ اور بردہ لیکر کوچ فرمایا اور قلعہ لوہ کوٹ خوالی کشمیر کو ایک ماہ تک سنہ ۴۱۲ ہجری مین
محاصرہ کر کے بطور سابق سنہ ۴۰۶ ہجری کے بے فتح چھوڑ دیا **گیارھوین حملہ** سنہ ۴۱۳ ہجری مین
جیپال ثانی جانشین انند پال والی لاہور کو اجمیر تک بھگا دیا ولایت لاہور و پنجاب مین
بندوبست کر کے خطبہ و سکہ اپنا جاری کیا اور خاص لاہور مین چھاؤنی اہل اسلام کی بنیاد
قائم کی سابق نہتی پھر نندا والی کالنجر پر یورش کیا مگر راہ مین قلعہ گوالیار کو گھیر لیا راجہ نے
پینتیس ہاتھی نذر کر کے اپنا ملک بچایا پھر سلطان کالنجر مین آیا نندا تین سو ہاتھی نذر لایا
اور ایک شعر ہندی تصنیف کر کے صفت سلطان مین سنایا سلطان نے اوسکے انعام مین
پندرہ قلعہ مع قلعہ کالنجر کے نندا کو مرحمت فرمائے اوسنے جواہرات گران بہا نذر بھجوائے

سالار مسعود کا مکتب مین جانا اور بعد فراغ علوم ظاہری عبادت معبود مین دل لگانا

لکھا ہی کہ جب سالار مسعود کا چار سال چار ماہ چار دن کا سن آیا بسم اللہ کا دن آیا سالار ساہو
فرزند ارجمند کو حضرت سید ابراہیم پاس لائے شکرانہ بسم اللہ مین چار گھوڑے مع زر و جواہر

نذر فرمائے اور کاسئہ گدائی محتاجان زر وجواہر سے بھر دیا ہر غریب کو امیر کردیا اللہ تعالیٰ
نے اپنے حبیب کے صدقے سے سالار مسعود کو نعمت ولایت سے سرفراز فرمایا نو برس کی عمر مین
علوم صوری ومعنوی سے ممتاز فرمایا دس برس کے سن مین عبادت معبود کا شوق ہوا شب
بیداری کا ذوق ہوا اب ہر روز پہر دن چڑھے نماز چاشت و درود وتلاوت قرآن سے فرصت پاتا
دیوان عام مین تشریف لانا دو پہر تک درویشان باکمال اہل باطن صاحب حال وقال سے لطف
اوٹھانا کچھ خود حاصل کرنا کچھ اونکو سکھانا بعد پند ونصائح وعظ سُناکر راہ سلوک بتاکر جب ہمراہ
سبکے خاصہ تناول فرماتے تھے پھر محلسرا مین قیلولے کو جاتے تھے بعد نماز ظہر دیوان عام مین
تشریف لاتے تھے افسران فوج وشاہزادگان ہمعمر سے ملاقات فرماتے تھے کبھی سیر وشکار
کو تشریف لیجاتے گاہ شغل نیزہ بازی وتیراندازی وگوی چوگان مین شام تک دل بہلاتے
طریق جہاد اکبر واصغر مین بے نظیر تھے نہایت خوش تقریر تھے اکثر اصطلاحات روزمرہ ہر قسم
کے فصیح وبلیغ ایسے زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے کہ حاضرین حیرت مین مبتلا ہوتے تھے
بلند ہمتی مین سب فخر حاتم کہتے تھے جو سامنے آتے انعام سے محروم نرہتے تھے اسپ وجواہر وخلعت
وشمشیر وخنجر حسب لیاقت ایسا عنایت ہوتا تھا کہ ایک مدت تک لے ونکے روزمرہ کو کفایت ہوتا تھا
ہمیشہ باوضو رہتے تھے اکثر نماز نفل مین قبلہ رو رہتے تھے جای نشست ظاہر وباطن پاکیزہ وصاف
جامہای نفیس وشفاف عطر وخوشبو کا نہایت شوق تھا پان کا بہت ذوق تھا چند ہزار
جوان فرشتہ صورت خوش مزاج ماہ طلعت صاحب تاج زرین کلاہ خیرخواہ بالپوشاک نفیس عطر
لگائے پان کھائے حاضر رہتے تھے دیکھنے والے در ودیوار پڑھکر یہ کہتے تھے کہ اللہ اللہ محفل سالار مسعود
نمونہ قدرت خداہی ہر جلیس یوسف لقاہی بعد آئمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
جمال محمدی آپ کے چہرۂ انور سے نمودار تھا افسوس ہے کہ منکران سیہ دل کو آپکی ولایت سے انکار تھا

سالار ساہو کا کاہیلر مین آنا متمردان اودس لغواح کو سزا پہونچانا

مورخان صداقت رقم کی تقریر ہے اور محرران واسطی قلم کی تحریر ہے کہ جب پہلوان لشکر کو

دس برس مین انتظام ہند سے اطمینان ہوا خراج آنے لگا داد و دہش کا سامان ہوا اوسی عرصے مین سلطان محمود متوجہ خراسان ہوے اور ہتمردان دامن کوہ کاہیلر کی بربادی کے خواہان ہوے ناظم کاہیلر نے عرضداشت روانہ کی سب کیفیت لکھدی شاہ کیوان بارگاہ نے فوراً فرمان قضا توامان اس مضمون کا پہلوان لشکر کو تحریر فرمایا سانڈنی سوار دوڑایا کہ بھائی نصف لشکر اجمیر مین چھوڑ دو اور نصف فوج سے کاہیلر کو منہ موڑو یہان کے اشرار زردار روپیہ کے زور سے جامے مین نہین سماتے ہین ہر بار نیا رنگ لاکر بل کھاکر اینٹھے جاتے ہین انکو اپنے مال وزر پر غرور ہے گوشمالی ضرور ہے ہم مہم خراسان سے مجبور ہین کاہیلر سے دور ہین ورنہ خود دیکھ لیتے تمکو تکلیف نہ دیتے بمجرد ورود فرمان خدیو گیہان سالار ساہو نے میر سید ابراہیم و مظفر خان اور امیران خوش تدبیر کو سالار مسعود کی خدمت مین چھوڑا اور خود بدولت نے نصف فوج سے کاہیلر کو منہ موڑا ہر چند کہ سالار ساہو نے اپنی روانگی مین عجلت کی مگر سرکشون نے ناظم کاہیلر کو فرصت نہ دی فوج بیشمار سے گھیر لیا کاہیلر کو تاراج کیا ناظم کاہیلر نہایت تنگ ہوا قلعہ بند ہوکر آمادۂ جنگ ہوا مخالفین نے تمام شہر کو لوٹ مار کر اپنے گھرون کا راستہ لیا پہلوان لشکر نے راہ مین گھیر کر مقابلہ کیا پہر بھر عجب جانبازی ہنگامہ پردازی کی لڑائی رہی زور آزمائی رہی کہ چرخ گردان جسکو دیکھکر آجتک چکراتا ہے نیر اعظم باین رفعت سر شام سے غرفۂ مغرب مین منہ چھپاتا ہے شام کو لشکر اسلام نے فتح پائی تیرہ بختون نے شکست کھائی چند ہزار ناری جہنم واصل ہوے چالیس ہزار سردار سے زیادہ محبس مین داخل ہوے اللہ اللہ اس جرات کو دیکھنا چاہیے کہ ہنوز راہ تمام کر کے منزل پہ نہ آئے تھے نہ کہین کمر کھول کر سستائے تھے نہ ہاتھ منھ دھونے پائے تھے اوسی طرح کسے کسائے تھے راہ مین مقابلہ ہوا اور سرپہ معاملہ ہوا فتح کرتے ہوے کاہیلر مین داخل ہوے ناظم کاہیلر کے مقاصد دلی حاصل ہوے فتحنامہ سلطان پاس آیا سلطان نے اوسکے انعام مین فرمان معافی کاہیلر کا سواے جاگیر کے واسطے مسکن کے بدستخط خاص تحریر فرمایا

سالار مسعود کا حسب الطلب سالار ساہو کے مع جناب ستر معلے کے کاہیلر مین آنا قصبہ راول مین مقام فرمانا پھر شیوکن اور بشنو زمیندار خواجہ احمد بن حسن میمندی کے سارے کا مٹھائی پر زہر ملانا سالار مسعود کا تصرف ولایت سے پہچان جانا دوسرے قسم شہر کو تاراج کرکے دشمن کو قید فرمانا سلطان محمود پاس لانا

لکھا ہو کہ جب سالار ساہو نے مفسدان کاہیلر کو بھگایا سلطان نے یہ ملک بھی عنایت فرمایا سالار ساہو نے فوراً سالار مسعود کو مع مخدرہ عظمیٰ جناب ستر معلے کے اجمیر سے طلب کیا سلطان الشہدا نے دوسرے روز چند ہزار سوار و ندیان خوش کردار ہمراہ لیکر مع جناب ستر معلے کے کاہیلر کا راستہ لیا راہ مین شکار کھیلتے صعوبت سفر جھیلتے راول مین تشریف لائے شیوکن اور بشنو خواجہ احمد وزیر کے سارے ازار بندی رشتہ والے حاضر آئے نذر دیکر دست بستہ عرض کیا کہ غریب خانے مین تشریف لائیے بندہ نوازی فرمائیے غلامون کی دعوت قبول ہو تمنای دل حصول ہو سلطان الشہدا نے وزیر کی بدنہادی سے انکار کیا جواب صاف دیا شیوکن نے عرض کیا خدمتگارون کو حکم ہو جائے دعوت خام مطبخ مین آئے یہ بھی منظور نہ فرمایا باہر شہر کے خیمہ جایا صبح کوچ کے وقت شیوکن دو من مٹھائی قسم اول مین زہر ملا کر لایا دسترخوان خاص کیواسطے قند مکرر بنایا حضرت نے باورچیخانے مین بھیجدی کول نامی داروغہ مطبخ سے تاکید کی کہ کوئی نہ کھائے ہمارے ساتھ جائے پھر شیوکن کو خلعت سروپا عنایت کرکے رخصت فرمایا اور خود بدولت نے دوسری منزل پر ڈیرہ جایا ملک نیکبخت سے وہی مٹھائی منگائی جس کتے کو کھلائی فوراً مرگیا زہر کام کر گیا سلطان الشہدا نے حاضران لشکر سے فرمایا کہ دیکھا ہمکو اس مردک نے نادان بنایا ستر معلے نے بڑا ملال کیا راہ خدا مین صدقہ دیا اتکو آرام کیا صبح وہین مقام کیا اور چند ہزار سوار نوجوان فرشتہ کردار خوش بیان لیکر شکار کھیلنے نواح راول مین تشریف لائے کچھ جاسوس شیوکن کی خبر کو مامور فرمائے جاسوسون نے یہ خبر پہونچائی کہ شیوکن نے ابھی غسل سے فراغت پائی اب بتخانے مین پوجا کرتا ہے پتھرون پر

ما تہار کرتا ہی اگر اسی طرح خیز جائیگا شکار زبون کی صورت باندھ لائیگا حضرت نے فوراً
بتخانے کا محاصرہ کیا شیوکن نے بجرأت تمام مقابلہ کیا پھر تو خوب کشت و خون ہوا چرخ
نیلگون پر شفق پھولی حال زبون ہوا مجاہدان جان فروش خانہ بدوش نے ہزارون کو اول منزل
پہونچایا خود جنت مین ڈیرا جمایا لشکر غنیم فرار ہوا شیوکن مع زن و بچہ گرفتار ہوا سلطان الشہدا
نے شہر کے تاراج کا حکم دیا خود مع قیدیون کے پڑاو کا راستہ لیا دس برس کے سن مین اول ہی فتح
پائی پہلی جرأت دکھائی حضرت ستر معلے نے اول فتح کا نذر خدا صدقہ دیا سلطان الشہدا نے
ہمراہیون کو خلعت و جواہر عنایت کیا دوسرے روز وقائع مفصل سلطان محمود کو تحریر کیا
خود کاہیلر کا راستہ لیا اودہر نراین نام شیوکن کا بھائی لڑائی سے بھاگ کر بہنوئی پاس
آیا رو بیٹھ کر اپنا حال سلطان کو سنایا کہ سالار مسعود نے بے قصور ہمارا شہر اور گھر لوٹ لیا
میرے بھائی شیوکن کو مع زن و بچہ قید کیا سلطان کو حیرت نے لیا کہ قاصد نے نامہ مسعود
دیا اوسیوقت سلطان نے بدستخط خاص اس مضمون کا فرمان تحریر فرمایا کہ یہان تمہاری
تحریر کے پہلے نراین آیا اوسنے سچ مین جھوٹ ملایا اپنا مطلب جمایا پھر تمہارا خط آیا ہمنے
ملاحظہ فرمایا اوسکا لفافہ کھل گیا وہ نالائق بلائے نظر مین تل گیا اب تم شیوکن کو مع زن و بچہ
بقید سخت جب ہمراہ لاؤگے اور حال زبانی ہمکو سناؤگے ہم اپنے روبرو سزایاب کرینگے
نمکحرام کو بہت خراب کرینگے اس تحریر سے خواجہ احمد کو رنج بیشمار ہوا اتفاق مخفی آشکار ہوا
قصہ مختصر راہ مین سلطان الشہدا نے فرمان شاہی پایا ملاحظہ فرمایا یہان سالار ساہو
شوق دیدار فرزند یوسف جمال سے یعقوب وار بیقرار ہوے ایک کوس کے فاصلے سے استقبال
کو سوار ہوے سلطان الشہدا کو راہ مین لیا حضرت نے تسلیمات کرکے قدم پر سر رکھا یا
سالار ساہو نے گلے سے لگاکر پیشانی پر بوسہ دیا اور اوسی روز ولیعہد کیا سالار مسعود نے راہ
کی سرگذشت بیان کی شیوکن کی کورنمکی عیان کی باتین کرتے دولتسرا مین تشریف
لائے ارکان دولت حاضر آئے خصوصاً حسن نامی رئیس عراقی گھوڑے آہو صفت کے

سوار نے ملازمت حاصل کی نذر دی جسکی نگاہ جمال جہان آرا پر پڑی آنکھ لڑی بندۂ بیدام ہو حلقہ بگوش غلام ہوا ہر ایک کو حیرت سے سکتا تھا ایک دوسرکا منہ تکتا تھا آپس مین یہ کہتے تھے کہ نیر اعظم چرخ چارم سے زمین پر آیا یا قدرت الٰہی نے جلوہ دکھایا چہرۂ انور پر قدرت خدا کا ظہور تھا مہر رخسار سے عالم پر نور تھا ظاہر مین ششدر تھے اس سے بیخبر تھے **بیت** آن بادشاد عالم دربستہ بود محکم + پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بدر آمد + سچ ہی ساکنان عالم سفلی یہ بعبارت کہان سے لائین جو تجلیات عالم علوی کے متحمل ہوجائین **بیت** مردی باید کہ باشد شہ شناس + تا شناسد شاہ را در ہر لباس + سلطان الشہدا ہدایت مخلوق کے واسطے والدین کی تسکین کو ظاہرا عالم کثرت مین رہتے تھے مگر باطنًا عالم دنیا مین غرق قلزم وحدت مین رہتے تھے رتبہ حضوری حاصل تھا فیض الٰہی سے مثل آئینہ دل تھا اسیحال اسی عرصے مین سلطان محمود بھی مہم خراسان کو سر کرکے غزنین مین آئے اور بقصد جہاد سومنات ملک نہروالہ و گجرات کی طرف قدم ہمت بڑھائے ایک فرمان سالار ساہو کو روانہ کیا یہ مضمون لکھدیا کہ تم چندے برقلعہ کاہیلر مین چھوڑکر یہان آؤ فرزند ارجمند مسعود کو ہمراہ لاؤ مجرد ورود فرمان قضا جریان سالار ساہو مع سالار مسعود سلطان محمود کی ملازمت سے ممتاز ہوئے مراحم شاہانہ سے سرفراز ہوئے یہان تک کہ سلطان محمد و سلطان مسعود فرزندان سلطان محمود کو سالار مسعود کی خاطرداری پر رشک آتا تھا بادشاہ کے خوف سے کوئی کچھ زبان پر نہ لاتا تھا۔

سومنات معروف دوارکا واقع زمین گجرات علاقہ جوناگڈھ کی لڑائی صفون کی صفائی سالار مسعود کی جرأت سلطان محمود کی ہمت سنگ سومنات کا چونا بنانا ہنود کو کھلانا خواجہ احمد وزیر کا عدو ہو جانا استعفا دیکر فتور کرانا

راوی خوش الحان راست گو شیرین زبان نے تحریر کیا کہ سنہ ۴۱۵ ہجری مین سوا فوج معمورۂ اطراف ولایت کے پچاس ہزار تین سو سوار سے علی تگین کی گوشمالی کو سلطان بلخ مین آئے سرداران ماوراء النہر و یوسف قدرخان بادشاہ ترکان دور سے استقبال کرکے لائے علی تگین

فرار ہوا آخر گرفتار ہوا چندے کسی قلعۂ ہند مین قید اوٹھائی وہین قضا آئی بعد اوسکے ایک روز سلطان نے جہاد سومنات مین پہلوان لشکر سے یہ مشورہ لیا کہ ۴۱۴ھ ہجری مین ہمارے جہاد کرنے سے ہنود نے یہ بات بنائی کہ سومنات کی خفگی سے بتان ہند پر آفت آئی ورنہ سومنات لشکر شاہ کو تباہ کرتا فوج کو خاک سیاہ کرتا اسوجہ سے ہمکو زعم ہنود باطل کرنا منظور ہے بت سومنات کو توڑنا ضرور ہے سالار ساہو نے کہا بسم اللہ جزاک اللہ مصرع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ؎ خدا کے فضل سے سلطان کا رعب اور ہیبت سنگدلون پر طاری ہی ہر شخص اسلام کے لشکر سے عاری ہی خواجہ احمد کو ناگوار ہوا بظاہر خاموش دل مین بیقرار ہوا قصہ مختصر سالار ساہو سلطان کے حکم سے انتظام ہلوے کیواسطے کاہیلر مین تشریف لائے فرزند مسعود کو ہمراہی مین چھوڑ آئے روضۃ الصفا مین تحریر ہی کہ سلطان دسوین شعبان ۴۱۵ھ ہجری کو سواے لشکر خاصہ کے تیس ہزار سوار ترکستان سے لیکر نصف رمضان کو ملتان آئے پھر سومنات تشریف لائے سب بتون کا سردار سومنات تھا نام نات تھا بقول شیخ فریدالدین عطار بیت یافتند آن بت کہ نامش بود نات ؎ لشکر محمود اندر سومنات ؎ اور تاریخ فرشتہ مین تحریر ہی کہ ہنود تناسخ ارواح باختیار سومنات جانتے تھے خدای بتان کہکر مانتے تھے اور تواریخ مین لکھا ہی کہ زمانۂ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سومنات کو جمال کعبہ نے کنارۂ دریاے عمان پر جمایا اوسی کے نام پر شہر سومنات بسایا اور مورخین خصوصاً صاحب حبیب السیر کا یہ کلام ہی کہ سومنات بت کا نام ہی اور تواریخ مین بتخانہ کا نام سوم اور بت کا نام ناتھ آیا ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ سوم نامی بادشاہ کے حکم سے یہ بت بنکر ناتھ نام ہوا اعظم اصنام ہوا اور کتب براہمہ مین تحریر ہی کہ چار ہزار سال قبل اسلام کے کرشن کے عہد مین یہ بت آیا ہی اور غیبت کرشن کا اسی مقام پر نشان پایا ہی صاحب برہان و موید رشیدی کی تحریر ہے کہ سومنات چاند کی تصویر ہے سوم ہندی مین چاند اور ناتھ بمعنے بزرگ و خداوند کے آیا ہے اسوجہ سے اس بت کا نام سومنات قرار پایا ہے اور سعدی علیہ الرحمۃ کی یہ حکایت ہے

بیت بتی دیدم از عاج در سومنات ÷ مرصع چو در جاہلیت منات ÷ کیا عجب کہ نات منات نامی بت کعبہ کی تصویر بنائی ہو اور بوجہ مناسبت نات منات کے کہین نات کہین سومنات کے نام سے شہرت پائی ہو اور اوسیکے نام سے شہر کا نام سومنات مشہور ہوا اور بت عاج جانشین نات سعدی کی خوش طبعی مین چور ہوا المختصر لب دریا ایک مندر کلان تھا سومنات کا مکان تھا ہنوز رات کو پرستش کرنے آتے تھے آدب سے خوف کھاتے تھے زیر مندر تہ خانہ بنایا تھا مہنت کو بٹھایا تھا بت کے ہاتھ مین کل لگی تھی ڈوری بندھی تھی صبح جب وہ ڈوری ہلاتا تھا بت دونون ہاتھ اوٹھاتا تھا بقول سعدی شعر بس ید وہ مطرابی آذر پرست ÷ مجاور سر ریسمانی بدست ÷ کہ ناچار چون درکشد ریسمان ÷ برآرد صنم دست فریاد خوان ÷ شب خسوف کو لاکھون آدمی کا ازدہام ہوتا تھا بڑا کہرام ہوتا تھا جب سعدی علیہ الرحمۃ نے بت عاج توڑ کر یہ کل پائی بوستان کے آٹھوین باب مین یہ حکایت تحریر فرمائی القصہ دس ہزار گاؤن کا خراج صرف بتخانہ تھا کثرت سے قارون کا خزانہ تھا اس قدر جواہر گران بہا کا انبار تھا کہ عشر عشیر اوسکا ہر ایک خزانۂ شاہی مین نکلنا دشوار تھا ایک زنجیر دو سو من پختہ سونے کی جواہر بے بہا سے مرصع آویزان اور صدہا گھنٹے لٹکتے تھے دو ہزار برہمن شبانہ روز اونکو بجا کر پرستش مین سر ٹیکتے تھے تین سو حجام اور تین سو قوال اور پانسو رنڈیاں راجاؤنکی لڑکیان جوان ناچنے گانے پر شبانہ روز مسرور تھین سرگرم رقص سرور تھین اور دریا گنگ سے جو جانب مشرق دہلی و قنوج کے روان ہی چھ سو کوس کی مسافت درمیان ہے ہر روز تازہ پانی ڈاک پر جاتا تھا جس سے بت نہاتا تھا جب سلطان محمود ملتان سے سومنات کو آئے بوجہ قلت رسد کے سوا اہالیان لشکر کے تیس ہزار اونٹ پانی اور گھاس کے ہمراہ لائے راہ مین بیابان دشوار گذار تھے قلعہ محکم بیشمار تھے تاریخ فرشتہ مین آیا کہ سلطان نے پہلے ہنود اجمیر کو بھگایا پھر عنایت الٰہی سے سب قلعہ دارون نے استقبال کیا بادہ سنات بتلا کر نہال کیا جو مندر و شیوالہ نظر آیا ڈھا کر گرایا پھر نہر والہ مین ہو کر گجرات داخل ہوئے

شہر کو خالی پایا وہان سے بہت سامان لیکر کوچ فرمایا بارھوین حملہ ۴۱۵ھ ہجری مین
جب لشکر سلطان سومنات آیا ایک قلعہ لب دریا پایا دریا فصیل قلعہ تک موجزن تھا
ہر حباب رشک چرخ کہن تھا ہنود قلعے سے فوج کا نظارہ کرنے لگے خوف سے مرنے لگے
ہر ایک سومنات کا غلام تھا یہی کلام تھا کہ خداوند سومنات کے غضب سے اک آن مین
سب غارت ہو جائینگے زندہ بچنے نہ پائینگے غرضکہ دوسرے روز لشکر اسلام نے قلعے کے نیچے
شام تک لڑکر رات کو وہین مقام کیا صبح خود سلطان نے مع غازیون کے زینہ لگاکر دیوار مین
آکر رستمانہ کام کیا پھر تو ہر سنگدل زیست مین بٹہ لگا کر سومنات کی سل بغل مین دبا کر
روتا تھا اور در بتخانہ پر آکر جان کھوتا تھا تیسرے روز بیرم دیو و داشلیم نے فوج بیشمار
سے آکر غنیم کو مدد دی سلطان نے گھبرا کر بعد فتح کل مال غنیمت سومنات محتاجون کے
دینے کی نیت کی پھر خرقہ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا ہاتھ مین لیا دعاے فتح کر کے
نزغہ کیا فوراً ایک آواز رعد کی ہیبت مہیب آئی اور ایسی تاریکی چھائی کہ ہنود اندھیرے
مین آپس مین لڑکر پچاس ہزار سے زیادہ فی النار ہوے باقیماندہ چار ہزار ہنود کشتیون پر سوار
چادرین ہلاتے فرار ہوے غازیون نے اونکو بھی مار کر نقارہ فتح کا بجایا نشان اسلام کا
قلعے کی چوٹی پر چھایا سومنات کی مراتب کو زوال ہوا خون سے مندر لال ہوا وہ زمین ہمیشہ
اسلام سے پر نور ہوئی ظلمت جہل کی دور ہوئی غازیان صاحب ظفر نے پری پیکرون کو
لونڈیان بنایا دانہ دلایا طائفہ رقاصہ سومنات اسلام کا دم بھر کے کلمہ پڑھنے لگین لشکر کے
ہمراہ آگے بڑھنے لگین اوسی شب کو حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی نے خواب مین فرمایا اے محمود
تمنے فتح سومنات پر تھوڑی سی بات پر ہمارے خرقے کی آبرو مین دھبہ لگایا اگر کل جہان
روی زمین کے حق مین دعا کرتا خدا اسکو اسلام عطا کرتا المختصر سالار مسعود نے اس معرکے مین
بڑے بڑے کارنمایان کر کے سلطان کو اپنے جوہر دکھائے پھر سلطان مندر مین تشریف لائے
سومنات پر گرز لگا کر اپنے ہاتھ سے اوسکا سر پھوڑا بت ٹوٹا یہ بڑا بتخانہ تھا گویا قارون کا

خزانہ تھا عرض کی کیا عرض کرون انتہا نہین اس وسعت کا مندر سنا نہین اور طول کی داستان طول ہی لکہنا فضول ہی چھپن ستون طلا لعل و زمرد سے مرصع گرٹے تھے زر سرخ کے انبار کھرٹے تھے خزانہ لا انتہا تھا جواہرات بے بہا تھا چنانچہ تاریخ زین المآثر مین تحریر ہے کہ یہ بتخانہ اصل مین تیرہ و تار تھا مگر روشنی جواہرات قنادیل سے رشک گلزار تھا سومنات پتھر کی مورت تھی چاندسی صورت تھی پانچ گز طول مد فضول ہ گز گڑا تھا تین گز کھڑا تھا اوسکو اوکھاڑ لیا پھر گرد نواح کے قلعون پر قبضہ کیا اس معرکے مین ایک لوہے کے بتخانہ مین مقناطیس کا بت جذب آہن و مقناطیس سے معلق پایا جب ایک دیوار کو گرایا بت سرنگون ہوا زمین کا ستون ہوا پھر راجہ برم دیو والی نہروالہ کو بھگا کر زن و بچہ کو گرفتار کر کے خزانہ بیشمار پایا ملک وسیع و کان جواہر و زر خالص ہاتھ آیا چاہا کہ غزنین سلطان مسعود کو دیکر چندے یہان مقام فرمائین دار السلطنت بنائین ارکان سلطنت نے یہان کے رہنے مین ملک خراسان مفتوحہ حال کی بربادی پیش نظر کی دار السلطنت بنانے کی صلاح ندی المختصر بصلاح اراکین سلطنت دابشلیم مرتاض شاہزادہ اوس نواح کو ملک نہروالہ و گجرات و سومنات کا حاکم کیا خراج مناسب ٹھہرا کر انکار بت پرستی و اطاعت اسلام کا اقرار لیا اور بقول فرشتہ یہ ہو کہ اوس وقت مصاحبون نے کہا یہ دابشلیم تند مزاج و جاہل ہے مگر دابشلیم ثانی فرمانروا ے اطراف سومنات عاقل ہے حضرت اوسے بلوائین یہ ملک بھی مرحمت فرمائین ارشاد ہوا اگر وہ باقبال فرمانبرداری عرضداشت بھجوائے منظور ہے ورنہ دوسرے حاکم زبردست کو ملک مفتوحہ حوالہ کرنا عقل سے دور ہی الغرض دابشلیم مرتاض نے عرض کی کہ دابشلیم ثانی میرا عدو ہی جانی حضرت کے بعد یہ ملک چھین لیگا مجھے ایذا دیگا حضرت اوسے دفع فرمائین یا گرفتار کرا لائین فدوی دو چند خراج سالانہ برابر خراج زابل و کابل کے خزانہ عامرہ مین پہونچائیگا اطاعت سے سر نہ پھرائیگا سلطان نے عرض اوسکی منظور کی غزنین کی راہ لی راہ مین بیرم دیو و راجہ اجمیر و جاٹون نے فوج بیشمار سے مقابلہ کیا

سلطان نے مصلحتاً وہ درہ چھوڑ کر ایک زنار دار واقف کار کو لیکر سندھ کے جنگل سے ملتان کا
راستہ لیا پھر بلخ مین خلیفۃ القادر باللہ کا نامہ مع خطاب و القاب سلطان پاس آیا اوس مین
کہف الدولہ والاسلام لقب سلطان محمود و شہاب الدولہ جمال الملت خطاب امیر مسعود جلال الدولہ
جمال الملت امیر محمد کا لقب و عضد الدولہ موید الملت امیر یوسف کا خطاب تحریر پایا بعد سنہ ۴۱۷ھ
مین جاٹون کی گوشمالی کی بے ادبی وقت معاودت سومنات کی سزا دی پھر سنہ ۴۱۸ ہجری مین
دابشلیم ثانی کو گرفتار کر کے غزنین مین لائے اور سنہ ۴۱۸ ہجری مین جب ترکمان سلجوقی دریائے
اموبہ سے فساد کرتے ہوے ابی وردو نسا مین اوتر آئے سلطان نے امیر طوس ابو الحرب
ارسلان کو اودہر روانہ کیا پھر خود بھی امیر طوس کی مدد فرما کر اول ترکمان بعد سرکشان قراطہ
رے کو دیکھ لیا اور ولایت رے و اصفہان امیر مسعود کو دی خود غزنین کی راہ لی اس عرصے
مین دابشلیم مرتاض نے بعد فراغ بند و بست کے خزانہ و جواہرات نذر سلطان کر کے دابشلیم
ثانی کو طلب کیا سلطان نے بھیجدیا دابشلیم مرتاض نے حسب رسم اوس زمانے کے قریب
تختگاہ کے ایک قیدخانہ تنگ و تاریک طیار کیا اور ایک روزن دانہ پانی پہونچانیکا رکھدیا
پھر مع طشت و آفتابہ شہر کے باہر آیا راہ مین شکار کھیل کر تمازت آفتاب سے گھبرایا سرخ
رومال چہرے پر لپیٹا درخت کے سایہ مین لیٹا فوراً سو گیا کور بخت ہو گیا کسی جانور شکاری نے
گوشت کے دھوکے مین پنجہ مار کر کور کیا زندہ درگور کیا اوس زمانے مین ہندی جسکے حاکم کے
بدن مین نقصان پاتے تھے اطاعت سے سر پھراتے تھے القصہ اس عرصے مین دابشلیم ثانی
گرفتار سامنے آیا فوج ہند نے صحیح الجسم پا کر حاکم بنایا دابشلیم ثانی نے حسب رواج اوس عہد کے
وہی طشت و آفتابہ دابشلیم مرتاض کے سر پر رکھکر ہمراہ پیادہ دوڑایا اور اوسی مجلس مین قید کر کے
دانہ پانی حسب دستور پہونچایا * بیت * آن ہمہ زور عاقل و خردمند * افتاد در آن چہی کہ خود کند *
اور تاریخ فیروز شاہی بکلان مین آیا کہ جب سلطان نے سومنات سے کوچ فرمایا ایک زنار دار
واقف کار جنگل کی راہ سے راہبر ہوا پیچھے لشکر چہ ایک شبانہ روز پانی نپایا سلطان نے فرمایا

او لعین یہ کون سرزمین ہی جہان پانی نہین ہی جواب دیا کہ ہمنے سومنات پر اپنی جان کو قربان کیا
تمکو اس بیابان مین سرگردان کیا تمام عمر راہ نہ پاؤ گے سر ٹکرا کر پیاسے مرجاؤ گے سلطان کو غصہ
آیا اوس ناری کو جہنم مین پہونچایا لشکر نے وہین کمر کھولکر بستر لگائے شب تار مین حضرت اقدس
واعلیٰ تنہا لشکر کے باہر آئے نماز عشا کی ادا کی پھر درگاہ ہادی مطلق مین یہ دعا کی ای خالق
انس وجان رہنمای گمرہان ایک بے دین بد انجام غول صفت دشمن اسلام نے دشت ویران
مین گمراہ کیا لشکر تباہ کیا اپنے حبیب کے صدقے سے مددگاری فرما صراط المستقیم دکھا پھر تاج
شاہی اوتار راہبر کامل کو پکار اسجدے مین سر جھکایا تیر دعا ہدف اجابت پہونچا پہر رات کے
بعد شمال کیطرف شعلہ نور نمود ہوا خضر راہ محمود ہوا اوسی طرف کوچ فرمایا قدم ہمت آگے بڑھایا
جب جہانبانی چرخ نے جل بجھکر فرش چاندنی کا اوٹھایا اور جھلملا کر شمع شب کو بجھایا اور ہندو
زن شب کو چونری زرتار ستارون کی اوڑھا کر پردہ ظلمات مغرب مین مستور کیا اور خضر
سبک سیر روز نے افق مشرق سے لعل شب چراغ سکندری کو ید بیضا کر کے عالم کو پُر نور کیا
شمع کافوری صبح کی روشنی سے ظلمت دور ہوئی شب دیجور کافور ہوئی جنگل مثل وادی ایمن
آئینہ دار تجلی طور ہوا رحمت الٰہی کا ظہور ہوا راہ راست نظر آئی ظلمت سے نجات پائی پانی کا
چشمہ پایا سجدہ شکر کا بجالایا صاحب نفحات کا بیان ہی کہ یہ معرکہ جہاد کرامت سلطان ہے
یعنے جب سلطان نے سومنات پر جہاد فرمایا حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کو خدانے خواب مین
ہمراہ جہاد کرنیکا حکم سنایا خواجہ حضرت ابو محمد نے ستر برس کے سن مین ضعیفی کے وقت مریدون
کے ہمراہ سلطان کا ساتھ دیا بنفس نفیس جہاد کیا ایک روز مخالف غازیون پر چڑھ آئے
قریب تھا کہ لشکر شکست کھائے غازیون نے جنگل جھاڑی کی آڑلی تب خواجہ صاحب نے
اپنے مرید محمد کاکو کو آواز دی پھر یہ کرامات دیکھی نئی بات دیکھی کہ محمد کاکو آسیابان مجذوب نے
چشت سے فوراً لشکر سلطان مین آکر غنیم کو بھگا یا پھر لوگون نے محمد کاکو کو قصبہ چشت مین پایا
کہ چٹان پتھرون کی پہاڑ سے اوتارتا ہے دیوارون پر مارتا ہی اور کہتا ہی کہ سلطان محمود کے

ہمراہ جہاد کرتا ہون مرشد کے حکم سے امداد کرتا ہون یہ تو صاحب نفحات کا بیان ہی آب تاریخ
محمودی کی یہ داستان ہی کہ جب لشکر سلطان بعد فتح سومنات کے پھاٹک صندل سرخ سومنات
کا لیکر غزنین مین آیا اوس بت کو سنگ آستانہ در جامع مسجد بنایا مسلمان پامال کرکے مسجد مین
جایا کرتے تھے ناریون کو جلایا کرتے تھے مخالفین کو یہ امر ناگوار ہوا خواجہ احمد وزیر کی معرفت
یہ قول و قرار ہوا کہ دو چند سونا ہمسنگ اس پتھر کے لو بت حوالہ کردو جب باجازت شاہ سونا
آیا خزانے مین پہونچا پھر بت کے طلبگار ہوے سلطان اوس وقت مکدر تھے بیزار ہوے
محلسرا مین آکر سالار مسعود سے خلوت مین بت دینے کا مشورہ کیا آپ نے جواب دیا
بسم اللہ جو مرضی بادشاہ مگر آج تو بت دیکر سونا لیجیے گا فردا ے قیامت مین کیا کیجیگا جب
روز حشر کا آئیگا پروردگار عالم فرمائیگا آذر بت تراش کو بلاؤ اور محمود بت فروش کو ہمراہ لاؤ
اُسوقت کیا قیامت ہوگی حشر مین قیامت کی ندامت ہوگی کوئی سعی و سفارش کام نہ آئیگی محنت
برباد جائیگی فوج و سپاہ رشوت و نذرانہ روپیہ پیسا کوئی نہ بچائیگا ایک خلقت کے سامنے
اسلام مین قیامت کا بٹہ لگ جائیگا بادشاہ یہ سُنکر تھرا گیا بدن مین عرق آگیا سالار مسعود
کو چھاتی سے لگایا مرحبا جزاک اللہ کہکر فرمایا حیران ہون کیا کرون وعدہ خلافی شان شاہی
سے دور ہی اور ایفاے وعدہ مین اسلام کا نقصان ہی سالار مسعود نے فرمایا خود وعدہ خلافی
نہ کیجیے بت مجھے دیجیے جب وہ سنگدل آئین حضرت فدوی پاس روانہ فرمائین ہم سمجھ لین گے
حضرت تک آنے نہ دینگے سلطان نے فرمایا بہتر ہی ہماری چھاتی کا پتھر اوٹھاؤ ہمکو اس عذاب سے
چھڑاؤ جب بت سلطان الشہدا کے کفش خانہ مین آیا فوراً ناک کان کاٹکر چونا بنایا کچھ صندل
مین ملایا کچھ پانی مین بھگایا جب بت پرستون نے ہمراہ خواجہ احمد وزیر کے آکر سلطان سے
بت طلب کیا سلطان نے جواب دیا کہ فرزند مسعود کے پاس جاؤ لے آؤ خواجہ احمد اس
رمز کو سمجھکر الضدان لا یجتمعان کہکر ٹال گیا غرضکہ جب غول بت پرست خدمت سالار مسعود
مین آیا حضرت نے ملک نیکبخت سے فرمایا انکو بڑی تعظیم سے بٹھاؤ صندل و پان لاؤ وہی

صندل سفید اور اوسی تبرک کے پان آئے کسی نے پان کھائے کسی نے صندل کا قشقہ بنایا
خوش ہو کر ٹیکا لگایا پھر بت طلب کیا ملاکت نیکبخت نے جواب دیا کہ بت پا چکے ہو پان مین وسی
پتھر کا چونہ کھا چکے ہو اور صندل مین بھی تبرگا ملایا ہی جسکا ٹیکا لگایا ہی پھر تو وہ سب حیران ہوے
نہایت پشیمان ہوے کوئی متعصب ڈی کرنے لگا کوئی پیٹ مار کر مرنے لگا گریان و نالان خواجہ
احمد وزیر کے پاس آکر سب ماجرا بیان کیا کہ سالار مسعود نے ہمارے چونا لگایا دھرم لیکر مسلمان
کیا اوسکو طیش آیا وزارت سے ہاتھ اوٹھایا اور مخالفون کو ورغلانا کہ تم جاؤ ملک مین غدر
مچاؤ تاریخ فیروز شاہی کلان مین تحریر ہی کہ بصلاح سالار ساہو و سلطان الشہدا وہ کارنمایان
سلطان سے ظہور مین آئے جسکی وجہ سے محمود غازی کہلائے ایک راے جیپال پر فتح پانا
ہند کے مندرون کو مسمار فرمانا ہند مین مسلمانون کا بسانا مسجدین بنانا دوسرے فتح ملک
نہروالہ و گجرات اور جہاد سومنات **قطعہ** کعبہ و سومنات چون افلاک ٭ شد ز محمود ور
ز محمد پاک ٭ این ز کعبہ بتان برون انداخت ٭ وان ز کین سومنات را پرداخت ٭
القصہ جب بت کو چار پارہ کیا قدرت خدا کا نظارہ کیا اوسمین جواہرات قسم زمرد و لعل
گرانبہا بھرا تھا مال بے انتہا دھرا تھا پھر ایک ٹکڑا اوس سنگ کا سنگ آستانہ جامع مسجد
غزنین کا بنایا دوسرا اور کوشک سلطنت پر لگایا تیسرا مکہ معظمہ روانہ کیا چوتھا مدینہ منورہ
کو بھیجدیا اور اب بعد فتح کابل کے حکام فرنگ نے وہی پھاٹک سلطان محمود غزنوی کے
مقبرے سے اوکھاڑ کر قلعہ اکبر آباد مین لاکر بحفاظت رکھا غرضکہ سلطان نے سالار ساہو کی
بامردی سے ہند پر فتح پائی سالار مسعود کی جوانمردی سے سومنات کی ظلمت مٹائی اکثر امراے
عہد دار جلیل القدر سالار ساہو کے اقربا و برادر تھے اور خود امیر لشکر تھے جس ملک کی سلطان نے
فوج کشی فرمائی سالار ساہو کے لشکر نے فتح پائی تاریخ محمودی مین سب حال عداوت خواجہ احمد کا
مفصل مسطور ہی اور اقسام کے مقدمات کا بھی مذکور ہی اگر شمہ اوسکا یہان لکھنے مین آئے
کتاب طول ہو جائے فقط سالار مسعود کی شرکت کے باعث سے یہ معرکہ مختصر لکھا ورنہ کچھ ضرور نہ تھا

اب سلطان الشہدا نے سلطان محمود سے رخصت ہوکر ہند کو کوچ فرمایا راہ مین سالار ساہو کی ملاقات کرکے آگے بڑھکے دفینہ غیب پایا پھر ملتان کی راہ لی اجودھن فتح کی ؎

ہوا کے گھوڑے پر کمیت قلم ہی حال روانگی سلطان الشہدا مین یون تیز قدم ہی کہ خواجہ احمد سلطان کا محرم راز عرصہ سے وزارت پر سرفراز تھا متمردان سرحد سے بھی ساز تھا اوسکی بیدلی ہونے سے انتظام ملک مین فتور پڑا سلطان کو مصلحتاً دلجوئی کرنا ضرور پڑا مگر وہ بجون سلطان بیدلی سے کام کرتا تھا نوکری کا تمام کرتا تھا ہر دم یہی کہتا تھا کہ سالار مسعود کے دیکھنے سے بدن مین آگ لگ جاتی ہی طبیعت سخت گھبراتی ہی سلطان جب عاجز آئے سالار مسعود سے تخلیہ مین زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر تمسے جلکر ہمارے کام مین قصور کرتا ہی انتظام مین فتور کرتا ہی تم فی الحال کاہیلر کو والدین پاس جاؤ سیر وشکار مین دل بہلاؤ ہم بتدریج بطور خود پہلے ملک کا انتظام کرینگے پھر اسکا کام تمام کرینگے امیر خنگ میکائیل وزیر ہوگا یہ موذی اسیر ہوگا پھر تمکو اطلاع کرینگے بلا لینگے اور میری جان میری طرف سے کسی طرح کا اور خیال نکرنا یہ امر مصلحتاً ہی اسکا ملال نہ کرنا سلطان الشہدا نے فرمایا واقعی یہی مصلحت ہی مگر کاہیلر مین رہنا حماقت ہی مین ہند مین جہاد کرونگا مسلمانون کو آباد کرونگا چندے سیر وشکار مین دل بہلاؤنگا پھر حضرت کی خدمت مین آؤنگا بادشاہ نے بہت اصرار کیا مگر آپنے کاہیلر جانے سے بعد انکار کیا دوسرے روز ہند کیطرف لشکر روانہ کرکے خود سلطان پاس آئے حرف رخصت زبان پر لائے سلطان محمود بڑی خاطرداری سے پیش آئے وقت رخصت کے پانچ گھوڑے عراقی اور دو ہاتھی مست مرحمت فرمائے اور بہت غمگین ہوکر بدستخط خاص سالار ساہو کو فرمان تحریر کیا یہ مضمون لکھدیا کہ مصلحتاً چندروز کے واسطے فرزند مسعود کو آپکے پاس بھیجا ہی مگر ارادہ اونکا ہند کا ہی تم راہ مین روک لینا آگے بڑہنے ندینا ہم چندروز کے بعد بلا لینگے خفا ہین منا لینگے الحاصل جب سلطان الشہدا نے شہر کے باہر مقام فرمایا

دوسری روز پیش خیمہ آگے بڑھایا اوسوقت افسران لشکر شہریار سلاطین نامدار تہ کان جرار اقرباے سید سالار مفارقت سے بیقرار ہوے مشاہدۂ جمال جہان آرا کے طلبگار ہوے بے اختیار ملازمت کو آئے یہ زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر کی عداوت سے حضرت اس شہر کو چھوڑتے ہین ہماری پرورش سے منہ موڑتے ہین ہم حضرت کے ہمراہ ہین حضور ہمارے بادشاہ ہین سلطان کے اسلام کا حال ہمکو کھل گیا ایمان سلطان میزان عقل مین تُل گیا غرضکہ سلطان الشہدا نے سبکو ہمراہ لیا صبح مشرق کی طرف کوچ کیا صاحب تاریخ محمودی تحریر فرماتے ہین صحیح خبر سناتے ہین کہ ہر شخص مشاہدۂ جمال یوسفی سے شاد تھا حب وطن سے آزاد تھا گیارہ ہزار آدمی گھربار عزیز و اقربا کو چھوڑکر وطن سے منہ موڑکر ہمراہ ہوے مقرب بارگاہ ہوے ادھر فرمان سلطان جب سالار ساہو پاس آیا پہلوان لشکر نے مع ستر معلے آپ کو برسرراہ سلطان الشہدا کے لشکر مین پہونچایا ہر چند کہا ہندہ کو بچاؤ کاہلیر مین دل بہلاؤ سلطان الشہدا کو نامنظور رہا پہلوان لشکر بھی مجبور ہوا کہا ہم یہان کیا بنائینگے تمہارے ہمراہ جائینگے سلطان الشہدا نے جوابدیا ابھی حضور کے ہمراہ جانے مین سلطان کو ملال ہوگا سبکو یہی خیال ہوگا کہ خواجہ احمد وزیر کا کہنا پیش آیا سالار مسعود نے سالار ساہو کو بھی بھڑکایا دونون نے سلطان سے بغاوت کی ہند کی راہ لی حضور فدوی کے ہمراہ تشریف نہ لیجائین چندے صبر فرمائین فدوی ماموں جان سے بھی وعدہ کر آیا ہے کہ ایک سال کے بعد پلٹ آئیگا مگر فی الحال رفع کلفت و ملال خاطر کے واسطے ضرور جائے گا آخر سالار ساہو نے کاہلیر کے رہنے مین مصلحت جانی فرزند مسعود کی صلاح مانی پھر چند امرائے نامدار شجاع و جرار آزمودہ کار بہت ہوشیار عزیز و اقربا ہم عمر سید سالار مع گھوڑے اور خزانہ و اسباب ہر قسم کا ہمراہ کیا خود کاہلیر کا راستہ لیا وقت رخصت کے ستر معلے کی بیقراری سے پہلوان لشکر کی گریہ زاری سے زمین کا جگر چاک تھا تمام لشکر ہلاک تھا ہر دم مسعود مسعود ورد زبان تھا آنکھون سے بحر خون روان تھا عجب تلاطم بپا تھا ہر شخص مصروف بکا تھا سچ ہے جدائی لخت جگر مین جگر ٹکڑے ہو جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے جب یعقوب نبی سا اس صدمے مین نور بصر کھو بیٹھے یاد نور چشم مین آنکھون کو رو بیٹھے

زندگی وبال ہو غور کیجیے دوسرے کا کیا حال ہو کثرت بکا سے ضیای چشم مین فتور ہوا نور بصر فراق
قرۃ العین مین بے نور ہوا ایمان سلطان الشہدا جام مشاہدۂ الٰہی سے سرشار کون و مکان سے بے خبر
احکام الٰہی سے خبردار جو حکم خدا پاتے عمل مین لاتے یوسف جمال تھے فرشتہ خصال تھے عُلَمَاءُ اُمَّتِی
کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ آپ کی شان تھی عقل رسا حیران تھی ظاہر مین ہزارون پرستار زلیخا وار انکو
خدمتگار جان نثار باطن مین فرشتے تابعدار گوش دل متوجہ الہام پروردگار ظاہرا احکام شریعت مین
درست جہاد پر چست باطن مین شراب وحدت سے مخمور باوجودیکہ مسعود ظاہر مین مظہر جلال سے
احتراز باطن مین عالم جمیع جلال و جمال سے ہر از اللہ تعالی نے ذات بابرکات کو اوصاف باطن سے
آراستہ فرمایا تھا مجمع کمالات بنایا تھا القصہ مصاحبین راہ کے جھیلتے شکار کھیلتے ہند کو روان ہوے
کہین تیر سے شکار گرایا کہین باز جرے کو اوڑایا ایک مقام پر نئی بات دکھائی بڑی کرامات دکھائی
بازدار نے باز کو اوڑایا شکار تو ہاتھ نہ آیا باز درخت پر بیٹھکر سستانے لگا یہ تا بناد کھاکر بلانے لگا
سلطان الشہدا بھی درخت کے سایہ مین اوتر کر بیٹھے تھوڑی دیر بیٹھے پھر مراقبہ فرمایا خزانۂ غیب نظر
آیا فوراً بیلدارون کو بلایا درخت گرایا چار ہاتھ زمین کھودنے کی نوبت آئی دولت لازوال پائی
سبحان اللہ جسکو اللہ تعالی یہ تصرف باطن دولت لازوال مرحمت فرمائے وہ سلطنت محمود کب
خیال مین لائے اوس وقت تمام لشکر نے حضرت کی ولایت کا اقرار کیا خدا کے دوستون مین شمار
کیا پھر چندے وہان مقام کیا لشکر سستایا آرام کیا ارکان دولت نے حسب الحکم اوسی خزانے
سے نہ ماہہ پیشگی قدیم رفیق دلاورون کو دیا اور ششماہہ تمام لشکر کے بہادرون کو دیا اور فوج
جدید نوکر رکھی تنخواہ چار ماہہ پیشگی عنایت کی پھر بابا نیکبخت کو بلایا یہ فرمایا کہ ہمارے ذاتی خرچ
مین ایک حبہ اس خزانہ غیب سے نہ آئے فوج مین صرف کیا جائے سبحان اللہ بے انتہا صرف فرمایا
پھر بھی خزانہ بدستور پایا پھر وہان سے خزانہ لیکر کوچ کیا راہ مین مسافران غریب کو انعام دیا
ہر امیر و فقیر سے بخلق محمدی پیش آتے تھے کلمات لطیف و ظریف فرماتے تھے غربا کو نقد دلوانا
مسافرون کو کھانا کھلوانا ایک نہ ایک حیلے سے حاجت روائی عالم کی منظور تھی ایک مخلوق

اس سخاوت و ہمت سے مسرور تھی فیض ظاہری و باطنی سے ہر شخص بہرہ مند تھا اخلاق محمودی
سے خورسند تھا ہمراہیان جمعی اور علما و فقرا دستر خوان پر خاصہ کھاتے تھے حضرت ہر ایک سے
کلمات سلوک و حقائق و نکات توحید ایسے فرماتے تھے کہ سبکو محبت الٓہی کا ذوق ہوتا تھا
عبادت معبود کا شوق ہوتا تھا بعد نماز عشا کے جب حجرے مین تشریف لے جاتے تھے اسوقت
میان ابراہیم کہ مزار شریف اونکا قصبہ کنتور مین ہے سراپردہ مین وضو کو پانی لاتے تھے کوئی
اور بار نپاتا تھا اگر دھوکے سے کوئی مصاحب جاتا تھا آپ غلبۂ مشاہدۂ الٓہی سے پہچانتے تھے
ذکر خدا کے سوا سونا جانتے نہ تھے سبحان اللہ جہاد اکبر و اصغر مین قدم بقدم پیرو رسول خدا
تھے ذوق و شوق مشاہدۂ الٓہی مین یکتا تھے اکثر علمای ذی اعتبار بزبان خوش کردار
عرض پیرا ہوے یون گویا ہوے کہ جو بارہ ہزار سوار کا سردار ہوتا ہی شہریار ہوتا ہی حضرت
ہزارون سوار جرار کے سردار ہین ہمارے شہریار ہین تخت شاہی پر جلوس فرمائین گرسکہ اپنا
چلائین ہرگز قبول نفرمایا یہی کلمہ زبان مبارک پر آیا تخت سلطنت ماموں جان کو زیبا ہی
اس مور ضعیف کو خدا نے تنبیہ مشرکان کے واسطے بھیجا ہی کہ بیدینونکو رام کرون دعوت اسلام
کرون مجھے عشق معبود بس ہے خرافات عالم فانی کی ہوس ہے اس سرگردانی سے یہی تمنا ہی کہ درجۂ
شہادت پاؤن مراد کو پہونچ جاؤن بیت مزا جسنے حق وحدت کا پایا وہ غم دنیا و عقبےٰ سب بھلایا
یہ جملہ تو تمام ہوا آب سندھ کہ جب لب دریای سندھ مقام ہوا امیر حسن عرب و امیر بایزید جعفر
نے حسب الحکم پانچہزار سوار سے شیوپور کا محاصرہ کیا رای ارجن زمیندار کو بھگا دیا اوسکا گھر
کھودنے سے دس لاکھ اشرفی اور اسباب قیمتی ہاتھ آیا اوسے خدمت شریف مین پہونچایا
حکم ہوا یہ تمھاری پہلی بسم اللہ ہی اسکو تم لوٹ کرو پھر کشتیون پر سوار ہوے دریا پار ہوے
چندے مقام فرمایا سیر و شکار مین دل بہلایا ایک روز جشن طرب آراستہ کیا سبکو خلعت فاخرہ
دیا افسران فوج سے ارشاد ہوا کہ ہمین حسب مرضی خدا کیطرف سے یہ ملک مراد ہوا خواجہ احمد
کی حکومت سے جدا ہی عبادت معبود کا مزا ہے یہ ہمارے تجربے کی بات ہی کہ آدمی جب غیر کا

محکوم ہوا مشاہدہ الٰہی سے محروم ہوا جب یکسوئی ہوجاتی ہے خدا کی بندگی خوب بن آتی ہے ہمکو ملک سے کیا سروکار ہے محبت الٰہی درکار ہے پھر ملتان کو کوچ فرمایا شہر کو آمد دوبارہ فوج سلطان محمود سے ویران پایا زمیندار کا رائے انگپال نام تھا خطہ اُچ مین مقام تھا وکیل اوسکے حاضر آئے زبانی پیام لائے کہ ملک بیگانے مین بے باکانہ چلے آنا مناسب نہین بہت زبون ہوگا مفت مین خون ہوگا اب بھی راہ پر آؤ چلے جاؤ حضرت نے سبکو خلعت وانعام دیا رخصت کرکے یہ جواب پیام دیا ملک خدا کا ہے بندے کا اجارا کیا ہے ہمارے جد امجد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب مشرکین بیدین کو زیر کرکے تہ شمشیر کرکے وحدانیت خدا بیہمتا کی شریعت محمدی کے طریق بتائے ہین ہم اونھین کی اولاد ہین مستعد جہاد ہین اگر تم دین اسلام اختیار کرو کفر سے انکار کرو بہتر ہے ورنہ تہ تیغ تمھارا لشکر ہے خبردار ہو رہو ہوشیار ہو رہو ہم آتے ہین دم مین ظلمت کفر مٹاتے ہین جب وکلا نے رای انگپال کو جواب پیام سنایا وہ غصے مین آیا یہان امیر حسن عرب وامیر بایزید جعفر وامیر ترکان وامیر تقی وامیر فیروز عمرو ملک [illegible] جرار آزمودہ کار نے حسب الحکم چند ہزار سوار سے قصبۂ اُچ کا محاصرہ کیا انگپال کو گھیر لیا پھر جمکر خوب لوہا برسایا خون کا دریا بہایا بہت بیدین جہنم واصل ہوے غازیونکو بھی رتبے شہادت کے حاصل ہوے آخر کار رائے انگپال میدان سے فرار ہوا ہر مجاہد مال غنیمت پاکر زردار ہوا پھر سلطان الشہدا کو نوید فتح سنائی ہر ایک نے خلعت وانعام سے حسب لیاقت آبرو پائی چار مہینے برسات پھر ملتان مین مقام کرکے جاڑون مین اجودھن کو کوچ کیا ٹھنڈے ٹھنڈے فتح کرلیا یہ نواح بہت آباد و دلکشا تھی خوش آب وہوا تھی سال بھر لشکر ستایا پھر دہلی کو کوچ فرمایا

بعد تشریف لانے سلطان الشہدا کے غزنین کا مختصر بیان ہے
خواجہ احمد کی گرفتاری کی داستان ہے پھر سلطان محمود کا دنیا سے
انتقال سلطنت محمودی کا زوال اولاد کی باہم لڑائی خاندانکی صفائی

قلم حوادث رقم حال سلطان محمود مین خون فشان ہی سوانح غزنین کا یون نوحہ خوان ہی کہ جب
سالار مسعود ہند کو تشریف لائے تھے پانچ رفیق سلطان محمود کی خدمت مین چھوڑ آئے تھے ایک
سالار سیف الدین چھوٹے چچا اور سالطان السلاطین میی بختیار و سید اعز الدین عزیز و اقربا
اور ملک دولت شہ بندہ قدیم سلطان محمود اور میان رجب بندہ قدیم پہلوان لشکر معتمد خاص
سالار مسعود یہ چارون عہدہ ہاے جلیلہ پر سرفراز تھے اور میان رجب خوش تدبیر انتظام جاگیر پر
ممتاز تھے مگر خواجہ احمد وزیر کو انکا رہنا ناگوار تھا بڑا خار تھا پہلے میان رجب کو بے اطلاع
سلطان جاگیر سے معزول کیا عہدہ نکال دیا جب سلطان کی ضعیفی مین انتظام سلطنت سے
طبیعت گھبرائی تنہائی مین صحبت ملک ایاز کی پسند آئی پھر خواجہ احمد کی شرارت سے
یہ پانچون سردار آزردہ ہو کر ہند مین آئے فوج جرار ہمراہ لائے وہان خواجہ احمد نے بادشاہ کو
انواع و اقسام کی ایذا دی زندگی تلخ کی صاحب روضۃ الصفا نے تحریر فرمایا کہ جب بادشاہ
عاجز آیا قلعہ کالنجر واقع ملک ہند مین خواجہ احمد کو اسیر کیا احمد حسین بن امیر خنگ میکائیل
کو وزیر کیا خواجہ احمد نے قید مین جان دی عدم کی راہ لی اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہی کہ خواجہ
احمد بن حسن میمندی نے اٹھارہ سال وزارت کر کے قلعہ کالنجر مین تیرہ سال قید اوٹھائی
عہد سلطان مسعود مین رہائی پائی چندے وزارت کو پھر انجام دیا ۴۲۴ھ ہجری مین انتقال کیا
الحاصل بعد دو سال قبل شہادت سلطان الشہدا کے جب سالار ساہو کا ہیلر مین گھبرائے
ستر کھ مین تشریف لائے اوس سال شب پنجشنبہ تیئیسوین ربیع الآخر ۴۲۱ھ کو تینتیسوین
سال جلوس اور تریسٹھ برس کی عمر مین سلطان محمود کا بعارضہ سل گلزار ارم مسکن ہوا
عین بارش مین رات کو قصر فیروزہ غزنین مدفون ہوا

قطعۂ تاریخ فارسی

حضرت محمود غازی غزنوی
واقف اسرار الله الصمد
شد بجنت خامہ ام سال وفات
زدر قسم مقبول درگاہ احد
۴۲۱ھ

ایضاً اردو

جنت کو گئے جو شاہ محمود	غلمان ہوے شاہ کے قدمبوس
تاریخ وفات اسے عنایت	لکھا وصد حیف وہاے افسوس ۴۲۱ھ

تاریخ فیروز شاہی کلان و تاریخ فرشتہ مین تحریر ہو کہ بعد سلطان محمود کے جلال الدین جمال الملت سلطان محمد چھوٹے فرزند نے گورکان سے آکر حسب وصیت پدر تخت غزنین پر جلوس فرمایا شہاب الدین جمال الملت سلطان مسعود شہید برادر توام کو رشک آیا عراق سے چڑھ آئے لشکر جرار لائے یہان افسران فوج غزنین کو باطن مین سلطان مسعود شہید سے اتفاق تھا سلطان محمد سے نفاق تھا سلطان محمد کو فوج نے قید کرکے اندھا کیا سلطان مسعود شہید کو تخت پر بٹھادیا تھوڑی عرصہ مین مسعود شہید نے بند وبست ملک کا کرکے نمک حراموں کو ہلاک کیا قصہ پاک کیا چند سال کے بعد سلجوقی مقابلے پر آئے مسعود شہید تین شبانہ روز لڑکر تاب جنگ نہ لائے پہلے غزنین مین آکر جان بچائی پھر خزانہ لیکر ہند کو باگ اوٹھائی لاہور کی راہ مین رباط مارکلہ یا دریاے جہلم پر غلامان ترکان ہند نے خزانہ لوٹکر محمد بصیر سے متفق ہوکر سلطان کو دغا سے پکڑلیا پینتالیس برس کے سن مین شہید کیا سلطان محمد بصیر کو دوسری بار تخت پر بٹھایا نو سال نو ماہ و بروایت بارہ سال مسعود شہید نے سلطنت کرکے چندے قید اوٹھاکر سنہ ۴۳۱ ہجری مین و بروایت سنہ ۴۳۲ ہجری مین رجب شہادت پایا یہان ابو الفتح قطب الملت شہاب الدولہ امیر مودود بن سلطان مسعود شہادت پدر سے آگاہ ہوے سنہ ۴۳۲ ہجری مین تخت غزنین پر جلوس فرماکے بادشاہ ہوے تو اسی سال سلطان محمد بصیر کو مع احمد مخبوط اونکے پسر خفقانی مزاج کے ہلاک کیا خون پدر کا بدلا لیا اور ترک دغابازون کو گرفتار کیا فی النار کیا اور مودود نے بھی نو سال سلطنت کی ۲۴ رجب سنہ ۴۴۱ ہجری مین رحلت کی بعد ابو جعفر مسعود بن سلطان مودود طفل چہار سالہ کو ۵ رجب سنہ ۴۴۱ ہجری مین علی بن ربیع خادم نے بطمع حکمرانی خود تخت پر

بٹھایا مگر چھٹے روز غرہ شعبان جمعہ کو ابو الحسن علی بن مسعود نے باعانت یا سنگین حاجب کے
اوسے تخت سے اوتار کے خود جلوس فرمایا بعد دو سال سلطنت کے سنہ ۴۴۳ھ ہجری مین زین الملت
سلطان عبد الرشید بن محمد مکحول و بروایت عبد الرشید بن سلطان مسعود کے مقابلے سے بڑی لڑے فرار
ہوے سلطان عبد الرشید ایک سال و بروایت ڈھائی سال سلطنت کر کے طغرل کافر نعمت غلام
سلطان محمود غزنوی کی شقاوت سے مع نو شہزادون کے شہید تیغ آبدار ہوے آخر ایک ترک
محمودی توشتگین نام نے غزنین مین آکر امراے غزنویہ سے سازکر کے نوروز کے دن بعد چالیس
روز کے عین تخت پر طغرل کابھی سر اوتار اسزای نمکحرامی دیگر کتے کی موت مارا پھر جمال الدولہ
فرخ زاد بن مسعود و بروایت فرخ زاد بن سلطان عبد الرشید حکمران ہوے اور چھٹے سال بعارضہ
قولنج سنہ ۴۵۰ھ ہجری مین راہی گلزار جنان ہوے بعد اونکے ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود
غزنوی نے اکتیس سال فرمانروائی کر کے سنہ ۴۸۱ھ ہجری مین رحلت کی و بروایت بیالیس سال
سنہ ۴۹۲ھ ہجری تک سلطنت کی پھر علاء الدولہ مسعود بن ابراہیم نے پندرہ سال سنہ ۵۰۸ھ ہجری تک
کامرانی فرمائی بعضون کا قول ہی کہ کمال الدولہ شیرزاد نے بعد اپنے پدر کے ایک سال سلطنت
کر کے سنہ ۵۰۹ھ ہجری مین اپنے حقیقی بھائی ارسلان شاہ سے لڑکر شہادت پائی اور بعضون نے
بعد علاؤ الدولہ کے سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن علاء الدولہ کا تین سال سلطنت فرمانا
پھر معز الدولہ بہرام شاہ اپنے بھائی سے لڑکر ستائیس سال کی عمر مین شہادت پانا تحریر کیا
اور معز الدولہ بہرام شاہ کا خاندان غوری کے جھگڑون مین گرفتار ہوکر قطب الدین غوری کو
دختر دیکر بعد قتل کرانے قطب الدین کے سلطنت کرنا لکھدیا مگر سیف الدین برادر قطب الدین نے
بہرام شاہ کو نکالدیا غزنین پر قبضہ کیا بہرام شاہ نے اہل غزنین سے ملکر سیف الدین کو گرفتار کیا اور سیاہ
کرکے بعد تشہیر کے سر کاٹ لیا پھر علاء الدین سیف الدین کے بھائی نے بعد قتل دولت شاہ
بن بہرام شاہ کے بہرام شاہ کو ہند تک بھگادیا بہرام شاہ نے پینتیس سال سلطنت کر کے
سنہ ۵۴۷ھ ہجری مین فرزند کے غم مین انتقال کیا علاء الدین غوری نے غزنین مین جلوس فرمایا

اور خسرو شاہ بن بہرام شاہ نے لاہور کو دار السلطنت بنا کر کسی اور صوبہ پر دخل نپایا سات برس سلطنت کر کے ۵۵۵ھ ہجری مین رحلت کی پھر خسرو ملک بن خسرو شاہ نے سلطنت لاہور کو خوب رونق دی اکثر صوبجات آبا و اجداد اپنے پر قبضہ کیا مگر شہاب الدین محمد غوری نے جو تھے حملے مین بعد اٹھائیس سال کے قریب سے قابو مین لا کر ۵۸۲ھ ہجری مین لاہور بھی لے لیا اب خاندان غزنین کا قصہ تمام ہوا ختم الملوک غزنویہ خسرو ملک کا نام ہوا ابتدای ۳۶۶ھ ہجریہ لغایت ۵۸۲ھ ہجری دو سو چار برس سال تک تھا بادشاہان خاندان غزنین نے مع شغل سلطنت فرمائی پھر غوریون کی نوبت آئی غرضکہ جب سے سلطان الشہدا نے غزنین کو ترک فرمایا ایک نہ ایک فتور برپا رہا آخر زوال آیا اور بعض ناواقف سلطان مسعود شہید کا نام تواریخ مین دیکھکر سالار مسعود غازی جانتے ہین سید سالار کو کرمانتے ہین یہ اونکا خیال خام ہین وہ بادشاہ غزنین تھے یہ خاصمندہ سید الانام ہین اونکی نو سال صرف غزنین کی بادشاہی رہی فرمان روائی رہی یہان سلطان الشہدا ایک عالم کے ظاہر و باطن مین شہنشاہ ہین شہید ونکی جای پناہ ہین حشر تک نام روشن رہیگا مزار شریف رشک بہشت گلشن رہیگا

سلطان الشہدا کا دہلی فتح فرمانا اور میرٹھ کی راہ سے قنوج جانا

شہسواران لشکر اسلام نقارہ فتح دہلی پر قلم کی چوب لگاتے ہین صریر خامہ سے یون صدائے شادیانہ سناتے ہین کہ اوس زمانے مین رائے مہپال دہلی کا شہریار تھا صاحب فیل و جرار تھا یہان تک کہ سلطان محمود و سالار ساہو نے جب لاہور کو دار الاسلام کیا دہلی کا حوصلہ نہ پڑا چھوڑ دیا مگر سلطان الشہدا نے سیر کنان قریب دہلی کے پڑاؤ کیا اودہر رائے مہپال نے فوج کا جماؤ کیا دونون لشکر مین چند کوس کا فاصلہ تھا دن بھر باہم مجادلہ تھا شام کو پڑاؤ پر جاتے تھے صبح لڑنے آتے تھے بعد ایک ماہ و چند روز کے سلطان الشہدا نے خدا سے فتح و مدد کی التجا کی فوراً ہرکارون نے یہ خبر دی کہ سلطان السلاطین مہی بختیار و سالار سیف الدین و میر سید عز الدین عرف میر سید عرب دولت کے و لشکر دمیان رجب خواجہ احمد بن حسن میمندی کی شرارت سے

روزگار ترک کرکے فوج جرار غزنین سے لائے استقبال میں سب سردار سامنے آئے سلطان الشہدا
کے چہرۂ مبارک پر بحالی آئی فوج مہپال پر اداسی چھائی اپنے ثبات میدان سے ادھر گئے
زندہ درگور ہوکر زمین میں گڑگئے منہ نوچنے لگے راہ گریز سوچنے لگے غرض کہ چالیسویں روز
ہر دو لشکر میدان میں آئے اور سلطان الشہدا اشرف الملک کے ساتھ خیمے کے باہر تشریف
لائے راے گوپال سپہ سالار مہپال بدخصال گھوڑا اوٹھا کر سامنے آیا حضرت پر گرز لگایا پیشانی
مبارک کو زخمی کرکے دو دندان مبارک کو شہید کیا اشرف الملک نے گوپال کو تلوار سے
فوراً مار لیا حضرت وہ زخم کاری خیال میں نہ لائے رومال زخم پر باندھکر میدان میں آئے
بڑی گھنگھور لڑائی ہوئی صفوں کی صفائی ہوئی بہت سنگدلوں نے جہنم کا راستہ لیا
اہل اسلام نے بھی جام شہادت پیا دوسرے روز جب نقارۂ جنگی پر چوب لگائی میر سید
اعزالدین نے نیزے کا پھل گردن پر کھاکر شہادت پائی سلطان الشہدا کو بڑا ملال ہوا
صدمہ کمال ہوا پھر خود گھوڑے کی باگ اوٹھائی شجاعت کی داد دی مقدمہ پر دھاوا کیا چاروں طرف
سے گھیر لیا مخالفین تاب مقابلہ نہ لاکے بھاگتے نظر آئے سنگدل بت پرستوں نے پہاڑوں کی
راہ لی پتھروں کی پناہ لی غاروں پر پتھر چڑھنے لگیں پتھر اٹھائیں فرسنگوں بھاگے جانیں
گنوائیں سرتابی کی سزا پائی دہی کی صورت سے گئی اس پتھری کی دہائی ضرب سنگین شمشیر سے
خاک میں ملکر برابر ہوئے ننگ تربت چھاتیوں سے پتھر ہوئے گھر ادی مہپال دوسری بار
اوسکے بیٹے نے ... میدان نہ چھوڑا پھر ... سے لڑائی بگڑی بھاگ کر ... فوج کے
چھکے چھوٹ گئے جان ٹوٹ گئی پھر چلو آگے چلکے دیکھینگے اگر ہم زندہ ہیں آپ کو بھی زندہ
جانے نہ دینگے جواب دیا کہ ہم میدان چھوڑکر کہاں جائینگے بھاگ کر کسے منہ دکھائینگے القصہ وہ تو
پنجۂ قضا میں گرفتار تھے جہنم کے سزاوار تھے دونوں مارے گئے مراد نا رسے گئے چالیس روز
کے بعد دہلی کو فتح کیا خزانہ بے شمار لیا افسران فوج عرض پیرا ہوئے کہ تخت دہلی پر جلوس فرمائیے
گر سکہ چلائیے حضرت نے تخت نشینی سے انکار کیا پھر میر سید اعزالدین کو دفن کرکے

مقبرۂ عالیشان بنوادیا مجاور مامور ہوے فاتحہ و خیرات بدستور ہوے اور میر بایزید جعفر کو تین ہزار سوار کا سردار کیا یہ حکم دیا کہ چھہ ہزار سوار اور نوملازم کرکے دہلی کا انتظام کرو عدل و انصاف سے کام کرو کہ خلقت خدا آرام پائے شکر نعمت بجالائے اور میان رجب کو بوجہ تند مزاج ہونے کے کوتوالی دی بہت مہربانی کی چھہ مہینے دہلی مین مقام کیا سب طرح کا انتظام کیا بعد چھہ مہینے کے سولھوین روز میرٹھ کی راہ لی حکام میرٹھ نے جان کے خوف سے اطاعت قبول کی سفیر اونکی نذر لیکر استقبال کو آئے عرضداشت دیکر بعد ثنا و صفت یہ بات زبان پر لائے کہ یہ ملک سرکار ہی ہر حاکم فرمان بردار ہی حضرت نے ہمکو سرفراز فرمایا ممتاز فرمایا حضرت اونکی آدمیت سے شاد ہوے سفیرون کو خلعت امداد ہوی حکام کی تاج بخشی فرماکر قنوج کو کوچ فرمایا سفیر راجہ قنوج کا نذر لایا جب قریب قنوج لب گنگ لشکر کا ورود ہوا راجہ بھی مع اپنے لڑکے کے نذر لیکر موجود ہوا شرط میزبانی ادا کی صفت و ثنا کی اور کہا کہ ہم حضرت کے غلام ہین بندۂ بے دام ہین جب سلطان محمود کے خوف سے ہم تباہی آئی سالار ساہو نے دستگیری کرکے یہ ریاست دلوائی حضرت نے راجہ کی آبرو بڑھائی میزبانی قبول فرمائی دونون کو اسپ و خلعت عطا کیے جواہر گران بہا دیے پھر کشتیون پر سوار ہوکر دریا پار آئے قنوج مین تشریف لائے راجہ دس گھوڑے نذر لایا حضرت نے تعظیم سے برابر بٹھایا پھر خلعت رخصتی مع گھوڑا عنایت کیا رسد رسانی کا بتاکید تمام حکم دیا

سلطان الشہدا کا سترکھ مین تشریف لانا رفیقون کو صوبجات پر مامور فرمانا میر بختیار کی شہادت حجام کی شرارت نانخگیر زہر آلودہ نذر لانا حضرت کا صدمہ اوٹھانا پھر ستر معلے کا اس رنج سے کاہیلر مین

رحلت فرمانا لاش غزنین جانا

سلطان الشہدا بعد چند روز کے روبمنزل ہوے دس دن مین براہ ملیح آباد سترکھ

داخل ہوے اوس زمانے مین ستر کھ و بہرائچ بہت آباد ناقوس نوازی کی کثرت تا ف ہند مشہور
تھا سیکڑون مندر ہزار ہا بندر اور لنگور تھا سلطان الشہدا کو آب وہوا یہان کی پسند آئی
شکارگاہ معقول پائی ستر کھ مین مقام کیا جا بجا فوج بھیجنے کا انتظام کیا سالار سیف الدین
و میار رجب کو توال کو بہرائچ روانہ کیا اور بیٹے کو بجاے پدر عہدہ کوتوالی دیا یہ لڑکا اگرچہ عمر مین
کم تھا مگر ارسطو زمان فخر رستم تھا جب دونون افسر بہرائچ آئے غلہ نہ پایا سخت گھبرائے حضرت
کو عرضداشت کی قحط غلہ کی اطلاع دی حضرت نے تاش تام چودھری سدہو را ور نرہر نام
چودھری انجھی کو طلب فرمایا دلاسا دیکر یہ حکم سنایا کہ تم بفراغت کھیتی کرو جو احتیاج ہو
سرکار سے لو تقاوی دو اور کچھ نقد ہمسے لیجاؤ غلہ بہرائچ پہونچاؤ سب نے عرض کی ہم پہلے
غلہ لے آوینگے پھر روپیہ لیجاوینگے حضرت نے عطر و پان خلعت و انعام دیکر رخصت کیا اور
زر نقد پیشگی مرحمت کر کے کہدیا غلہ جلد لانا دیر نہ لگانا اور ملک فیروز عمر کو گنڈسر و بیاس پر
روانہ کیا غلہ رسانی بہرائچ کا حکم دیا پھر سلطان السلاطین مہی بختیار کو نائب کر کے ملک
فرودست کی حکومت دی یہ نصیحت کی جہان جانا خلق محمدی سے پیش آنا پہلے گمراہون کو سمجھانا
صراط المستقیم پر لگانا اگر راہ پر آئین امان پائین اور جو نہ مانین بُرا جانین فوراً جہاد کرنا تباہ
و برباد کرنا جاؤ خدا نگہبان ہو مدنظر آخری ملاقات کا سامان ہے یہ فرما کر سینے سے لپٹا لیا
گلے لگا لیا زار زار رونے لگے بیقرار ہونے لگے فرمایا کہا سنا معاف فرمائیے دل کو صاف
فرمائیے اوس وقت لشکر مین ایک حشر بپا تھا مہی بختیار کی رخصت کا غل مچا تھا سبحان اللہ
کیا خاصان خدا تھے اوسکی راہ مین فدا تھے ظلمت جہالت ہند سے مٹائی اپنی جان گنوائی
القصہ مہی بختیار نے اکثر ملک فرودست کو فتح کیا شہر کا نور مین شربت شہادت پیا فرار آپکا
کا نور مین مشہور ہے رحمت خدا کا ظہور ہو حاجتمند چادرین چڑھاتے ہین بذریعۂ روح پر فتوح خدا
سے مرادین پاتے ہین سلطان الشہدا نے جب خبر شہادت پائی صف ماتم بچھائی چند ے
گریہ و زاری سے سرکار در رہا تمام لشکر سوگوار رہا اور امیر حسن عرب تھوبہ مین مامور ہوے

میر سید علی معروف سید اعزالدین گویا مؤمن آئے لال پیر مشہور ہوئے اور سید ملک آدم غازی اللہ کے ولی حضرت کے اوستاد نے لکھنؤ مین جہاد کیا قریب بازار راجہ کے صحبتیا باغ مین خانہ مرقد آباد کیا اور ملک فیض کو بنارس دیا خود بدولت نے ستر کھ کا انتظام کیا ایک روز دو سفیر ایران کرہ مانک پور دو زین و چند لگام پر سحر ہدیہ لیکر آئے پیام زبانی لائے کہ ہماری کتابون مین مسطور رہی جب سے یہ ملک معمور ہی کسی غیر ملک کا تاجدار آیا نہین مسلمانون نے دخل پایا نہین سکندر رومی نے البتہ حوصلہ کیا پھر کچھ سمجھکر چھوڑ دیا قنوج پر لڑائی ہوئی فتح کیا کید ہند ہی سے صلح کر کے خراج لیا سلطان محمود نے اجمیر گجرات قنوج تک صاف کیا اس ملک کو معاف کیا تم کیسے بیباک نہ چلے آئے کچھ خوف دل مین نہ لائے ہمکو تمھاری بزرگ زادگی کا خیال ہی فقط یہ ملال ہی کہ تمسے سالار ساہو کا نام ہو بعد تمھارے قصہ تمام ہی ہم نو لاکھ تلوار کے مختار ہین سوا ہمارے یہان اور بڑے بڑے سردار ہین ہمکو نہ ستاؤ چلے جاؤ یہ سنکر حضرت کو طیش آیا یہ فرمایا زین و لگام اپنی لیجاؤ سحر و جادو کسی اور کو دکھاؤ اگر تم قاصد ہو کر نہ آتے بے ادبی کی سزا پاتے یہ ملک خدا ہی جسکی تلوار ہی قبضہ اوسی کا ہی بیت عروس ملک کسی در کنار گیرد چست ۔ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار دہد ۔ ہم یہان کچھ سیر کو نہین آئے ہین جہاد پر قدم ہمت جمائے ہین یہان دین محمدی کو رواج دینگے تمسے جزیہ و خراج لینگے آتش کفر کو بجھائینگے اسلام کا ڈنکہ بجائینگے بیت اگر مرد ہستی بمیدان در آ ۔ نماہر کرا ملک بخشد خدا ۔ قاصد پھر آیا مخالفون کو سنایا کہ یہ لڑکا اگرچہ خرد سال ہی مگر جری کمال ہی تیور بے ڈہب ہین لشکری غضب ہین تمھاری نو لاکھ فوج سے نہ ڈرینگے دم مین فتح کرینگے یہ سنکر وہ حیران ہوئے سراسیمہ و پریشان ہوئے ایک حجام بولا کیون خوف کھاتے ہو ڈہے جاتے ہو یہ کون بڑا کام ہی ایک ناخنگیر سے ترکی تمام ہی غرضکہ حجام نے شہادت سلطان الشہدا کا بیڑا اوٹھا کر سو اشرفی انعام پایا ناخنگیر زہر آلودہ بنا کر نذر لایا حضرت نے فرمایا تو کون ہی کہان سے آیا کہا قدیم سے مسلمانونکا میراثی کہلاتا ہون اب سنگد لونکی چوٹی پکڑکر مونڈ کھاتا ہون چوٹی اونکی غلام کے ہاتھ مین رہے

ہر وقت مونڈنے کی گھات میں ہی جب موقع پا کر قصد کرتا ہوں چوٹی پکڑ کر جاندر گز گز کچھ لے ہی مرتا ہوں حضور میں روزگار کو آیا ہوں ناخنگیر نذر کو لایا ہوں حضرت نے ناخنگیر کو لیلیا دو اشرفی دیکر رخصت کیا وہ خوش خوش گھر آیا اپنے نزدیک کام کر آیا حضرت نے ایکروز اوسے داہنے ہاتھ کے ناخن پر لگایا تر اصدمہ اوٹھایا اونگلی ہل گئی تیزی سے کھال چھل گئی چہرہ زرد جسم پسینے میں تر ہوا زہر کارگر ہوا ضبط کیا نہو سکا لیٹتے ہی غش آیا لوگون نے زہر مہرہ پلایا امیران لشکر گرد پھرتے تھے زمین پر گرتے تھے جان و دل سے نثار تھے نہایت سوگوار تھے لشکر مین حشر بپا تھا ہر شخص مصروف بکا تھا کچھ دیر کے بعد سمیت زائل ہوئی صحت حاصل ہوئی غسل کر کے صدقہ دیا دیوان عام میں جلوس کیا لشکر مین جان تازہ آئی سر نو زندگی پائی اللہ اللہ مصور ازل نے عجب حسن و جمال فہم و فراست باکمال صفات صوری و معنوی سے آراستہ کر کے اخلاق محمدی سے پیراستہ کر کے دولت سرمدی عطا فرمائی تھی یہ تصویر دست قدرت سے بنا کر صنعت دکھائی تھی اپنے عہد مین لاثانی تھے حیران بہزاد و مانی تھے او سپر منکران نگونسار کور باطن بد اطوار یہ جمال جہان آرا دیکھکر ولایت پر ایمان نہ لائے بمصداق مَن یُضلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ برسر مقابلہ آئے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِھِم وَعَلٰی سَمعِھِم وَعَلٰی اَبصَارِھِم غِشَاوَۃٌ اونکو حسب حال تھا ہر کور باطن بدخصال تھا صاحب مرأت مسعودی فرماتے ہیں اپنی داستان سناتے ہیں کہ ایک بار ابتدائے عالم سلوک مین مجھے جلوۂ جہان آرا نظر آیا چار سال دل کو بیقرار پایا جب حضوری دوام حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی اور واقعی عالم ظاہر و باطن مین کوئی شے عشق معبود حقیقی کے برابر نہ پائی وہ خوب ماہر ہے جسے یہ نعمت ہاتھ آئی

قطعہ

زین نکتہ خبر ندارد دل بے ذوق چہ جوئید	در عالم معنی نہ کجا ئید بگوئید
سرمایۂ عمر ست ہمین عشق درین دہر	گر عشق ندارید چہ دارید بگوئید

قصہ مختصر ملک نوگیر مین بدعملی کا خیال ہوا فساد کا احتمال ہوا فوراً امرائے نامدار اطراف دیار کو زبان تحریر فرمائے شتر سوار بھجوائے مفصل حال لکھدیا غسل صحت سے آگاہ کیا پھر تحفہ خاص

سالار ساہو کو کیفیت مفصل تحریر کی اوسوقت عمر شریف پندرہ برس کی تھی قاصد کا ہیلر مین آیا صحت نامہ لایا پہلوان لشکر کو حجام کی حرکت کا ملال ہوا اس صدمے سے حضرت ستر معلے کا عجب حال ہوا محبت فرزند دلبند مین دل طپان تھا لب پر نالہ و فغان تھا بار بار خطا پڑھواتی تھین پچھاڑین کھاتی تھین غش پر غش آتے تھے سالار ساہو سمجھاتے تھے بی بی شکر کی جا ہے صدقہ دینا روا ہے خدا نے جان بچائی آپ نے صحت کی خبر پائی جواب مین یہ فرماتی تھین رو کر سناتی تھین کیا کرون دل اوچھلتا ہی کوئی کلیجہ ملتا ہے بے دیکھے آرام نپاؤن گی اسی صدمہ مین مرجاؤنگی آخرش بارھوین روز صدمۂ فراق دلبند مین جان بحق تسلیم کی سنہ ۴۲۰ھ مین دنیا سے رحلت کی

قطعہ تاریخ وفات حضرت ستر معلی

جنت مین گئین عفیفۂ دہر | حوران جنان ہوئین قدمبوس
ہجری تاریخ ہاتف غیب | بولا افسوس آہ افسوس
۴۲۰ھ

سالار ساہو نے بڑا غم کیا سخت ماتم کیا پھر جنازہ غزنین بھجوایا خود ستر کھ مین قدم رنجہ فرمایا سلطان الشہدا کا ستر کھ مین خبر وفات ستر معلے کی سنکر دل گھبرانے لگا کلیجہ منہ کو آنے لگا خون دل نے جوش کیا محبت مادری نے بیہوش کیا غش پر غش آتے تھے پچھاڑین کھاتے تھے خواب و خور حرام تھا گریہ و زاری سے کام تھا ہر دم ستر معلے کا نام ورد زبان تھا لب پر نالہ و فغان تھا جب بیتابی سے گھبراتے تھے یہ فرماتے تھے مخدومۂ عالم نے ہماری بیماری سنکر جان دی مجھے خبر بھی نکی اب ہر دم میرے ناز کون اوٹھائے گا دست شفقت سینے پر پھرائے گا مجکو اس چرخ نیلی لباس نے روز سیاہ دکھایا غربت مین بیسر بنایا اب دنیا سے دل سیر ہے موت مین کیا دیر ہے ایسے کلام درد انگیز فرماتے تھے کہ سننے والون کے کلیجے پھٹے جاتے تھے جب بہت گھبرائے یہ کلمات زبان پر لائے نوحہ ماتم مستزاد

رو رو کے یہ فرماتے تھے خود سید سالار ای مادر غمخوار | سر سے مری سایہ اوٹھا اب آپکا یکبار ای مادر غمخوار
تکلیف مری سنکے تمھین تاب نہ آئی کیون جان گنوائی | اب آپکے ماتم مین مری زیست ہی دشوار ای مادر غمخوار

افسوس کہ غزنین کو گئی لاش تمھاری باگریہ و زاری
خادم کی مصیبت سے تمھین کچھ بھی خبر ہے کیا حال بسر ہے
اب کون مجھے پیار سے فرزند کہے گا اور ناز سہے گا
مانگیگا بھلا کون میری فتح کی منت خالق سے بمنت
میں زندہ رہا آپ نے جان اپنی گنوائی کیا دیتا دکھائی
دنیا میں میسر نہیں ہونیکی زیارت ای صاحب عفت
بچپن سے رہا سر پہ مرے آپکا سایہ یا باپ کا پایا
اشرار کے نرغہ میں مجھے چھوڑ دیا آہ دل تنگ ہے واللہ
کانٹا جو مرے لگتا تھا آپ ہوتی تھیں بیچین مخدومہ کونین
اس غم سے جگر چاک ہے مجروح ہے سینا دشوار ہے جینا

میں نے کبھی پایا بھی نہیں آپ کا دیدار ای مادر غمخوار
بیتابی سے سر مارتا ہوں سنگ سے ہر بار ای مادر غمخوار
ماں کہکے پکاریگا کسے آپ کا دلدار ای مادر غمخوار
اب کون کہیگا مجھے فرزند خوش اطوار ای مادر غمخوار
بن ماں کے رہی ہو نہیں شاد ان سے ہو کفار ای مادر غمخوار
اب روز قیامت پہ گیا آپ کا دیدار ای مادر غمخوار
اب کوئی بھی یاور نہیں جز خالق غفار ای مادر غمخوار
آباد کیا آپ نے فردوس کا گلزار ای مادر غمخوار
اب دیکھیے اس غم میں مری چشم ہے خونبار ای مادر غمخوار
یاں کون محبت سے کریگا مجھے اب پیار ای مادر غمخوار

کس منہ سے عنایت کہی اس غم کی حکایت فرقت تیرے تھی حضرت
اک غم کا ہوا تیر کلیجے سے مرے پار ای مادر غمخوار

اب سالار ساہو کو ستر کھ کا سفر ہے لشکر مخالف زیر و زبر ہے کڑہ مانک پور کی جنگ سخت کا بیان ہے سلطان الشہدا کے شیر مارنے کی داستان ہے پھر بہرائچ آنا غنیم کا بھاگ جانا

نیزۂ قلم میدان رزم کڑہ مانک پور میں علم ہے مرات مسعودی میں رقم ہے جب سالار ساہو صدمۂ ملال سلطان الشہدا سمیت ستر کھ میں آئے سالار مسعود استقبال کر کے دولت سرا میں لائے جشن شاہانہ تین شبانہ روز تک ترتیب دیا سامان نشاط مہیا کیا ارکان دولت ملازمت سے ممتاز ہوے خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوے سرحد کے افسروں نے لشکر کے بہادروں نے تقویت پائی مخالفوں پر خرابی آئی چند روز کے بعد ملک فیروز شہ آئے

تین جاسوسون کو گذر دریاے سرد سے مع خطوط پکڑ لائے دو جادوگر جو رایان کڑہ مانک پور کی طرف سے آئے تھے زین ولگام پر سحر لائے تھے تیسرا وہی حجام بدانجام جسنے قتل کا بیڑا اوٹھایا تھا ناخن گیر پر زہر لایا تھا سلطان الشہدا نے دو کی جان بخشی فرمائی سالار ساہو کے حکم سے حجام کی قضا آئی سرہنڈا تھا اوسے پڑے برق شمشیر سے چھوٹے پڑے پھر خطوط سے لفافہ کھل گیا راز مخفی پلہ فہم مین تل گیا یہ خطوط رایان کڑہ مانک پور نے اس مضمون کے لکھے تھے رایان نواحی بہرائچ کو بھیجے تھے کہ مسلمانون نے تنگ کیا ملک چھین لیا اگر ہم اور تم ملجائین شاید فتح پائین پہلوان لشکر نے جاسوس کڑے اور مانکپور مین تعین فرمائے وہ یہ خبر لائے کہ دونون مردود بڑے غافل بے وقوف ہین دختر دبیر کی شادی مین مصروف ہین جنگ کا خیال نہین فکر مآل نہین سالار ساہو شبا شب کوچ کرکے جب قریب آگئے فوج کے دو غول بنائے ایک نے کڑے کو کڑا ایکر حلقہ کیا دوسرے نے مانک پور کو گھیر لیا فوراً ہر دو مقام پہ جا پڑے خوب لڑے دونون گرفتار ہوے ذلیل وخوار ہوے ہتھکڑی ڈالکر کڑے سے مانک پور سے نکال کر ستر کھ کو چالان کیا کڑے مانک پور کو لوٹ کر ویران کیا خزانہ بیشمار پایا ہر لشکری لونڈی غلام باندہ لایا یہان سالار مسعود نے قیدیون کو بہرائچ بھیجدیا سالار سیف الدین کے سپرد کیا پھر پہلوان لشکر نے ملک عبداللہ کو کڑے کا حاکم کیا اور ملک قطب حیدر کو مانک پور دیا خود ستر کھ مین آئے سجدہ شکر کا بجالائے اس معرکے مین مخالفون کا حوصلہ ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا متفق ہوکر بہرائچ کا محاصرہ کیا سالار سیف الدین کو گھیر لیا ادھر سلطان الشہدا اور سالار ساہو شکار کو سوار ہوے بعد از سلطان الشہدا تنہا شیر ببر سے دوچار ہوے وہ پہلو رخت کی جھاڑی مین غرایا پھر تڑپ کر سامنے آیا اسداللہ کے پوتے پہ وار کیا آپ نے خالی دیا پھر ڈپٹ کر للکارا کلائی پکڑ کر تلوار سے مارا پہلوان لشکر نے یہ حال سنکر شکر کا سجدہ کیا مسکان پر آکر صدقہ دیا اوسی رات کو بہرائچ سے سالار سیف الدین کی عرضداشت آئی شورش غنیم کی خبر پائی

سلطان الشہدا پہلوان لشکر سے رخصت کے طلبگار ہوے مقابلے پر تیار ہوے آپ نے منع کیا سینے سے لگا لیا فرمایا تو میری جان ہے پدر ضعیف چند روز کا مہمان ہے عمر آخر ہوئی وقت رحلت قریب آیا ہے زندگی سے جی گھبرایا ہے اس وقت مین میری جدائی گوارہ نکرو جگر پارہ نکرو سلطان الشہدا بھی رونے لگے پدر ضعیف پر نثار ہونے لگے کہا فی الحال رخصت کیجیے اجازت دیجیے چندے شکار مین دل بہلاؤن گا پھر چلا آؤن گا اور بحال غیب سے آگاہ تھے کہ آخری دیدار ہے یہی مشیت پروردگار ہے غرضکہ بجد وکد سترھوین شعبان ۴۲۳ھ ہجری مین بہرائچ آئے اعدا تاب مقابلہ نہ لائے نوک دم فرار ہوے حضرت مصروف سیر و شکار ہوے جب تالاب سورج کنڈ پر جاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ اس زمین مین بوے وطن ہے ہمارا یہی مدفن ہے یہ سورج کنڈ بڑا پرستش کا مقام تھا بالارک تصویر کا نام تھا آفتاب کی تصویر پتھر پر بنی تھی سورج کنڈ کے کنارے پر یہ سورج مکھی جمی تھی بہرائچ کو اوسی کے نام سے بسایا تھا معبد اپنا بنایا تھا سورج گہن کے روز مشرق و مغرب کے ہنود سردار بڑے مہنت زناردار جماعت کثیر مرد و عورت جوان و پیر صبح سے شام تک پرستش کرتے تھے اوسی پتھر پر ناک رگڑتے تھے یکشنبہ کو بڑا ازدحام ہوتا تھا خلائق کا کثرت سے مقام ہوتا تھا سلطان الشہدا یہ حال دیکھکر فرماتے تھے یارون کو سناتے تھے کہ جب ہم یہان اسلام جاری کرینگے سب اطاعت ہماری کرین گے

نوحۂ محشر رحلت پہلوان لشکر پھر سلطان الشہدا کا خواب مین شہادت کی بشارت پانا سیر دنیا سے سیر ہو جانا

خامۂ سیاہ لباس خونابۂ دل بہاتا ہے مرثیۂ غم و سوز ماتم یون سناتا ہے کہ پہلوان لشکر کو مفارقت نے ایسا ستایا پندرھوین شوال کو روتے روتے درد سر ہوا یارون سے

وصیت کی سترکھ مین دفن کرنے کی اجازت دی پھر چبیسوین شوال ۲۳ ۴۲۴ھ ہجری کو دردسر مین رحلت کی مؤلف نے یہ تاریخ لکھدی

قطعہ تاریخ وفات

حضرت ساہو مہ برجِ کمال | شد فنا فی اللہ در راہِ خدا
سال تاریخش عنایت وقت فکر | گفت ساہو طالب براہِ بقا ۴۲۴ھ

بہرایچ مین قاصد آیا عبد الملک فیروز کی عرضداشت لایا معظم خان و شرف الملک و نظام الملک و ظہیر الملک و عین الملک و ملک نیکبخت نے پہلے مصلحتاً چھپایا پھر باہم یکجا ہوکر یہ حادثہ سلطان الشہدا کو سنایا حضرت سلطان الشہدا کی گریہ و زاری لشکر کی بیقراری کے لکھنے سے قلم کے جگر مین شگاف ہی صریر خامہ مین صدائے آہ صاف ہے ایک حشر عظیم بپا تھا واحسرتا کا شور مچا تھا حضرت پچھاڑین کھاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ خواجہ احمد کی شرارت سے ہم جلاوطن ہوے گرفتار رنج و محن ہوے کاہیلر مین والدہ ماجدہ نے رحلت پائی والد ماجد کو سترکھ کی زمین پسند آئی ہمکو زغۂ اشرار مین دشت پرخار مین چھوڑ گئے وہ خود دنیا سے مُنہ موڑ گئے کاش اس وقت نزع مین مین اپنے اقربا پاس ہوتا تو اپنی یتیمی پہ نروتا اب کون مصیبت مین دلداری کرے گا دست شفقت سر پہ دھرے گا میرے پسینے پر کون خون گرائے گا سینے سے لگائے گا آبا جان کہکے کس سے کلام کرون گا سترکھ مین جاکر کسے سلام کرون گا ہان زیارت مزار ہے جس سے دل فگار ہے جنگ مین مددگار کا سہارا نرہا کوئی بزرگ ہمارا نرہا پھر کلیجہ تھام کر پچھاڑین کھانے لگے رو رو کر یہ فرمانے لگے

ماتمنامہ

قبلۂ بحر و بر کا ماتم ہے | کعبۂ خشک و تر کا ماتم ہے
مجھپہ جو جان و دل سے عاشق تھا | اوسی سینہ سپر کا ماتم ہے
فوج مین ہو رہا ہے حشر بپا | آج میرے پدر کا ماتم ہے

ہند سے جسنے شرک دور کیا — اوس مجاہد بشر کا ماتم ہے
کیون نہ سر پیٹون صدمۂ غم سے — میت درد سر کا ماتم ہے
خاک سر پر نہ کیون اوڑاؤن مین — پدر نامور کا ماتم ہے
تھا جو سردار لشکر اسلام — اوس فرشتہ سیر کا ماتم ہے
غم کا اک ابر دل پہ چھایا ہے — شہر والا گہر کا ماتم ہے
تھا جہان جسکے نور سے روشن — اوسی رشک قمر کا ماتم ہے
جسنے شیرون کا زہرہ آب کیا — آج اوس شیر نر کا ماتم ہے
فاتحہ خیمہ کا پڑھو یارو — ہند کے تاجور کا ماتم ہے

دس روز تک یہی حال رہا صدمہ کمال رہا کھانا پینا حرام تھا بڑا کہرام تھا لشکر مین حشر بپا تھا کہرام مچا تھا گیارھوین دن ارکان دولت نے سمجھایا اور رو کر سنایا کہ خدا کی رضا پر راضی ہو کر ضبط فرمائیے انتظام ملک مین دل بہلائیے ورنہ یہ کارخانہ درہم ہو جائے گا کچھ بن نہ آئے گا اس عرصے مین در دولت خاص پر مجمع عام ہوا خلقت کا ازدحام ہوا حضرت نے ایک ممبر بلند پر جلوہ فرمایا لوگون کو مخاطب ہو کر یہ سنایا کہ اے تمھارے سردار نے دنیا سے انتقال فرمایا خلد برین کو بسایا اب تم کو اختیار ہے ہر سردار اپنے کام کا مختار ہے جسکو لائق پاؤ افسر بناؤ مجھ ضعیف کو ایک گوشہ بس ہے عبادت معبود کی ہوس ہے ریاست سے بیزار ہون محبت خدا کا طلبگار ہون میری التماس دست بستہ قبول کرو مجھے اس بار عظیم کی تکلیف نہ دو مین تمھارا مرہون احسان ہون تو بیٹے کا مہمان ہون پھر اپنی بھی وہی راہ ہے فردوس آرامگاہ ہے یہ کہکر زار زار رونے لگے ارکان دولت نثار ہونے لگے سب نے آواز بلند شور مچایا دست بستہ ہو کر یہ سنایا کہ ہم تابعدار جان نثار ہین حضرت ہمیشہ سے ہمارے سردار ہین ہم ایسا عادل خدا دوست کہان پائینگے جسے سردار بنائینگے یہ کہکر پہلے سالار سیف الدین نے نذر دکھائی پھر باری باری سبکی

نوبت آئی اوسیوقت عبدالملک فیروز کو حاکم سترکھ کا کر کے خلعت سر و پا مع اسپ و شمشیر
روانہ کیا ایک تسلی نامہ لکھدیا پھر تمام امراے نامدار اطراف و دیار کے نام فرمان صادر فرمائے
خلعت ماتمی بھجوائے پہلوان لشکر کے مزار پر صدہا قرآن خوان مامور کیے محتاجون کو صدقے
دیے خود انتظام بہرائچ مین دل بہلانے لگے سیر و شکار کو جانے لگے اکثر فرماتے تھے یارونکو
سناتے تھے کہ ہم جبسے ہند مین آئے ہزارون صدمے اوٹھائے اور بہرائچ مین اگرچہ جنگل
ویرانہ ہے زاغ و بوم کا آشیانہ ہے مگر طبیعت بہل جاتی ہے اس زمین سے بوے اخلاص
آتی ہے حاضرین طرز کلام سے پہچان گئے خلاصہ مطلب جان گئے کہ ہمکو پہر آگاہی سناتے
ہین در پردہ وصیت فرماتے ہین اوس وقت فوراً بات کو ٹال دیا اور طرز پر کلام کیا مگر
روز بروز شوق وصال الٰہی بڑھتا جاتا تھا کاروبار دنیا سے دل گھبراتا تھا القصہ اسی طرح
تین مہینے شادی غم نما مین گذرے محرم کا مہینا آیا آپ نے آغاز سال کا جشن ترتیب فرمایا
ارکان دولت کو خلعت وخدمات سے سرفراز کیا محتاجون کو زر نقد دیا اور خود وضو کر کے
حجرے مین قدم رنجہ فرمایا عبادت الٰہی مین سر جھکایا پڑھتے پڑھتے غافل ہو گئے آنکھ لگ گئی
جانماز پر سو گئے خواب مین سالار ساہو کو مع لشکر لب دریاے گنگ پایا شادی کا رنگ
پایا محفل طرب آراستہ فرش بچھا تھا سامان بزم طرب مہیا تھا جناب سترمعلے کے ہاتھ مین
پھولون کا ہار تھا آمد فرزند کا انتظار تھا سلطان الشہدا کو دیکھکر سینے سے لگا لیا ہار گلے
مین ڈال دیا فرمایا بڑی شادی کا سامان تیار ہے فقط تمھارے آنے کا انتظار ہے اتنے مین
لشکر کی آواز سے بیدار ہوے خواب سے ہوشیار ہوے وضو کر کے بعد فراغ نماز
دیوان عام مین جلوس فرمایا فقرا و علما کو خواب سنایا عالمون نے تعبیر کی کتاب مین سترھوین
باب مین کیفیت خواب تحریر پائی اور یہ تعبیر پائی جسکو ایسا خواب نظر آئیگا جلد رتبہ
شہادت پائیگا یہ سنکر حضرت کا چہرہ بحال ہوا رفع ملال ہوا فرمایا فضل الٰہی شامل حال
ہے آب معبود حقیقی کا وصال ہے پروردگار ہمکو اور ہمارے سب دوستون کو اس

رتبے سے سرفراز فرمائے میراث اسد اللہ الغالب سے ممتاز فرمائے

اب ہنود بہرائچ سے سخت لڑائی ہی اکیس تاجداران ہند سے دریاے کتھلا پر صف آرائی ہے پھر فتح پانا باغ لگانا اور راے جوگیداس والی جولہ اور گوبنداس کا آدمیت سے پیش آنا قاصد بھیجکر اطاعت مین سر جھکانا

دوسرے روز وکیل رایان بہرائچ کا ملک حیدر کے ساتھ حضور مین آیا اس مضمون کا عریضہ لایا کہ آپ نے اس ولایت مین آنا جانا مگر تیغ ہندی کا لوہا نہ پہچانا اللہ اپنی فوج پر رحم فرماؤ سیدھے چلے جاؤ حضرت نے جمعیت فوج کا استفسار کیا اونسے اکیس تاجدارونکا نام لیا کہ راے رائب و راے سائب و ارجن و بھکن و گنگ و کلیان و مکر و شنکر و کرن و بیربل و اجی پال و سری پال و ہربال و ہرگرن و ہرگھو و نرہر و رجو و ہاری و نرائن و دلو و نرسنگ بہا بہر مین کئی لاکھ سوار سے جنگ پر آمادہ ہین بیشمار پیادہ ہین حضرت نے ملک نیکدل کو مع سات آدمی کے ہمراہ قاصد کے کیا یہ حکم دیا کہ خود جا کر جواب خط کا زبانی سناؤ حقیقت جمعیت لشکر کی دیکھ آؤ الحاصل ملک نیکدل نے بہا بہر مین ہر راجہ سے ملاقات کی بعد اداے رسم سلام یہ بات کی کہ سالار مسعود اس ملک کی سیر و شکار مین چندے دل بہلائینگے پھر چلے جائینگے بہتر ہے باہم ایک قول و قرار ہو جاے طریق صلح استوار ہو جاے باہم اس ملک کو آباد کرین رعایا کو شاد کرین اون اجل رسیدون نے جواب دیا غرور سے یہ کلام کیا کہ جب تک ہمارے تمھارے ایک لڑائی ہو گی صفائی ہوگی جب غالب و مغلوب ہو جائینگے پھر راہ راست پر آئینگے راے کرن نے کہا کہ تمھارے حق مین یہان سے چلا جانا بہتر ہے آمادۂ جنگ ہمارا لشکر ہی اور راے کلیان سب مین ہوشیار تھا آل کار سے خبردار تھا کہنے لگا صاحبو عقل کے

ناخن لو سمجھکر جواب دو معاذ اللہ کیا سالار مسعود ڈرکر صلح کا پیام کرتے ہین جو آپ یہ کلام
کرتے ہین اونکو فقط آزمانا ہمارا منظور ہے ہمارے نزدیک اونکی طرف سے پیام صلح
دور ہے اگر وہ راضی ہو تو صلح کرلو ورنہ شکست کھاؤگے پچتاؤگے یہ بلا کا جرار ہے
فخر اسفندیار ہے غزنین مین خواجہ احمد کو خیال مین نہ لایا سلطان سے آزردہ ہوکر
ہند مین آیا مرگ پدر مین ستر کھہ کا رخ نہ کیا ملک کا انتظام یہین سے کرلیا اب بھی یہی
کلام ہے ہر جرار سے پیام ہے کہ جسے حوصلہ ہو سامنے آئے جرات دکھائے ہر چند
راے کلیان نے سمجھایا کسیکے خیال مین نہ آیا ملک نیکدل نے حاضرین جلسہ کے تیور
بیڈھب پائے اپنے لشکر مین سوار ہو آئے سلطان الشہدا سے سب ماجرا بیان کیا
پھر بصلاح تجربہ کاران بعد مغرب کے کوچ کا سامان کیا اس عرصے مین مخالف آگے
بڑھ آئے تھے دریاے کتھلا پر مورچے لگائے تھے سلطان الشہدا ابھی صبح ہوتے ہی
قضاے مبرم کی طرح جا پڑے اس انداز سے لڑے کہ سالار سیف الدین کو ہراول لشکر
فرمایا اور سردارون کا چپ و راست آگے پیچھے پرا جمایا خود بدولت سبکے درمیان ہوے
لشکر کی جان ہوے وہ اجل رسیدہ ایک بار لشکر پر ایسے گرے کہ زندہ نہ پھرے سالار
سیف الدین نے فوج کو دو پہر تک لڑایا پھر میان رجب اور امیر خضر اور امیر نصر اللہ نے
سید ہی طرف سے اور امیر ترکان و امیر بازیدنے بائین جانب سے گھوڑا اوڑایا سلطان الشہدا
بھی پنجہ سلیمانی فتح کی نشانی علم کرکے گھس پڑے خوب لڑے لاکھون ملچھ مارے ہزارون
سر اوتارے لڑائی فتح کی شکست فاش دی پھر جسکا منہ جدہر پھرا ادہر کا راستہ لیا
چند گروہ لشکر اسلام نے پیچھا کیا اسباب بہت لوٹا کر پانچ راجہ نامی کو قید کرلائے پھر اپنے
شہیدون کے لاشے گڑوائے اس معرکے مین بہت سردارون نے شہادت پائی آٹھ روز
کے بعد بہرائچ کو معاودت فرمائی سلطان الشہدا جب سورج کنڈ کے قریب آئے گرمی سے
گھبرائے ایک مہوے کے سایے مین سورج کنڈ کے متصل سستانے لگے یہ فرمانے لگے

کہ اس درخت سے مجکو ایک محبت ہی اسی زمین سے الفت ہی حشر تک ہمارا یہان مقام ہوگا
یہ خطہ دار الاسلام ہوگا لوگ ہماری زیارت کو آوینگے چادرین چڑھاوینگے ہنود بھی مرادین مانینگے
قبلہ حاجات جانینگے پھر لشکر کے بلیدارون کو بلایا یہ فرمایا سوا اس درخت کے تمام جنگل درخت
جھاڑی جھنڈی کاٹ ڈالو زمین صاف نکالو ولایتی روشین بناکے ہر قسم کے درخت لگاؤ
باغ بناؤ اور ایک چبوترہ اونچا سا اس درخت کے نیچے ہماری نشست کے واسطے تیار ہو گرد
بیلا چنبیلی گلاب کیوڑا سیوتی کیتکی کی قطار ہو درمیان مین مختصر سا بنگلہ ہو چار طرف سبز جنگلہ ہو
ہم جب تک یہان قدم نہ جمائینگے ظلمت جہالت وپرستش آفتاب کی نہ مٹائینگے رواج اسلام
نہوگا کچھ انتظام نہوگا پھر میان رجب کو یہ خدمت سپرد کرکے بہرائچ مین تشریف لائے اور آدمی
جابجا مقرر فرمائے کہ ہر قسم کے درخت ہندی جہان پاؤ میان رجب کو پہونچاؤ یہان میان
رجب نے چار روز مین تمام جنگل صاف کردیا میدان شفاف کردیا سورج کنڈ کے گرد سو
بیگھہ پختہ سے زیادہ زمین نکالی باغ کی روش ڈالی ہر طرح کی گلکاری ہونے لگی باغ کی
تیاری ہونے لگی ولایتیون نے اپنی اپنی صنعت دکھائی دنیا مین بہشت بنائی ایک روز
خود بدولت چبوترہ پر جلوہ گر تھے حاضر افسران لشکر تھے کہ ایک وکیل راے جوگیداس کا
کوہ جولہ سے تحائف نذر لیکر ملک حیدر کے ہمراہ حاضر آیا تھوڑی دیر کے بعد دوسرا وکیل
گوبنداس کا تحائف پیشکش نذر لایا تمناے قدمبوسی راے جوگیداس و گوبنداس کی
بیان کی اطاعت اسلام کی عیان کی حضرت نے وکیلون کو خلعت و انعام دیا اور وقت
رخصت یہ پیام دیا کہ خاطر جمع سے اپنے ملک مین آرام کرو اطاعت اسلام کرو ہمسکو
تمھاری ملاقات کا شوق کمال ہی اس انسانیت سے دل بحال ہے اونکے بعد اطراف
کے راجہ شکست کھاکر ظاہرا رجوع لانے لگے نذرین بھجوانے لگے مگر پوشیدہ نامداران
اطراف کو خط بھجواتے تھے فوج جمع کرتے جاتے تھے

اب شہر دیو اور بہردیو کا فراریون سے متفق ہوجانا فوج کثیر لاکر

لب دریای گھگلا پر پراجمانا گوکھر و زہر آلودہ بچھا کر آتشبازی چھوڑنا پھر سلطان الشہدا کا فتح پانا

جب فراریون نے کل سرداران ہند کو یہ تحریر کیا کہ اس لڑکے نے ملک ہمارے آبا و اجداد کا لڑکے لے لیا اگر تم سب ملکر ہماری مدد کرو بہتر ہے ورنہ سب کارخانہ ابتر ہے سب نے منظور کیا یہ جواب دیا کہ تم مسلح تیار ہو رہو آمادۂ پیکار ہو رہو ہم بھی مدد کو آتے ہین فوج بیشمار لاتے ہین پھر چند روز مین راے شہردیو بجولی سے آیا اور راے بہردیو سگونہ سے جمعیت بیشمار لایا اور ہزارون گوکھرو آہنی زہر آلودہ بنوا کے زمین پر بچھوائے پھر آتشبازی منگائی فوج پہاڑون سے بلائی دو مہینے مین سب سامان درست کیا دریاے گھاگرا پر مورچہ لیا اور ایک پیام رسان خدمت مبارک مین آیا یہ پیام لایا کہ بہتر ہے ہمارا ملک چھوڑ جاؤ یا مقابلے پر آؤ حضرت نے جواب دیا برہم ہوکر یہ خطاب کیا کہ خبردار ہو جانا ہوشیار رہو جانا ہم آتے ہین پھر بھگاتے ہین اور ملک حیدر و سالار سیف الدین و امیر نصراللہ و امیر خضر و سید ابراہیم و نجم الملک و ظہیر الملک و عین الملک و شرف الملک و نظام الملک و قیام الملک و نصرالملک و میان رجب کے مشورے سے صبح کا کوچ قرار پایا اس عرصے مین پرچہ اخبار آیا کہ غنیم نے مویشی لشکر کے پکڑ لیے رسیون مین جکڑ لیے سلطان الشہدا جوش شجاعت سے خیمۂ سلیمانی ٹیک کر ادھر بڑھے ہوے آمادۂ جنگ چھوٹے بڑے ہوے نقارے کوچ کے بجنے لگے کوس و قرنا گرجنے لگے ایک آن مین آپہونچے تہ شمشیر دھر لیا میدان خالی کر لیا ناریون نے جلکر آتشبازی کو آگ دی غازیون نے گھوڑون کی باگ لی آتشبازی کے شور سے گھوڑے بھڑکے سوار گر پڑے گوکھرو پر زہر گڑے بہت غازیون نے شہادت پائی جنگ عظیم پیش آئی سلطان الشہدا اس حال سے آگاہ ہوے دوسری طرف سے روبراہ ہوے فوج غنیم کو بیچ مین گھیر لیا ایک کو بھی زندہ جانے نہ دیا اونیس برس کی عمر مین کوسون تک بھگایا دریاے گھگلا پر ڈیرا جمایا پھر شہیدون کو دفن کیا لشکر کا جائزہ لیا ایک حصہ شہید شمار مین آئے دو حصے زندہ پائے فاتحہ خیر کا پڑھکے

آگے بڑھکے تین مقام فرمائے پھر بہرائچ تشریف لائے شہادت یاران ہمراہی سے ملول
ہوے دل بہلانے کو باغ کی آرایش مین مشغول ہوے کبھی اوسی چبوترے پر لب
سورج کنڈ جلوس فرماتے تھے ہنود اوسی طرف سے تالاب پر آتے تھے بالارک پر
ہار پھول چڑھاتے تھے حضرت بت بالارک کو دیکھکر رہجاتے تھے میان رجب مزاجدان
عرض پیرا ہوے یون گویا ہوے کہ حضرت یہان گاہ گاہ نماز ادا فرماتے ہین اور ہنود
اسی راہ بت پوجنے آتے ہین حکم ہو تو اس بت کو توڑ ڈالون بالارک کا رگ و ریشہ
نکالون سورج کنڈ پٹ جائے زمین ہموار نکل آئے آپ نے متبسم ہوکر فرمایا یہ راز خدا
تمھارے فہم مین نہین آیا فرشتے ظلمت جہل اس مقام سے دور فرماتے ہین نور اسلام کا
مثل آب حیات کے چھڑک کر بچھاتے ہین چند روز مین یہ ظلمت خود بخود دور ہو جائیگی
حکم خدا سے یہ زمین پر نور ہو جائیگی مشیت ایزدی پر اپنی نظر ہے غیب کی سب خبر ہے
مگر جب بوی شرک آتی ہے طبیعت گھبراتی ہے پھر ادب احدیت سے ضبط کرتا ہون صفت
قہاری سے ڈرتا ہون یہ فرما کے حالت وجد مین آئے میان رجب گھبرائے خوف سے
تھرائے دست بستہ ہوکر زبان پر لائے میری عقل ظاہری کا قصور ہے بصارت باطنی
سے بندہ مجبور ہے عفو کا امیدوار ہون بہت شرمسار ہون اور اکثر ناواقفون کا میان
رجب کو خواہرزادہ سالار مسعود اور بعضون کا پدر سلطان فیروز شاہ جاننا محض خلاف
حق سے دور ہے انکا کمترین بندگان سلطان الشہدا اور نہایت تند مزاج ہونا صحیح مسطور
ہے اور حضرت سلطان الشہدا کا نام اکثر دیار مین بالے میان و غازی میان سالار غازی
و نواح دہلی مین بہر جلیم و خراسان مین سالار رجب ہی مگر تواریخ مین سالار مسعود غازی لقب ہے
انکا اصل بعد دو گھڑی کے حضرت حالت اصلی پر آئے دو چار ماہ عالم شہود وحدت وجود مین
مزے اوڑائے ہمت و شجاعت و فہم و فراست جود و سخاوت مین طاق تھے حسن یوسفی
خلق محمدی ولایت حیدری کمالات عرفان مین شہرۂ آفاق تھے اللہ تعالے نے بعد حضرت

سلطان الشہدا کے ایسا مجموعۂ صفات دوسرا خلق نہین فرمایا کسی ولی اللہ نے یہ رتبہ نہین پایا

اب بڑی قیامت ہی سلطان الشہدا کی شہادت ہی پھر سید ابراہیم کا بہرائچ سے مقتل مین آنا خواب مین بشارت شہادت پانا حسب ارشاد سلطان الشہدا جسد مبارک و سکندر دیوانہ و اسپ مادیہ وفادار کو دفن فرمانا پھر شہر دیو کو مار کر شہید ہوجانا

شب رنگ خامہ واسطہ نشان مسطر یہ غم کی سکندری کھاتا ہے صفحہ کاغذ پیتاب ہوکر لوٹا جاتا ہے روشنائی کی ظلمت مین منہ چھپاتا ہی شنگرفی سے اشک خونی کی کیفیت دکھاتا ہے غازیون کو رولاتا ہی یہ صداے دلسوز سناتا ہے کہ ایک روز کوئی ہرکارہ جمعیت اعدای ہزیمت خوردہ کا قریب بہرائچ تک پرچہ لایا حضرت نے تمام ارکان دولت پیادہ سے سوار تک متصدی سے خدمتگار تک سبکو دیوان عام مین بلاکر فرمایا یارو تمنے آجتک وطن سے ہمارا ساتھ دیا حق رفاقت برادری ادا کیا مین تمھارا احسان مند ہون دل سے خورسند ہون اب موت کا سامنا ہے وقت آخر یہ التجا ہے کہ جسکو مین نے ستایا ہو یا کسی نے مجھسے آزار پایا ہو معاف کرے دل کو صاف کرے فراق صوری نزدیک ہے اب وصل وحدہ لاشریک ہی یہ سنکر سب آب دیدہ ہوکر رونے لگے گرد پھر کر یہ کہنے نثار ہونے لگے کہ ہم حضور کے فرمان بردار ہین شہادت کے طلبگار ہین خدا حضور کا سایہ ہمارے سرپر قائم رکھے ظل عاطفت دائم رکھے ہم اگر حضور پہ نثار ہوجائین دل کی مراد پائین حضرت نے فرمایا مرحبا جزاک اللہ مگر مدت دراز تک مہم سخت پیش آئی خدا کے فضل سے فتح پائی آپ تمام ہنود نے جماؤ کیا ہے لشکر انکا بے انتہا ہے اور ہمارا لشکر قلیل ہے اسکی کیا سبیل ہے ہم تو آبا و اجداد کا طریقہ نہ چھوڑین گے منہ نہ موڑین گے تمکو اگر ہماری خوشی منظور رہے تو سن لو کہ صاحب اہل و عیال وطن کو جائین اپنی جانین نہ گنوائین جسقدر مال و زر درکار ہو

خزانے سے لو ورنہ تمھاری جان جائے گی ہمپر بدنامی آئے گی تو خدا حافظ گھر جانیکا سامان کرو
ہمپر احسان کرو اور جو ہماری طرح بے گھر بار ہو شہادت کا طلبگار ہو خانہ بدوش ہو محبت الٰہی کا
جوش ہو اوسے اختیار ہے چاہے گھر ہو آئے چاہے ہمارے ساتھ مرجائے یہ فرماکر زار زار
رونے لگے سب سے ملکر رخصت ہونے لگے اوس وقت سلطان الشہدا کی گریہ وزاری لشکر
کی بیقراری ہر ایک سے لپٹ لپٹ کر رونا ارکان دولت کا گردھر کر نثار ہونا فوج کے کہرام
مچانے سے بیتاب ہوکر بلبلانے سے حشر بپا تھا عجب تلاطم مچا تھا جب نعرہ الوداع فرماتے
تھے طبقات ارض و سما تھراتے تھے اہل لشکر پتھرون سے سر مارتے تھے سب یہی پکارتے
تھے ہم ہزار جان سے قدم مبارک پر نثار ہین شہادت کے طلبگار ہین سبحان اللہ ہم گھر جائین
حضرت یہان شہادت پائین ہمارے دوش پر سر گران ہے اب یہین قبر ہے یہین مکان ہے
حضرت پر فدا ہونے کی آرزو ہے مرجانے مین آبرو ہے حیات ابدی اسی کا نام ہے دنیا ایک
نجس مقام ہے آلایش دنیوی سے روح کو پاک کرین گے جسم خاکی کو تہ خاک کرینگے حضرت
نے فرمایا بھائی خیر ہے کیون مفت جان دوگے کنبہ ویران کروگے خوشی سے گھر جاؤ اہل و
عیال کو دیکھ آؤ یہ سنکر سب نے کہا ہم ایسا نکرینگے حضرت کے ساتھ مرینگے حضرت نے فرمایا
جو یہی رضا ہے دیر کیا ہے پھر ہاتھ اوٹھا کر فاتحہ خیر کا پڑھا ذوق شہادت دل مین بڑھا
تمام نقد و جنس فوج مین تقسیم کیا فوراً صرف کر ڈالنے کا حکم دیا فرمایا ایسو ہو کچھ باقی رہجائے
بازپرس کی نوبت آئے دیکھو حضرت عیسی کے دامن مین سوزن اوجھی ہوئی ہی آسمان پر
جانے سے کیا حال ہوا فلک چارم سے آگے بڑھنا محال ہوا ایکر چند ہزار پیادے و سوار بطور
چوکی کے مقابلہ غنیم کو دو کوس آگے بہرائچ سے مقرر فرمائے خود خلوت سرا مین تشریف
لائے اوس وقت سے کھانا پینا قطعاً چھوڑ دیا عطریات کا بکثرت استعمال کیا ہر وقت
ذوق شہادت دل مین زیادہ پاتے تھے اکثر فرماتے تھے بیت وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیزتر گردد + تیرھوین رجب سنہ ۴۲۴ ہجری ہفتہ کے روز صبح کاذب کے اندھیرے مین

وہ تیرہ دل سلطان الشہدا کی چوکی پر ٹوٹ پڑے یلان نامدار مسلح تیار تھے خوب لڑے ادھر سلطان الشہدا نے خبر پائی فوراً کوچ کے نقارے پر چوب لگائی امیران نامدار کو طلب کیا سالار سیف الدین کو حکم دیا کہ تم چوکی کی مدد کرو امن بلا کو رد کرو پھر آپ نے غسل فرمایا لباس شاہانہ زیب جسم کر کے عطر لگایا شمشیر و خنجر حیدری زیب کمر تاج شاہانہ سر پر بجای چار آئنہ آئینۂ دل صاف تھا دنیا کی کدورت سے شفاف تھا خود و زرہ سے کنارہ کیا لوہا لادنا نہ گوارہ کیا اسپ مادیہ خنگ تحفہ عراق تھی ہم طویلہ براق تھی اوسکو تمام زیور سے سجایا عروس بنایا فجر کی نماز ادا کر کے شہادت کی دعا کر کے سوار ہوے وصال معبود کے طلبگار ہوے تمام فوج کو چپ و راست پیش و پس کر کے کوچ کیا اوسی مہوے جاے دفن اپنے کے نیچے جو عالم روحانی مین دیکھا تھا سورج کنڈ پر دم لیا فوج ہمراہی جاتے کے ساتھ ہی غٹ پٹ ہو گئی باہم لپٹ ہو گئی مخالفون کے قدم میدان سے ہٹ گئے کائی کی طرح پھٹ گئے دور سے تیرون کا مینہ برسانے لگے برچھیان چمکانے لگے یہان غازیان نامدار یلان خنجر گذار داڑھیان منہ مین دابکر تکبیر کہکر ٹوٹ پڑے دل کھولکر لڑے برق شمشیر چمکاتے تھے خون کا مینہ برساتے تھے جسپر لپک کر وار کرتے تھے شعلۂ شمشیر سے جلا کر فی النار کرتے تھے حسام خون آشام جس زبردست کے سر پر پڑی زمین مین گڑی گھوڑے کے سُم سے پیش قدمی کر کے سَم ہو گئی قضاے معلق مبرم ہو گئی بیت

سر پر پڑی جو تیغ تو سوے کفل چلی
بجلی سی جس لعین پہ چلی بر محل چلی

وہ سر کے بل زمین پہ چلا یہ نکل چلی
آئی ادھر سے تیغ اودھر سے اجل چلی

دو آفتون نے دشمن دین کو دبا لیا
سر تیغ نے لیا تو اجل نے گلا لیا

تلوارون کے قبضے مین اجل رسیدون کی جان تھی موت بھی اس معرکہ مین خواہان امان تھی کبھی ہلال کیصورت فلک پر تھی پلک مارتے ہی پشت سمک پر تھی بیت

ساتون طبق لرزتے تھے اک اوس تیغ مین
کہتی تھی موت کون پڑے تیرے بیچ مین

خود و بکتر زرہ چار آئنہ بار خزہ تھا ایک وار مین موم سے زم تر تھا بند

پوبھی جو خود پر تو پڑا ایک قلم شگاف
سر سے گذر کے سینے مین در آئی تا بہ ناف

اوتری جو ناف سے تو کیا اسپ کو بھی صاف
آئی زمین پر تو زمین بولی بس معاف

نزدیک تھا جدا جو نہ وہ شعلہ تاب ہو
گاو زمین حلال ہو مچھلی کباب ہو

جو شمشیر آبدار کے قبضے مین آیا قابض روح نے اوسکی روح پر قبضہ پایا تلوارون کے سایہ مین موت کا گھاٹ تھا باڑھ پر دریاے خون کا پاٹ تھا لاشے دھڑ دھڑ آتے تھے سر حباب کی شکل بہتے جاتے تھے ران کی مچھلیان خوف سے طپان تھین جو خود مین تھے اونکی ناکون کے سوراخ مین نہان تھین اور جو ناقوس بجاتے تھے گھنٹہ ہلاتے تھے بڑے شہرہ آفاق تھے اونکے کانونکے گھونگھے گھڑیال کی آواز کے مشتاق تھے جو بڑے عنت مومن بھوگ زہر مار کرتے تھے بڑھ کر تلوار کرتے تھے چوٹی کے جار تھے ہند مین نمودار تھے لات و منات پر جان و دل سے فدا تھے جسم اونکے گھوڑون کی ٹاپون سے پیادون کی لاتون سے حلوا تھے چوٹیان مار آبی تھین خون سے گلابی تھین ایک طرف شہداے سرخ رو کمان ابرو ترائی کی زمین پر فرش زمردین پر شیرون کی طرح آرام سے پانون پھیلائے سوتے تھے حورین نثار غلمان ملکسران تھے فرشتے نگہبان تھے شراب شہادت سے مخمور تھے بدنون پر گلہاے زخم کھلے تھے ایسے چور تھے راہ خدا مین جان نذر کی تھی جنت انعام مین لی تھی رحمت الٰہی کا ظہور تھا چہرون پر ظہور کا نور تھا شتہ شراب طہور سے جنت پہ سے تھے غلمان دست بستہ گرد کھڑے تھے خون کا فوارہ کنگرۂ عرش تک جاتا تھا آتش دوزخ کو بجھاتا تھا مرے پر بھی قبضۂ شمشیر پر ہاتھ تھا شہداے بدر و احد کا ساتھ تھا جسم زخمدار تھے بھرے گلنار تھے

سورج کنڈ نور اسلام سے آفتاب تھا پر نور تالاب تھا پسینون کی خوشبو سے پانی گلاب تھا کوثر کا جواب تھا روح کا مبدۂ فیاض سے وصل ہو گیا نقل سے اصل ہو گیا غرضکہ آٹھ پہر برابر صبح تک ایک حشر بپا تھا موت کا بازار کھلا تھا دوزخ اور بہشت کی خریداری تھی ناریون کی گرم بازاری تھی حدود نیپال سے پہاڑون کے نیچے نیچے گھاگرا تک فوج مخالف کا پڑاؤ تھا بڑا اجماؤ تھا صبح غنیم کی اور مدد آئی بڑے بڑے سردارون نے سالار سیف الدین کے ساتھ شہادت پائی صبح سے دوپہر تک لشکر اسلام کے جرار پیادہ و سوار دو حصہ راہ خدا مین نثار ہوے ایک حصہ زندون مین شمار ہوے حضرت جب کسی کی شہادت کی خبر پاتے تھے رو کر فرماتے تھے شکر ہے عاقبت بخیر ہوئی نصیب جنت کی سیر ہوئی جب شہادت سالار سیف الدین کی خبر آئی چہرۂ مبارک پر اداسی چھائی صدمۂ فراق احباب سے گھبرانے لگے رو کر فرمانے لگے کہ افسوس ہمارے ساتھی دنیا سے منہ موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے دو گھڑی کا وقفہ نکیا ہمارا ساتھ ندیا پھر فرمایا جسطرح سے ہو سالار سیف الدین کو دفن کرو اور شہیدونکو سورج کنڈ مین ڈالدو انکی شہادت کی برکت سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہو باقیماندہ غارون اور کنوون مین ڈالے جائین مخالف ناپاک ہاتھ نہ لگانے پائین ہمراہیون نے ویسا ہی کیا تمام غارون اور کنوون اور سورج کنڈ کو شہدا کی لاشون سے بھر دیا پھر حضرت جوش محبت سے بیقرار ہوے ہر ایک کو یاد کر کے یون اشکبار ہوے

شہادت نامہ

خدا کی راہ مین یاور مرے شہید ہوے	جوان صالح و ہمسر مرے شہید ہوے
جو میرے لشکر اسلام کے ہراول تھے	وہی مجاہد و رہبر مرے شہید ہوے
کوئی نہین رہا زندہ جو مجکو پرسا دے	مجاہدان مظفر مرے شہید ہوے
ریاض شرع پر اس مشت مین خزان آئی	امیر صاحب لشکر مرے شہید ہوے

شجاع و رستم دوران و ثانی بہرام — رفیق و صاحب خنجر مرے شہید ہوئے
کسے مین پکارون کہان کہان ڈھونڈھون — ہزارون شیر دلاور مرے شہید ہوئے
سحر سے شام تک اک حشر ہوگیا برپا — عزیز و یوسف پیکر مرے شہید ہوئے
کرون مین کس طرح سے انتظام لشکر کا — تمام فوج کے افسر مرے شہید ہوئے
امیر لشکر اسلام و یاور و انصار — رفیق و بھائی برادر مرے شہید ہوئے
سیاہ پوش ہی چرخ کبود اس غم سے — فدائے شرع پیمبر مرے شہید ہوئے
جو رزم گاہ مین بڑھ بڑھکے نام کرتے تھے — وہی دلاور و صفدر مرے شہید ہوئے

پھر گھوڑے سے اوترکے تازہ وضو کرکے بعد نماز ظہر مدفن شہدا پر آئے نماز جنازہ پڑھکے دعائے مغفرت زبان پر لائے وہان سے سورۂ فتح پڑھکر سوار ہوئے ہمراہ جان نثار ہوئے سکندر دیوانہ فہم و فراست مین فرزانہ سر حلقۂ عاشقان محبوب اللہ تھا مصاحب خاص مقبول بارگاہ تھا حضرت ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ مین مرید تھا بڑا سعید تھا ہمیشہ اوہمیون کے طریق پر سر و پا برہنہ چھڑی لیے جلو مین پیادہ پا رہتا تھا اور سگ سنگمل ایک رفیق قدیم کا کتا بھی ساتھ لگا رہتا تھا یہ دونون پیش و پس ہمراہ ہوئے جلودار شاہ ہوئے نمازیون نے تلوارین میان سے نکال لین برچھیان سنبھال لین آپس مین کہتے تھے آج وہ تلوار کرینگے غنیم کو دم مین فی النار کرینگے میدان سے زندہ نہ پھرینگے شہادت کی چاہ مین جان دینگے رستم کی گور تھرائیگی زمین چکرائیگی خاتمہ بالخیر ہے ہم ہین اور جنت کی سیر ہو وہان مخالفون کے ہرکارون نے اپنے غول کی راہ لی جنتیون کو خبر دی ہوشیار ہو رہو آمادۂ پیکار ہو رہو شیر خدا کے یادگار نے خود بدولت قصد جہاد فرمایا ہے شیر ژیان بھرا ہوا میدان مین آیا ہے آج حشر بپا ہوگا معرکہ بڑا ہوگا جب تلوارین کھینچ کر دو چار ہونگے ناری شعلۂ شمشیر سے جلکر فی النار ہونگے تلوار خراسانی کی آنچ نہ اوٹھائینگے فوراً جل جائینگے فتح و نصرت ساتھ ہے تلوار کے قبضے پر ہاتھ ہے چمک تلوار کی آفتاب کو شرماتی ہے پلک جھپکی جاتی ہے ایک ایک ہزارون پر بھاری ہوگا زندگی سے جی

عاری ہوگا ہیبت ہو گا وہ تلاطم کہ دل کوہ ہلیگا ؞ شمشیرونکی دھار زمین تھمین گھاٹ ملیگا +
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دور سے گرد اوٹھی سلطان ذیشان نمود ہوے آنکی آن مین موجود ہوے
ہیبت تھا شور کہ دیکھو وہ دلیر آن ہی پہونچا + لو سامنے بپھرا ہوا شیر آن ہی پہونچا +
آتے ہی فوج غت پٹ ہو گئی باہم لپٹ ہو گئی تلوار چلنے لگی زمین دہلنے لگی برق شمشیر سلطان الشہدا
جس سوار کے سر پر پڑتی تھی دو پارہ کر کے تنگ سے جست گذر کے زمین مین گڑتی تھی روح
سوائے جہنم کے راہ نپاتی تھی قعر سقر مین منہ چھپاتی تھی جانون پر وبال تھا بھاگنا محال تھا
آتش شمشیر نے موت کا بازار گرم کردیا غنیم کا لوہا آب شمشیر سے بجھا کر نرم کر دیا ہڈیون کا
چونا بنایا خاک مین ملایا غازیون کی تلوارین بے غلاف ہوئین دم مین صفین صاف ہوئین
نعرۂ تکبیر بلند ہوا اور توبہ بند ہوا دم مین بیدم کر کے مرغی بچون کو نوک دم بھگا دیا میدان لے لیا
اور غازیان جرار نے بھی پایہ شہادت کا پایا حور دنکو گلے لگایا جس غازی کی روح نے اونکر
دیکھا سامنے حور پائی ہاتھ مین شراب طہور لیے نظر آئی سلطان الشہدا کی جدہر نگاہ جاتی
تھی سوائے لاش شہدا کے کوئی شے نظر نہ آتی تھی اللہ رے ضبط اسپر بھی غرق مشاہدۂ
الٰہی مین دل بجال تھا چہرۂ مبارک شوق شہادت سے لال تھا یہ استقلال اور رتبہ کمال سوائے
خاصان خدا کے کسے نصیب ہے وہی متحمل ہو جو خدا کا حبیب ہے قصہ مختصر راے شہر دیو
اور سہردیو نے بھاگ کر ایک ٹیکرے پر مقام کیا دم لیا پھر خندقون کی آڑ سے باغ کے گرد
گھر آئے فوج قلیل پر جو باغ مین بچ رہی تھی تیر برسائے ناگاہ تیر قضا راے شہر دیو کی کمان سے
سر ہوا سلطان الشہدا کی شہ رگ پر کارگر ہوا سکندر دیوانہ خدمتگار پرانا برابر تھا اوسنے
فوراً گھوڑے سے اوتار لیا اوسی مہوے کے نیچے لٹا دیا سر اطہر زانو پر رکھکر رونے لگا روے
مبارک قبلہ رو کر کے بیقرار ہونے لگا سلطان الشہدا نے آنکھ کھولکر محبت سے نگاہ کی
آنسو بھر آئے متبسم ہو کر صدمۂ درد سے آہ کی کلمۂ شہادت زبان پر آیا دنیا سے انتقال فرمایا
اکیسوین رجب صبح صادق یکشنبہ سنہ ۴۲۴ھ ہجری مین عالم کو پرنور فرمایا احمیہ مین ظہور فرمایا

اٹھارہ سال گیارہ مہینے چھبیس روز دنیا کی ہوا کھائی اونیسوین سال اول وقت عصر روز یکشنبہ چودھوین رجب ۴۲۴ سنہ ہجری کو بہرائچ مین جہاد کرکے شہادت پائی روح پاک کا مبدءِ خاص سے وصال ہوا اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ کا حال ہوا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ سے حیات ابدی کی بشارت پائی تاریخ شہادت اس آیت سے ہاتھ آئی

قطعۂ تاریخ از آیۂ کلام اللہ شریف

حضرتِ مسعود غازی خسرو شہدای ہند
بود ذاتِ عالیش شرعِ نبی را منتظم

یافت از حق چون حیاتِ سرمدی تاریخ سال
خود خدا فرمود بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

ایضاً فارسی

حضرتِ مسعود غازی واقفِ سرِّ اِلٰہ
شد فنا فی اللہ زین دارِ فنا با عز و جاہ

سال تاریخ شہادت در سنِ ہجری بفکر
زد رقم کلکم وصالِ قبلۂ ایمان پناہ
۴۲۴ھ

ایضاً اردو

قبلہ گاہِ جہان شہید ہوے
مہر ہفت آسمان شہید ہوے

ہے یہ سالِ شہادتِ مسعود
آہ اے وا جوان شہید ہوے
۴۲۴ھ

سکندر دیوانہ یہ حال دیکھکر دیوانہ ہوگیا ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگیا ایک نعرہ جگر سوز سے مارا لشکریون کو پکارا یارو قیامت آئی سلطان الشہدا نے شہادت پائی یہ سنکر تمام لشکری چلانے لگے پچھاڑین کھانے لگے عجب کہرام تھا وحش و طیر کا ازدحام تھا زمانہ تیرہ و تار ہوا شفق فلک سے خون برسا حشر نمودار ہوا آسمان تھرایا زمین مین زلزلہ آیا بحر و بر خاک اوڑا کر آنسو بہانے لگے جن و انس فریاد مچانے لگے رضوان نے جنت کو آراستہ کیا حورونکو مژدۂ وصل کا پیام دیا روح مبارک کو گلگشت فردوس کی بشارت دی ملایک نے اس شہادت کی شہادت ادا کی آخرش غازیان جانبازنے زندگی سے ہاتھ اوٹھائے تلوارین کھینچکر مقابلے پر آئے ایک مرتبہ غنیم پر ٹوٹ پڑے دل کھول کر لڑے

شام تک سب شہید راہ خدا ہوے بحر رحمت مین آشنا ہوے حیات ابدی پائی جنت ہاتھ آئی
کوئی زندہ نرہا وہی کیا جو کہا سکندر دیوانہ نے ہزارہا تیر کھایا زانوسر اقدس کے نیچے سے نہ سرکایا
قدم مبارک پر گر کر مالک پر فدا ہو گیا شہید ہو کر حق خدمت سے ادا ہو گیا اسپ مادیہ خنگ بھی
چند تیر کھا کر بیدم ہوئی مالک کے ہم قدم ہوئی جب رات کی اندھیری چھائی فوج غنیم باغ
مین آئی چاندنی مین سلطان الشہدا کی لاش تلاش کی خدا نے اونکی آنکھو نمین خاک ڈالدی
ایسی اندھیری آنکھو نمین چھائی کہ لاش نظر نہ آئی پھر سوچے یہان مسلمانون کا خون گرا ہے
ہمارا ٹھہرنا ناروا ہی اب لشکر مین جا کر زندے مردے کا شمار کرینگے صبح آ کر دیکھ لینگے یہ سوچ کر
غول بیابانی نے باغ سے قدم اوٹھائے اپنے مقام پر آئے تاریخ ہندی مین مسطور ہے اجارج
برہمن کی زبانی مذکور ہے کہ وقت نصف شب اوسی رات کو سلطان الشہدا نے شہر دیو سے
خواب مین فرمایا کہ تو مجکو شہید کر کے اپنے ڈیرے پر آیا اب چاہتا ہی کہ دنیا مین آرام کرے
حکمرانی کا کام کرے یہ امر مشکل ہے صبح تو بھی جہنم واصل ہی وہ تو یہ خواب دیکھکر گھبرا گیا خوف
سما گیا یہان سگ سنگھل رات بھر شیر دنکی لاشین گیدڑون سے بچایا کیا سرہانے حضرت کے
ماتم مین چلایا کیا اور دو تین مسلمان جو باغ مین زخمی سسکتے تھے اوٹھ نہین سکتے تھے شبا شب
افتان وخیزان پیر سید ابراہیم پاس آئے سر پٹیا چلائے کہ ہی ہی ستم ہوا کارخانہ درہم ہوا مالک
نے شہادت پائی قیامت آئی سید صاحب حضرت کے ہم عمر و ہمنشین تھے نہایت حسین تھے
بڑے دوست تھے ایک جان دو پوست تھے سلطان الشہدا نے جب ارادہ جہاد کا کیا تھا
حفاظت اسباب کیواسطے مع شاگرد پیشہ کے بہرائچ مین آپ کو چھوڑ دیا تھا یہ حادثہ سنکر
سکتے کے عالم مین خاموش ہوے جگر تھام کر بیہوش ہوے ایک ساعت کے بعد جب ہوش آیا
ہمراہیون سے فرمایا کہ ہم حضرت کے ہمراہ یہان آئے تھے تمکو ساتھ لائے تھے وہ دنیا سے منہ
موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے اب ہم یہ صورت کسے دکھائینگے لڑکر مر جائینگے جسکو مرنا ہو ہمراہ آئے
ورنہ رخصت ہو جائے تمام لشکر نے دست بستہ عرض کیا یہ کون بات ہی ہمارا آپ کا قالب گور

ساعت ہی گرشب درمیان ہی صبح موت کا سامان ہی رات کو راہ بھول جائینگے تاریکی مین وہان کیا بنائینگے دنکی روشنی مین رہینگے شہر خاموشان آباد کرینگے سید صاحب نے فرمایا ہماری حواس بجا نہین کچھ سوجھتا نہین جو بہتر ہو کرو پھر زار زار رونے لگے بیقرار ہونے لگے اہل لشکر نے کہرام مچایا طبقات ارض و سما کھڑ ہڑایا عجب عالم تھا جوان مرگ کا ماتم تھا سید صاحب سر و سینہ پر ہاتھ مارتے تھے اور یہ کلمات ماتم ادا کرکے وا سیدا پکارتے تھے ماتمنامہ

قبلۂ دو جہان کا ماتم ہے
خسرو خسروان کا ماتم ہے
حشر برپا ہے نوجوانون مین
آج صاحبقران کا ماتم ہے
خاکساران ہند ہین نالان
شاہ جنت مکان کا ماتم ہے
تھا جو اولاد حیدر کرار
اوس فلک آستان کا ماتم ہے
حور و غلمان ہین آج ننگے سر
مورد امتحان کا ماتم ہے

کعبۂ راستان کا ماتم ہے
چشم پرنم ہے چشمۂ زمزم
رحلت نوجوان کا ماتم ہے
چرخ پر ہے سیاہ پوش زحل
قطب ہندوستان کا ماتم ہے
کیون نہو آج چرخ نیلی پوش
اوسی شیر ژیان کا ماتم ہے
ملک الموت بھی یہ کہتے ہین
خلد کے کاروان کا ماتم ہے
رو کے یہ کہہ رہا ہے تیر فلک

سرور سروران کا ماتم ہے
قبلۂ مومنان کا ماتم ہے
ایک عالم مین ہے بپا کہرام
ہند کے میہمان کا ماتم ہے
رو رہے ہین فلک پہ حور و ملک
آفتاب جہان کا ماتم ہے
جبہ سا جسکے درگاہی خورشید
شاہ عرش آشیان کا ماتم ہے
خاصۂ بارگاہ رب جلیل
میرے ابرو کمان کا ماتم ہے

اسی عالم مین روتے روتے بیہوش ہوگئے آخر شب نام کو سو گئے خواب مین ایک ٹیکرا بلند نظر آیا گلہاے بہشت سے آراستہ پایا درمیان مین سلطان الشہدا بلباس سرخ تخت مرصع پر زیب انجمن تھے گرد شہدای لشکر حلہ ہاے بہشت در بر حلقہ زن تھے ملائک چتر شاہی پھراتے تھے غلمان چنور ہلاتے تھے سید صاحب ہر چند اوپر جانے کا ارادہ دل مین لاتے تھے راہ نپاتے تھے سلطان الشہدا نے دیکھکر فرمایا ابھی تمہارا وقت نہین آیا صبح دنیا مین چند کام بناؤ گے شام تک سرخرو ہوکر ہمارے پاس آؤگے یہ فرماکر اسپ دریا خنگ پر سوار ہوکر کسی طرف کو روان ہوئے

سید صاحب پیچھے دوان ہوے عرض کیا جو حکم پاؤن بجالاؤن فرمایا وجہ ادخا ہری ہمارا باغ
مین مہوے کے نیچے بے گور وکفن ہی کسوت وسلاح زیب تن ہی اور سکندر دیوانہ کی بھی پائینتی
لاش ہی اسپ بادیہ بھی ایک طرف پاش پاش ہی اور شہدا بھی ہیجان ہین لاکھ نگہبان ہین
تم سب کو دفن کرو شہر دیو سے ہمارا قصاص لو اسمین تمھارا بھی کام تمام ہوگا شہید و نیکنام ہوگا
یہ خواب دیکھکر سید صاحب بیدار ہوے جوش محبت سے شہادت کے طلبگار ہوے زندگی سے دل
گھبرایا فوراً غسل کرکے جامہ گران بہا پہنکر عطر لگایا پھر بلیاروں کو ہمراہ لیا فوج کو حیثیت راست
کیا باغ مین آکر جسد مبارک کو مع کسوت وسلاح مہوے کے نیچے عین نشست گاہ پر حسب وصیت
دفن کیا سکندر دیوانہ کو بھی برابر قبر بناکر رکھا پھر گھوڑی دفنائی ہر ایک شہید کی جابجا قبر بنائی
سورج کنڈ پر خاک تودہ بنایا شہدا کو چھپایا اوس نور سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہوئی
وہ زمین برکت اسلام سے پر نور ہوئی اب زیارت گاہ جہان ہی ہم رتبہ آسمان ہی سلطان الشہدا
نے حالت جذبہ مین میان رجب سے جو فرمایا تھا راز الٰہی سنایا تھا وہ اب نظر آیا طلسمک نے
برکت شہدا سے سورج کنڈ کو نور اسلام سے مہر منور بنایا پھر سید صاحب نے اپنی قبر بھی متصل قبر
سکندر دیوانہ کے بنائی پہر بھر مین اس کام سے فراغت پائی میدان مین آئے مخالف گھبرائے
کہ پھر لشکر اسلام نے جماؤ کیا باغ مین پڑاؤ کیا راے شہر دیو نے میدان لیا سید صاحب سے مقابلہ
کیا لڑائی ہونے لگی صفائی ہونے لگی سید صاحب جوش حیدری سے گھوڑا جھمکا کر سامنے آ گئے
شہر دیو کو للکار کر زبان پر لائے او جوان اگر مرد ہے مقابلہ پر آ اپنا ہنر دکھلا وہ بھی طیش مین آکر
دوچار ہوا فوراً افی النار ہوا پھر سید صاحب نے بھی شہادت پائی یارون نے اوسی قبر تک
لاش پہونچائی جب تجہیز وتکفین سے فراغت کی میدان مین یورش کر کے سب نے خلد برین
کی راہ لی فقط چند خدمتگار اور دو غلام سلطان الشہدا کے زخمی زندہ بیکس بہونچ آسکے
مدت العمر خدمت جاروب کشی کی بجالائے اور جس جس ملک مین حضرت کے گذارے تھے
بڑے بڑے سردار تھے بعد آپکے سب نے شہادت پائی اسلام کی بیخ جمائی ہر شہر و دیار مین

ایک نہ ایک شہید لشکر سالار مسعود کی قبر اوسکی موجود ہی کوئی مقام خالی نہین ہے کل ہند زیرنگین ہی ان سب محاربات سلطان الشہدا مین پانچ کرور باون لاکھ چھتر ہزار سات سو ستانوے فوج مخالف کے مقتول شمار مین آئے ایک عرصے کے بعد سید حاجی احمد و سید حاجی محمد سالار ساہو کے ملازم ستر کھر سے بہرائچ آکر مجاور کہلائے سلطان الشہدا اپنی زندگی مین انکو بہت مانتے تھے عزیزون کے برابر جانتے تھے بعد شہادت کے بھی وہی مہربانی فرماتے رہے نذرین دلواتے رہے اب تک اونھین کی اولاد مجاور مزار ہے سوا اونکے دوسرے کو نذر دینا بیکار ہی القصہ بعد شہادت سلطان الشہدا کے مظفر خان نے بھی انتقال کیا ہنود نے انکی اولاد کو اجمیر سے نکالدیا دو سو برس سے زیادہ پھر رسم بت پرستی کی جاری رہی ہنود کی عملداری رہی

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا عہد پتھورا مین اجمیر آنا جوگی جیپال وزیر و مرشد پتھورا کا ایمان لانا پھر شہاب الدین غوری کا آنا پتھورا پر فتح پانا قطب الدین ایبک کو دہلی کا حاکم بنانا خود غزنین کو چلے جانا

صاحب تاریخ فرشتہ کا خلاصہ بیان ہی کہ مولد حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا بلدہ سجستان ہی حضرت نے خراسان مین نشو و نما پایا پندرھوین سال فلک نے یتیم بنایا جب حضرت کے پدر بزرگوار خواجہ غیاث الدین حسن نے وفات پائی حضرت کو میراث مین ایک باغ اور کچھ املاک ہاتھ آئی ایک روز حضرت سیر باغ مین دل بہلاتے تھے درختون کو پانی پہونچاتے تھے کہ ابراہیم مجذوب قندوزی باغ مین آئے حضرت اونھین سایہ درخت مین بٹھا کر خوشہ انگور روبرو لا کر آداب بجالائے مجذوب صاحب نے کچھ پینا بغل سے نکالا چبا کر حضرت کے دہن مبارک مین ڈالا فوراً نور الٰہی نے آئینہ دل کو منور کیا حضرت نے باغ و املاک بیع کر کے مساکین کو لٹا دیا ایک عرصے تک سمرقند و بخارا مین حفظ قرآن و علوم ظاہری تحصیل کیا پھر عراق کا رستہ لیا

قصبۂ ہارون نواحی نیشاپور مین حضرت عثمان ہارونی سے بیعت کی ڈھائی سال مین ریاضت
شاقہ کرکے نعمت لی حضرت حاجی شریف زندنی جنکا قنوج مین دریای کالی پر مزار ہی بڑی صاحب
تاثیر ہین حضرت عثمان ہارونی کے پیر ہین اور حضرت حاجی شریف زندنی سے خواجہ مودود چشتی
وخواجہ ناصرالدین چشتی وخواجہ یوسف چشتی وخواجہ ناصرالدین ابو محمد چشتی وخواجہ ناصرالدین احمد
چشتی وخواجہ اسحاق شامی چشتی وخواجہ ممتاز دینوری وخواجہ ہبیرہ بصری وخواجہ حذیفہ مرعشی
وحضرت سلطان ابراہیم بن ادہم وخواجہ فضیل عیاض وخواجہ حبیب عجمی وخواجہ حسن بصری
وحضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ وجناب رسالتمآب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
سلسلۂ بیعت ترتیب وار ہے ہر ولی اللہ پیر ورسول مختار ہی حضرت معین الدین چشتی نے
اوائل مین قائم اللیل وصائم النہار رہکر بہت ریاضت کی عرصے تک نماز فجر عشا کی وضو سے
پڑھی ایسی عبادت کی ہفتہ مین ایک بار پانچ مثقال نان خشک پانی مین بھگوتے تھے روزہ
افطار فرماتے تھے دنیا کی نعمت سے دل اوٹھایا ایک پوشش دوتائی کو ستر عورت بنایا
اوسے جہان تک چاک پاتے پارچہ کہنہ پاک کا پیوند لگاتے جب مرشد سے خرقہ خلافت
کا لیا بغداد کا قصد کیا اثناے راہ موضع سنجار مین حضرت نجم الدین کبری رح کی ملاقات کو آئے
مگر حضرت نجم الدین کبری قصبۂ جبل مین جو بغداد سے سات کوس تحت کوہ جودی بر واقع ہے
تشریف لے گئے تھے حضرت وہان سے بے ملاقات بغداد تشریف لائے شیخ اوحدالدین
کرمانی رح کو خرقہ خلافت کا دیا اور شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی رح نے بھی حضرت
سے کسب فیوضات حاصل کیا پھر ہمدان مین شیخ یوسف ہمدانی رح سے ملاقات کی اور تبریز
مین شیخ ابو سعید و شیخ جلال تبریزی رح کے مرشد سے چندے صحبت رہی اور اصفہان مین شیخ
محمود اصفہانی رح سے ملاقات کی وہین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح نے مرید ہوکر حاصل
کرامات کی اور ہنگام وفات حضرت نے وہی پوشش دوتائی دہلی مین خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی کو عنایت کی دہلی کی ولایت دی وہ پوشش حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر و شیخ

نظام الدین اولیا و شیخ نصیر الدین چراغ دہلی درجہ بدرجہ تبرکاً پاتے آئے فیض اوٹھاتے آئے
پھر دو سال خرقان مین قیام فرماکر استرآباد مین اکر شیخ ناصر الدین استرآبادی سے عرصے تک فیض
کامل حاصل کیا پھر ہرات ہوکر شہر سبزوار کا راستہ لیا حاکم سبزوار یادگار محمد کو فسق و فجور و جور وستم
کی عادت تھی نہایت تند مزاج اصحاب کبار کے نام سے عداوت تھی اوسی کے باغ مین لب حوض
بعد غسل دوگانہ ادا کرکے وہین تلاوت قرآن مین سرجھکایا درویش ہمراہی نے خوف سے علیحدہ
زیر درخت بستر جمایا اس عرصے مین فراشون نے حضرت کے پہلو مین لب حوض فرش بچھایا جب
یادگار محمد باغ مین آکر خدمتگارون پر جھنجھلایا حضرت نے نگاہ گرم سے سر اوٹھایا اوسنے سر ہوکر غش
کھاکر سر جھکایا خدمتگارون کی بجاجت سے حضرت کی اجازت سے درویش ہمراہی نے بسم اللہ کہکر حوض کے پانی کا
چھینٹا دیا اوسنے ہوش مین آکر قدم مبارک پر سر جھکایا توبہ نصوحا کیا پھر وہین مال در یاست
برعایا محتاج و حقدار کو دیکر جورو کو بھی طلاق دی ہمراہی حضرت کی اختیار کی حضرت نے مرید کرکے راہ سلوک
بتائی حصار شادمان پر لاکر خلافت عنایت فرمائی پھر بلخ مین تشریف لائے میدان مین تیر سے کلنگ کا
شکار کرکے کباب لگائے وہان حکیم مولانا ضیاء الدین فلسفی لسان نے مدرسہ بنایا تھا تعلیم کا نقشہ جمایا تھا
علم تصوف کو ہذیان جانتے تھے نزاخفقان جانتے تھے اتفاقاً حکیم صاحب بھی اوسی وقت ملاقات
کو آئے حضرت نے کباب کھلائے حکیم صاحب کے ہاتھ پاؤن بھول گئے حکمت بھول گئے غش آیا بیہوش ہوئے
علوم فلسفہ فراموش ہوئے حضرت نے پس خوردہ اپنا کھلایا حکیم صاحب کو ہوش آیا حکیم صاحب نے
کتابونکے پرزے اوڑاکر حروف غلط کا نقشہ پانی سے مٹاکر بیعت کی حضرت نے تعلیم کامل کرکے بلخ کی
خلافت دی وہان سے غزنین مین شمس العارفین حضرت عبد الواحد مرشد شیخ نظام الدین ابو المویدکی
ملاقات کو آئے پھر لاہور اور دہلی ہوکر دسوین محرم ۵۶۱ھ مین اجمیر تشریف لائے جب سلطان
شمس الدین التمش بادشاہ اپنے پیر بھائی کے عہد سلطنت مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ملاقات
کو دوسری بار دہلی جاکر اجمیر مین آئے سید حجۃ الدین مشہدی خنگ سوار سید حسین مشہدی حاکم
اجمیر کے چچا نے خواب مین حضرت امام جعفر صادق سے حکم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کا پایا اپنی دختر جوان جمیلہ کو حضرت کے عقد مین لایا خدا نے اوس عفیفہ سے حضرت کو اولاد
دی سات سال نکاح کے بعد حضرت نے فردوس بریں کی راہ لی اور صاحب مرات مسعودی نے یہ تحریر فرمایا
کہ جب ہند مین پتھورا نے بت پرستی کو بکثرت رواج دیکر مسلمانون کو ستایا حضرت قطب المشایخ
خواجہ معین الدین چشتی بحکم خدا کعبہ سے مدینے آئے وہانسے بحکم حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہند کی
ولایت پاکر دسوین محرم سنہ ۵۶۱ھ ہجری مین اجمیر تشریف لائے جوگی جیپال پتھورا کا پیر تھا اوس درجے
کا وزیر تھا اوسکو تصرف ولایت سے مسلمان کرکے مرید کیا مگر پتھورا اپنے مرشد کا کہنا بھی خیال مین
نلاتا تھا ہمیشہ حضرت کو ستاتا تھا حضرت نے تنگ ہوکر دعاے بد کی سلطنت ہنود ہند سے رد کی اوسی
زمانے مین دوسری بار سلطان معز الدین سام ملقب شہاب الدین غوری غزنین سے دہلی آئے
پتھورا کو مار کر ملک قبضے مین لائے ملک قطب الدین ایبک اپنے غلام کو دہلی کا حاکم کیا خود غزنین کا
راستہ لیا قطب الدین ایبک نے برکت دعای خواجہ صاحب سے تمام ملک ہند کو سر کیا مخالفونکو زیر و زبر
کیا اسلام نے رواج پایا مسلمانون کو بسایا پھر میر سید حسین مشہدی خنگ سوار کو اجمیر کی حکومت
دی خود دہلی مین سلطنت کی سید صاحب شیعہ مذہب خوش سیر اصطلاحات صوفیہ سے بہرہ ور
صلاح و تقوی سے آراستہ تھے اولیا اللہ کے صحبت یافتہ تھے حضرت کی صحبت سے فیض روحانی
حاصل کرکے بیدینون کو اسلام کی طرف مائل کرکے اکثر ہنود کو حضرت کی خدمت مین حاضر لاتے تھے
راہ اسلام پر لگاتے تھے آخر سید صاحب نے اجمیر مین شہادت پائی حیات ابدی ہاتھ آئی قلعۂ
قدیم اجمیر مین مزار ہی مشہور ہر شہر و دیار ہی اوس زمانے سے ابتک کسی غیر اہل کتاب نے ہند کی
سلطنت پر دخل نہین پایا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے یہ فرمایا کہ خدا دعای بد اولیا کی بجائے
الشان انکی دعوت مقام جانکر حق خدمت بجا لائے حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے میرے
روبرو پتھورا کے حق مین دعای بد کی سلطنت اوسکی رد کی حضرت روتے جاتے تھے جذبے مین
فرماتے تھے یارب کوئی ہندی غیر اہل کتاب ہند مین بادشاہ ہو تو اسلام کا بڑا تباہ ہو چنانچہ اکثر کرامات
حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے ظاہر ہین خواص و عوام ماہر ہین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی

اور سلطان الشہدا کا ایک نامہ جو عوام کے زبان زد ہی غلط از جاہی سلطان الشہدا نے ۴۰۵ھ ہجری زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد بن احمد چشتی مین ظہور فرمایا اور ۴۲۴ھ ہجری مین رتبہ شہادت کا پایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی دو سو سال کے بعد نوبت آئی چھٹی رجب ۶۳۳ھ ہجری مین جمعہ کے روز ستانوے برس کی عمر مین وفات پائی واللہ اعلم بالصواب

قطعۂ تاریخ

جب معین الدین چشتی قطب دین	دار فانی سے گئے خلد برین
یہ عنایت نے لکھا سال وفات	ہادی مقبول رب العالمین ۶۳۳ھ

کرامات سلطان الشہدا کا بیان ہی اہیری اولاد ہونے کی داستان ہی اور سید رکن الدین و سید جمال الدین کا ولایت سے آنا بی بی زہرا کا مراتب سلطان الشہدا سنکر عاشق ہو جانا پھر ضیاے چشم پاکر روضہ مبارک بنا کر خود جاروب کشی کر کے وہین رحلت فرمانا ماہ جیٹھ مین میلے کا رواج پانا

یہ سلطان الشہدا کی اول خوارق عادت ہی یہلی کرامت ہی کہ موضع نکرور مین ایک اہیری جو بانجھ سے اوسکی ساس نے غصہ مین کہا کہ ای بانجھ تو مجھے صورت نہ دکھا گھر سے نکل جا مین بیٹے کی دوسری شادی کرلاؤنگی جس سے پھل پاؤنگی وہ روتی ہوئی سلطان الشہدا کے مزار پر آئی خادمونکو اپنی داستان سنائی خدام نے کہا اگر تو بذریعہ سلطان الشہدا خدا سے اولاد کی التجا کریگی صدق دل سے دعا کریگی خدا کو منظور ہوگی یہ بدنامی دور ہوگی اوسنے فوراً رو رو کر بیٹے کی دعا کی پھر اوسکے شوہر نے آکر یہی التجا کی اور شیرینی کی نذر مان کر جورو کو گھر لایا اوسی رات نطفہ قرار پایا پھر تو ہر شب یکشنبہ کو وہ اہیر مع جورو اور ماں کے مزار شریف پر جاتا تھا شیرینی چڑھاتا تھا رفتہ رفتہ اکثر حاجتمند آنے لگے دودھ پانی لانے لگے اوس وقت سے یہ میلہ مین تازہ عروج ظہور تھا خدا کو بذریعہ روح پاک حضرت خلق کی حاجت روا کرنا منظور تھا

بہت اندھے بہرے لولے لنگڑے شفا پاتے تھے مراد مند محروم بجاتے تھے چنانچہ اُسی زمانے مین
سید رکن الدین و سید جمال الدین مع اہل و عیال ہند مین تازہ ولایت آئے ردولی مین مکانات
بنائے سید رکن الدین کے دو فرزند نیک اختر تھے اور سید جمال الدین صاحب صاحب دختر تھے
زہرا نام تھا آفتاب غلام تھا بارہ برس کے سن مین نابینا تھی حسن مین ماہ سیما تھی سید صاحب کو
نابینائی زہرا کا بڑا ملال تھا صدمہ کمال تھا اکثر لوگ جو بہرائچ سے آتے یہ زبان پہ لاتے کہ جو حاجتمند
سالار مسعود کے مزار پر جاتے ہین مراد پاتے ہین بہت اندھون نے ہمارے سامنے آستانہ پاک کی
خاک آنکھون مین لگا کر ضیای چشم پائی اور راہیر کی بھی داستان سُنائی تب سید صاحب نے صدق
دل سے بینائی نور دیدہ کی خدا سے منت کی تعمیر روضہ کی نیت کی اور گھر مین آکر یہ حال زہرا سے
بیان کیا اوسنے محکم عہد و پیمان کیا کہ اگر مین آنکھین پاؤنگی مزار شریف پر جاروب کشی کرکے مرجاؤنگی
اور تذکرہ کرامات کا سنکر بے دیکھے عشق مین مبتلا ہوئی نام پر فدا ہوئی اپنے یوسف کی چاہ مین
زلیخا وار روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی مسعود مسعود پکارتی تھی سر پٹی پر دیدے مارتی تھی ایک روز
روتے روتے سو گئی غافل ہوگئی کان مین سلطان الشہدا کی آواز آئی زہرا گھبرا کر یہ زبان پر لائی
خدایا اگر مین عاشق صادق ہون اپنے قول پر واثق ہون تو مسعود کے صدقے سے ضیائے چشم
پاؤن ورنہ ابھی مرجاؤن ایک نظر جمال جہان آرا دکھادے زیارت کرادے فوراً نور بصر آیا اول
جمال جہان آرا نظر آیا سلطان الشہدا کو دیکھکر ایسی بیقرار ہوئی کہ پیچھے دوڑی جا بیدار ہوئی آنکھ
کھول کر کچھ نہ پایا دل گھبرایا بڑا ملال ہوا خواب کا خیال ہوا زار زار رونے لگی چینک کر منہ آنسوؤن سے
دھونے لگی والدین گھبرائے دوڑ آئے نور بصر کی آنکھون مین نور نظر آیا کرامت کا جلوہ پایا مگر زہرا کا
صدمہ فراق سے عجب حال تھا جینا محال تھا کھانا پینا چھوڑا آرام سے منہ موڑا رات کو نہ سوتی تھی
منہ لپیٹے روتی تھی ایک شب خواب مین سلطان الشہدا کی زیارت ہوئی بہرائچ آنیکی بشارت
ہوئی صبح کو زہرا نے والدین سے خواب شب کہدی ادائے منت بنائے روضہ کی تاکید کی سید
جمال الدین و سید رکن الدین اگرچہ صاحب دولت تھے مگر اہل کمال درویش صفت تھے بڑے

ولی اللہ تھے دختر کے رتبے سے آگاہ تھے فوراً سید جمال الدین نے سید رکن الدین کے فرزند کو زہرا کے حقیقی ماموں کے ہمراہ کر کے مع زہرا بہرائچ کو روانہ کیا ہمراہ خزانہ کیا جب زہرا نے آستانہ مبارک پر سر جھکایا حضرت نے علم باطن تلقین فرمایا آئینۂ دل مصیقل کیا نور ولایت بھر دیا الحاصل زہرا نے ہند کے معماروں سے اول روضۂ مطہرہ بنوایا پھر سالار سیف الدین کا مقبرہ بنوایا اور ایک روضہ سورج کنڈ پر سب شہیدون کے نام کا بنوایا پھر اپنا مقبرہ تعمیر کیا اور پسر سید رکن الدین اور بی بی زہرا کے ماموں نے بھی محبت الٰہی کا مزہ پایا دنیا ترک کر کے وہین دونون نے ایک روضہ بنایا تمام عمر وہین عبادت خدا کر کے وفات پائی اوسی روضہ مین قبر بنائی اور زہرا کا چودھوین رجب آغاز ماہ جیٹھ یکشنبہ کے دن مین اٹھارہ سال کے سن مین دنیا سے انتقال ہوا معشوق حقیقی کا وصال ہوا سبحان اللہ ایک ہی عمر و تاریخ و روز و مہینے مین سلطان الشہدا کی شہادت اور زہرا کی رحلت ہی مگر فاصلہ مدت ہی فنافی الشیخ سے فنافی اللہ کا رتبہ ملا بڑا درجہ ملا بعد اوسکے بہ نیت بنانے روضہ اکثر بادشاہ آئے اور معمار ولایتی ہمراہ لائے مگر حضرت کو محبت نچھے ہرا سے یہی طریق پسند آیا سبکو عالم رویا مین منع فرمایا روضہ متبرکہ کے بیچ مین محراب قبلہ رویہ کے نیچے سکندر دیوانہ کا مزار ہی متصل اوسکے محراب مشرق رویہ کے درمیان روضۂ زہرا کے نیچے قبر سید ابراہیم کی نمودار ہی یہ دونون محب صادق روضۂ سلطان الشہدا و مزار زہرا کے درمیان مین بآرام سوتے ہین جو زائر مشرف بزیارت ہوتے ہین غلبۂ محبت زہرا سے محو ہو کر مزار زہرا پر فاتحہ پڑھکر چلے آتے ہین ان عزیزون کو بھول جاتے ہین اور مجاور جو فاتحہ خوانون کو آگاہ نہین کرتے ہین اکثر اسکا صدمہ اوٹھاتے ہین مگر کچھ خیال مین نہین لاتے ہین غرض کہ بعد وفات زہرا کے اوسکے والدین واسطے فاتحہ نور بصر کے آغاز ماہ جیٹھ مین ردولی سے بہرائچ کو جاتے تھے سلطان الشہدا اور زہرا کے نام کی برات سجکر محفل عروسی رچ کر ہر دو عرس عروسانہ بجا لاتے تھے چنانچہ اب تک وہی طریق جاری ہی یہ قدرت باری ہی اکثر ناواقف ظاہر پرست اسکو بدعت جانتے ہین برا مانتے ہین حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی منیری کی تحریر ہی دلچسپ تقریر ہے

کہ علمای ظاہر بین اپنے علم کے نقصان سے عارفون کے فعل پر اعتراض کرتے ہین علم ظاہر پر مرتے ہین اگر علم باطن کا مزا پائین دیدۂ دل سے دیکھا کرنہ کو پہونچ جائین راہ راست پر آئین صدمہ ہلاکت نہ اوٹھائین چنانچہ حکایات صحیحہ مع اکثر ملفوظات درج کتاب ہین کرامات ہین انتخاب ہین

اب چند ملفوظات اور حکایات کا انتخاب ہی پھر صفت ہندیہ خاتمہ کتاب ہی پہلے جونپور کے معلم مکتب جاہل خود پندار ظاہر پرست معلم الملکوت خرمست کی حکایت ہی صاحب مرات مسعودی کی روایت ہے

کہ اول عروج ظہور کرامات سلطان الشہدا مین ایک جماعت کثیر جم غفیر بڑے ذوق و شوق سے گاتے بجاتے چتر و نشان رنگ برنگ کے بنارس سے لاتے تھے مزار سالار مسعود پر چڑھانیکو جاتے تھے جب جونپور مین آئے یہان کے خوش اعتقاد بھی ہزارون چتر و نشان لائے اسی غول مین شامل ہوے بہرائچ کو مائل ہوے شہر مین بڑا ہجوم ہوا ایک معلم مکتب جاہل ظاہر پرست منکر کرامات اولیا کو معلوم ہوا شاگردون کو ساتھ لیا بدعت سمجھکر سزا دینے کا قصد کیا قریب ہوکر چاہا ہاتھ ڈالین تلوار نکالین کہ ایک طمانچہ غیب سے معلم کا کام ہوا زمین پر چت گرا قصہ تمام ہوا شاگردون نے اوٹھایا منہ سیاہ پایا مکان پر لائے اہل شہر دیکھنے آئے شاگردونکو غیرت تھی شہر والون کو حیرت تھی تماشائیون مین یہ مذکور تھے کیا اوستاد صاحب قاضی جونپور تھے جو یالان چھوڑکر مسند ان توڑکر قضاے جونپور کے ورثہ دار بنے حوصلہ کرکے پانچوین سوار بنے غیب کی تھپیڑ کھائی صفت قضا پائی اس عمر مین تیرہ بختی کا دھبہ لگا یار و زسیاہ پیش آیا بیٹھے بٹھائے جان گنوائی روسیاہی ہاتھ آئی الحاصل معلم مسکین کا تو یہ انجام ہوا قاضی جونپور مفتی مین بدنام ہوا اوس روز سے خلائق کو ولایت سلطان الشہدا کا زیادہ اعتقاد ہوا ہر شخص بذریعۂ روح پاک شہدا سے جو پایے مراد ہوا الحق بیت مردان خدا خدا نباشند ؎ لیکن ز خدا جدا نباشند قضہ اونکا عین مشیت خدا ہے اعتراض کرنا خطا ہے۔

نقل حجام کی

حضرت بندگی میان صاحب شاہ ولایت امیٹھی نے اپنی رعیت میراثی حجام کو اصلاح بنانے کے لیے طلب فرمایا وہ گھبرایا ہوا آیا حضرت نے باعث پریشانی کا استفسار کیا اوسنے جواب دیا میلا بہرائچ جاتا ہی فدوی بھی مشتاق زیارت کا ہو جلد حضرت کی خدمت سے فراغت پاؤن میلے کے ساتھ جاؤن حضرت نے تبسم کیا پھر یہ مضمون لکھدیا کہ کیون خلق اللہ کو بیفائدہ بلاتے ہو احمق بناتے ہو اور بعد اصلاح خط کے رقعہ حوالے کیا تاکیداً کہدیا کہ فلانے باغ مین حسب سوار سرخ پوش کو پانا رقعہ دیکر جواب لانا القصہ جب حجام قریب بہرائچ کے آیا ایک باغ مین سوار سرخ پوش پایا رقعہ دیتا تو فراموش ہوا سلام کر کے خاموش ہوا سوار نے کہا رقعہ ہمین دو جواب لو اوسنے فوراً رقعہ کسوت سے نکال کر پیش کیا سرخ پوش نے پشت پر یہ لکھدیا کہ سبحان اللہ آپ سے ایک بستی کا حجام رعیت میراثی محکوم نہ رک سکا ہمین ایک خلق کے منع کرنے کو رقعہ لکھا یہ کارخانہ خدا ہے اسمین اختیار کیا ہے پھر سالار مسعود غازی اپنا نام بتاکر بہرائچ کو روان ہوے آنکھون سے نہان ہوے اور حجام نے امیٹھی مین آکر حضرت بندگی میان صاحب کو بندگی کی رقعہ دیکر روداد مفصل کہدی

سلطان فیروز شاہ دہلی کی حکایت ہی مرات مسعودی مین صحیح روایت ہی

ایک روز والدہ شاہ فیروز دہلی مین بالاخانے پر جلوہ فرما تھین خواصین جا بجا تھین راہ مین خلقت کا ازدحام نظر آیا ایک انبوہ کثیر کو نیزہ ہاے رنگ برنگ لیے گاتے بجاتے پایا استفسار حال فرمایا خواصون نے دست بستہ ہو کر سنایا کہ سالار مسعود کے مزار پر نیزے چڑھانے بہرائچ جاتے ہین خدا سے مراد پائی ہے شادیانے بجاتے ہین والدہ شاہ نے اوسیوقت یہ منت مانی دل مین ٹھانی کہ جب سلطان فیروز ملک ٹھٹھ کی مہم پر فتح پائیگا اور بفیروزی سلامت گھر آئیگا تو مین سلطان کو سالار مسعود کی زیارت کو بہرائچ لیجاؤن گی نذر جواہر نذر چڑھاؤن گی ادہر یہان ملک ٹھٹھ مین سلطان کی لڑائی بگڑ گئی تھی بجا گڑبڑ گئی تھی خدا نے سلطان الشہدا کے صدقے سے فتح عنایت کی سلطان نے دار السلطنت دہلی کی راہ لی پھر شاہ فیروز اداے منت و حصول زیارت کو بہرائچ آئے

بعضے ناواقف زبان پر لائے کہ اس روضے مین مزار پاک نہین ہے لوگ دھوکا کھاتے ہین سہو سے زیارت کو
آتے ہین بادشاہ کو شک پیدا ہوا مزار پاک کا جویا ہوا اوس زمانے مین سید محمد ماہ قدس سرہ حیات تھے
صاحب کرامات تھے فی الحقیقت ولی کامل تھے رتبے قربت کے حاصل تھے بادشاہ نے ملازمت حاصل
کی نذر دی شوق زیارت اظہار کیا مزار پاک کا استفسار کیا حضرت نے کچھ تامل فرمایا پھر یہ سنایا کہ
فلانے روز و تاریخ اسی روضہ کی قبر سے سلطان الشہدا رونق افزا ہوے تھے تمھ کیطرف تمھاری مدد کو
تشریف فرما ہوے مین نے دیکھا کہ طرفۃ العین مین فتح کی پھر اسی روضے کی راہ لی سلطان نے واقعہ
روزمرہ طلب کر کے ملاحظہ فرمایا تاریخ و روز مطابق پایا سلطان کو سید محمد ماہ کا اعتقاد ہوا امداد
سلطان الشہدا سے شاد ہوا حضرت کے ہمراہ زیارت کو آیا پھر لشکریون کو بلایا اور خود مع سید محمد ماہ
دروازے پر کھڑے لشکریون کو زیارت کراتے تھے چنور ہلاتے تھے سلطان نے اوس ولی اللہ سید محمد ماہ
سے عرض کیا کہ کوئی کرامات سلطان الشہدا کی تازہ بیان فرمائیے قدرت خدا دکھائیے حضرت
نے تبسم کیا فوراً جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہے خدا کی قدرت ہے شاہ و گدا دونون
برابر دربانی کرتے ہین مگس رانی کرتے ہین لشکر کو زیارت کراتے ہین چنور ہلاتے ہین سلطان
اگرچہ بادشاہ تھا مگر اہل دل حق آگاہ تھا اس کلمے کی تہ کو پا گیا ذوق عشق سلطان الشہدا دل مین
سما گیا شمس سراج جو واقعہ نویس فیروز شاہ کا ہے اوسنے مقدمۂ اول کی پانچوین قسم مین لکھا ہے کہ
سلطان فیروز شاہ کو شیخ علاء الدین نواسۂ شیخ فرید الدین مسعود اجودھنی سے ارادت تھی خدمت
فقرا کی عادت تھی سنہ ۷۸۶ ہجری مین سلطان الشہدا کی زیارت کی ایک رات سلطان الشہدا نے
خواب مین یہ بشارت دی روے مبارک پر ہاتھ رکھکر اشارہ فرمایا کہ عالم پیری قریب آیا وقت
ہاتھ سے ندو فکر آخرت کرو پھر آخر عمر مین سلطان محلوق ہوا سر منڈایا اور صاحب منتخب التواریخ نے
یہ فرمایا کہ سلطان دہلی مین آیا اپنے نواسے کو تخت پر بٹھایا خود گروہ صوفیہ مین داخل ہو کر عزلت
گزین ہوا پایان مزار سلطان الشہدا کے محلوق ہو کر گوشہ نشین ہوا اوس روز سلطان فیروز شاہ
کی محبت سے اکثر خواقین و سلاطین نے سر منڈایا محلوق ہو کر عشق الٰہی کا مزا پایا

نقل سلطان محمد شاہ تغلق کی

تاریخ فیروز شاہی تصنیف شیخ ضیا برنی مین تحریر ہے مختصر تقریر یہ ہے کہ جب سلطان محمد شاہ تغلق نے عین الملک کے فساد سے فراغت کی بنگر مؤ سے بہرائچ آکے مزار سلطان الشہدا کی زیارت کی مجاورون کو بہت کچھ دیا پھر احمد ایاز کو لکھنوتی کی حکومت پر نامزد کیا اور خود وہان سے مراجعت کی دہلی کی راہ لی غرضکہ اکثر بادشاہون نے مزار شریف کی زیارت سے فیض ظاہر و باطن حاصل کر کے بتائید خدا سعادت دنیا و آخرت کی پائی مراد دلی اون کی بر آئی ؎

نقل حضرت راجی سید نور مانکپوری کی

شیخ محمدی فیاض سے روایت ہی نہی حکایت ہی کہ جناب قطب الوقت حضرت راجی سید نور مانکپوری کو اولاد کی تمنا تھی زوجہ سید صاحب کو خدا سے یہ التجا تھی کہ جب بتصدق سالار مسعود خدا سے بیٹا پاؤنگی بہرائچ جاؤنگی خدا نے فرزند ارجمند نیک فرجام سید مبارک نام عطا فرمایا سید صاحب کو مستورات کی روانگی مین عذر تنگدستی پیش آیا ایک شب سید صاحب ذکر خدا مین مشغول تھے بیسامانی سفر سے ملول تھے کہ سلطان الشہدا اسپ بادیہ خنگ سوار تشریف لائے سید صاحب کے حجرے مین آئے سید صاحب سے فرمایا تمکو بہرائچ جانے مین زیر باری تھی تمھاری تکلیف ہمنے گوارہ نکی ہم خود آئے سید صاحب فرزند کو لائے حضرت نے گود مین بٹھا لیا دعا دیکر پیار کیا سید صاحب نے دیکھا کہ ایک شخص سر و پا برہنہ گھوڑی پکڑے کھڑا ہی تمغہ شہادت بڑا ہے پوچھا یہ کون مرد عالی مقام ہے فرمایا سکندر دیوانہ نام ہے دنیا مین ہمارا عاشق زار تھا ہر وقت کا غمگسار تھا مرے پر بھی ساتھ نہ چھوڑا رفاقت سے منہ نہ موڑا ازیر قدم شہادت پائی برابر قبر بنائی اب بھی ہمارے ہمراہ ہے بڑا خیر خواہ ہے۔

نقل ہے حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری سے ایک مرید نے کہا کہ ہر ملک و شہر مین اکثر لوگ حضرت سلطان الشہدا کی قبرین بناتے ہین فیض پاتے ہین جواب دیا اگر خلائق تمام روے زمین پر سالار مسعود کی قبرین بنائین بتصرف ولایت حضرت ہر قبر سے فیض اوٹھائین

حضرت کی ذات مجمع صفات ہی ہر روز تازہ کرامات ہی ذوق و شوق عشق بے اندازہ کا ظہور ہے
مزار پاک پر طور کا نور ہے اہل دل سر جھکاتے ہین درجہ ولایت کا پاتے ہین بیت

ز سر تا ناخن پایت سراسر ناز می بینم	کجا دست جسنت را هنوز آغاز می بینم

نقل ہے حضرت شیخ مخدوم اشرف جہانگیر نے اپنے تیسویں مکتوب مین سادات بہرائچ کو نہایت مشہور النسب تحریر فرمایا اور یہ تسطیر فرمایا کہ حضرت سید ابو جعفر میرماہ سے مجکو نیاز حاصل تہا یہ مرد خدا بڑا صاحب تقوی اہل دل تھا ایک بار طواف مزار متبرکہ سلطان الشہدا مین روحانیت سلطان الشہدا و حضرت خضر علیہ السلام و سید میر ماہ کو ایک جا پایا اکثر حالات شہیدنت و مقامات شہیدیہ کا حضرت خضر سے بطور استفسار ذکر آیا اور شہیدانی مین سابقین بار دندان مبارک خضر کے جمے تھے مگر ویسے ہی ٹانٹھے بنے تھے سبحان اللہ عجب صحبت تھی خدا کی قدرت تھی اس صحبت سے سلطان الشہدا کے مراتب اعلی کا ثبوت ہی خاصہ بارگاہ حی لایموت ہے

نقل ہے ملفوظ میر سید علی قوام قدس سرہ مین یہ عبارت نظر آئی کہ حضرت میر خلفا کمال نے شل شاہ موسی کو یہ وصیت فرمائی کہ واسطے حصول قرب احدیت کے روحانیت سلطان الشہدا کی طرف رجوع لاکر اپنا امام جانو روح پاک کو آفتاب عرفان سمجھکر یا نوا اکثر اولیا حضرت کی روح پاک سے فیض پاتے ہین رتبہ اعلی کو پہونچ جاتے ہین

نقل میر سید سلطان کی

شیخ مرتضی نبیرہ خواجہ مصلح الدین ملفوظ میر سید سلطان قدس سرہ مین تحریر فرماتے ہین نئی کرامت سناتے ہین کہ میر سید سلطان نے دہلی مین قریب حوض شمسی میان وسط برج کنڈ کے ایک قبر کہنہ کے غار مین بارہ سال بسر کی پھر باہر آکر نئی کرامت نظر کی ایک مریض جبر وحس سامنے آیا اور ایک سٹ دہہ خنگ کے سوار نے اوسے چابک لگایا اور میر سلطان کو ملفوظ نے درویش خطاب کیا آپ نے جواب نہ دیا پھر مریض کو چند چابک ایسے لگائے کہ وہ زمین پر گر الوٹنے لگا فوراً تندرست ہوگیا چالاک وچست ہوگیا مریض تو چل دیا

سوار نے پھرا ہی درویش کا خطاب کیا تیسری بار جب آئے قطب جہانگیر کا لفظ زبان پر لائے
میر سید سلطان گھبرائے کہ میں روز بیشتر میر سید سلطان کو یہ خطاب ملا تھا مگر اوسوقت تک کسی نے
عالم شہادت میں نہیں سنا تھا میر سید سلطان صاحب اس کرامت کی بشارت سے فوراً
دوڑکر سامنے آئے پوچھا حضور کہان سے تشریف لائے جواب دیا کہ حصہ زنگ ہر ولی اللہ
کی دیگ ولایت کا ہمارے ہاتھ ہے علی مرتضے کا ساتھ ہے بہرائچ مقام ہے مسعود غازی نام ہے
بعد اسکے میر سید سلطان بہرائچ مین تشریف لائے روح مبارک سے فیضیاب ہوکر درجہ ولایت
کے پائے ایسے ہزارون تصرفات سلطان الشہدا مندرجہ کتب اگر تحریر مین آئین دفتر ہوجائین
صاحب مرات مسعودی فرماتے ہین یہ سناتے ہین کہ صدہا تصرفات حضرت سلطان الشہدا کے
جو فقیر پر طاری ہوے سامنے آنکھون کے جاری ہوے اگر شمہ اوسکا تحریر مین آئے کتاب
طول ہوجائے اٹھارہ ہزار عالم پروانہ وار روضہ مبارک پر نثار ہے ذوق و شوق حضوری کا
ہر ہر سے نمودار ہے روح مبارک کے فیض سے بہرہ پاتے ہین رتبہ ولایت سے فائض ہو جاتے ہین

صفت ہند

ایسے شہیدون کی برکت سے پروردگار عالم نے بعد حرمین شریفین کے ہند کو وہ رتبہ اعلے
عطا فرمایا جو کسی دوسری اقلیم کے حصے مین نہین آیا۔

اول یہ کہ صاحب غیاث اللغات نے کتب معتبرہ مثل مفرح القلوب و شرح چغمینی و شرح
تذکرہ محقق طوسی و مرأت الخیال و تقویم البلدان و اکثر کتب سے ہر بلاد کو اقالیم پر اس طرح
تقسیم کیا ہے یعنی بدوسری اقلیم مین عرب اور تیسری مین ہند کو لکھدیا ہے اور اقلیم اول سے
چہارم تک جہان آبادی عرب کو تحریر فرمایا بلاد ہند کا بھی حصہ لگایا چنانچہ مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ و اکثر بلاد عرب مع بیشتر آبادی ہند مثل بنارس و اجمیر و گوالیار وغیرہ کے دوسری
اقلیم مین اور لکھنؤ و اکبرآباد و دہلی و قنوج و رام پور و اکثر ممالک ہند کو مع بابل و بغداد و کوفہ
و مدائن بلاد عرب کے تیسری اقلیم مین تحریر کیا جب اکثر صاحبون نے ہر اقلیم مین ہند و عرب کو

شامل پایا بنائے کعبہ شریف و مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ تختۂ ہند پر زیب قرطاس فرمایا دہلی کو دل ہند ستر کھ کو ناف ملک فردوست کو پاؤں قرار دیا ہند کا اشرف البلاد نام کیا۔

دوسرے یہ کہ جب روح آدم علیہ السلام نے پہلے دل آدم مین جگہ پائی پھر زیر ناف آکر چھینک آئی تمام جسم مین سرایت کی صانع حقیقی نے ذات خاص سے تجلی عنایت کی ملائک نے سجدے مین سر جھکایا عزازیل ملعون نے منحرف ہو کر طوق لعنت کا پایا پھر مشیت ایزدی سے زمین ہند مین کوہ سراندیپ پر نزول فرمایا خاک ہند نے بڑا شرف پایا نور محمدی کا پیشانی انور سے ہند مین ظہور ہوا کون و مکان پر نور ہوا شرم و حیا عشق و محبت کا اس سرزمین مین وفور ہے خاکساران ہند کا درجہ مشہور ہے صدہا ولی اللہ کی زیارت ہے۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی خاکساران ہند کو بشارت ہے جب یہ رتبے ہند کے عیان ہوئے حضرت سلطان الشہدا ہند کی جان ہوئے روح آدم کی طرح پہلے دل ہند دہلی پر قبضہ پایا پھر ناف ہند ستر کھ کو منور کر کے بہرائچ کو زیارت گاہ بنایا اور تمام وابستگان دامن دولت نے مثل روح کے حواس خمسہ کی طرح کل اجزائے وجود ہند کو نورانی بنایا ہر ملک مین شہید ہو کر ظلمت کفر کو مٹایا جس منکر شیطان صفت نے سرتابی کی طوق لعنت کا پا کر جہنم کی راہ لی اور جو مزار شریف پر زیارت کو جاتے ہین منت مان کر بتائید خدا مرادین پاتے ہین بادشاہ نظرین لاتے ہین اولیاء اللہ فیضیاب ہو کر ملک صفت ہو جاتے ہین اللہ تعالے ببرکت روح پاک حضرت سلطان الشہدا سے یہ کتاب مقبول فرمائے راقم کی مراد دلی برآئے

بیت

	شد نامہ تمام قصہ کوتاہ		المنۃ و البقاء للہ

تمت

فضل خداوند کریم سے بار دوم باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہوئی

اشتہارات

روضۃ الاصفیا (ترجمہ) قصص الانبیا

اسکے مؤلف نے بڑی خوبی سے اکثر انبیاے عظام کی تاریخی حالات لکھے ہین اور آخر کتاب مین خلفاے کرام وغیرہ کے حالات بھی درج ہین قیمت فی جلد ۰۶/ محصولڈاک ۱/

ریاض العارفین

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کی یہ مختصر تاریخ اردو زبان مین لائق دیکھنے کے ہے قیمت فی جلد ۲ع/ محصولڈاک ۰/

بہار دانش اردو

یہ اوسی مشہور درسی کتاب کا ترجمہ ہے جس سے ہر شخص واقف ہے قیمت فی جلد ۶/ محصولڈاک ۱/

جنگنامہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

اس کتاب مین حضرت علی رض کی بعض لڑائیون کو نظم کیا ہے قیمت فی جلد ۲۰/ محصولڈاک ۰/

گلزار ابراہیم

یہ مشہور قصہ ابراہیم ادہم کا ہے قیمت فی جلد ۰۲/ محصولڈاک ۰/

قصہ ہنس جواہر اردو

اکثر صاحبان بسبب عدم واقفیت زبان بھاکھا کے اس عجیب وغریب قصہ کے مطالعہ سے محروم رہجاتے تھے اونکے واسطے مطبع نے نظم اردو زبان مین ترجمہ کراکے چھاپا ہے قیمت فی جلد ۲۰/ محصولڈاک ۰/

مثنوی عالم

از نواب بادشاہ محلصاحبہ محاورات لکھنؤ کا پورا لطف اس مثنوی کے دیکھنے سے حاصل ہوتا ہے قیمت فی جلد ۴/ محصولڈاک ۱/

مثنوی چار درویش

از منشی شیخ محمد جان شاد قیمت فی جلد ۸/ محصولڈاک ۱/

پدماوت اردو

اس کتاب مین مشہور قصہ پدماوت رانی سراندیپ اور راجہ رتن سین والی چتوڑ سین کے عاشقی کا ہے قیمت فی جلد ۳/ محصولڈاک ۰/

تہذیب فرنگ

اس کتاب کے مولف نے انگریزی طرز معاشرت اور روزمرہ کے ملاقات کا اس کتاب مین ذکر کرکے اس امر کو بتایا ہے کہ وہ کونسی باتین ہین جنسے بسبب مغائرت رواسم کے ایک کو دوسرے سے تکلیف پہونچ جاتی ہے غرضکہ جسے اعلیٰ حکام گورنمنٹ سے ملاقات اور گفتگو کی ضرورت پڑا کرتی ہے اونکے واسطے یہ کتاب مفید ہے قیمت فی جلد ۸/ محصولڈاک ۱/

لیلے مجنون

اردو زبان نظم مین میان ہوس کی یادگار ہے یہ قصہ بہت مقبول ہے قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۰/

التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے سے یا بذریعہ ویلیوپی ایبل ارسال ہوسکتی ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے جسکا نرخ خط وکتابت سے دریافت ہوگا۔ فہرست کتب موجودات کتبخانہ تجارتی مطبع نامی و دیگر اشیا کی علیحدہ دفتر مین موجود ہے شائقین کی خدمت مین بلا قیمت بعد الطلب ۱/ کا ٹکٹ بھیجنے سے بیڈ دالابرنگ ارسال کی جاتی ہے۔

العبد

ولی اللہ مینجر مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان ڈاکخانہ چوک نمبر (۲)

اعلان

اس مطبع مین ہر ایک قسم کی کتابین عربی۔ فارسی۔ اردو۔ ناگری۔ موجود ہین عند الطلب شائقین علوم و تاجران کتب مطبع سے ارسال کیجاتی ہین۔ جن صاحبکو کوئی کتاب طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کردیجاویگی اگر کوئی کتاب مفید عام کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی کتاب عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ کا ترجمہ اردو مین کیا ہو وہ بلامعاوضہ مطبع طبع کردیگا۔ فہرست کتب و دیگر اشتہار بلاقیمت ۱/ کا ٹکٹ بھیجنے سے پیڈ والا بیرنگ ارسال ہوگی۔

العبد

ابوالحسنات قطب الدین احمد عفاعنہ
مالک مطبع نامی لکھنؤ